وتعاونوا على البر والتقوىٰ
ادارہ اشاعتِ اسلام لاہور
بلغوا عنی ولو آیة

17

نماز کے بعد

اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت

مؤلف

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق (رحمة اللہ علیہ)

تحقیق و تخریج

خالد مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی ایم اے)

ادارہ اشاعتِ اسلام لاہور

وتعاونوا على البر والتقوى
ادارہ اشاعت اسلام لاہور
بلغوا عني ولو آية

17

نماز کے بعد

اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت

مؤلف

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق (رحمۃ اللہ علیہ)

تحقیق وتخریج

خالد مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی ایم اے)

ادارہ اشاعتِ اسلام لاہور

نام: نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت

مرتب: ڈاکٹر رانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ
(بانی رئیس) ادارہ اشاعت اسلام

تحقیق و تخریج: خالد مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی ایم اے)
(چیئرمین) ادارہ اشاعت اسلام

پہلا ایڈیشن: اپریل 2000ء

شائع کردہ: ادارہ اشاعت اسلام

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: (شعبہ کمپیوٹر) ادارہ اشاعت اسلام

مطبع: شرکت پرنٹنگ پریس، 43 نسبت روڈ- لاہور

کمپیوٹر کوڈ: (NMZ:1-24)(6ـــ52)(5ـــ65)(4ـــ78)(3ـــ91)

قیمت: 130 روپے

ادارہ اشاعت اسلام

408- گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور- 54570

☎ 7833300

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

* * * * *

٭ فرمان الٰہی عزوجل ٭

٭ ((ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ انہ لا یحب المعتدین))

(سورت الاعراف آیت/55)

ترجمہ : اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑا کر اور آہستہ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

٭ ((ادعونی استجب لکم))

(سورت المومن آیت/60)

ترجمہ: مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

* * * * *

❊ فرمان نبوی ﷺ ❊

❊ (الدعاء هو العبادة) (سنن ابی داؤد حدیث 1479)

ترجمہ: دعا عبادت ہے۔

❊ سیکون قوم یعتدون فی الدعاء (سنن ابی داؤد حدیث 96)

ترجمہ: ایک قوم آئے گی جو دعا میں زیادتی کرے گی۔

❊ ❊ ❊ ❊ ❊

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

٭ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ ٭

٭ افضل العبادة هو الدعاء (مستدرک الحاکم: 491/1)

ترجمہ: افضل عبادت دعا ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

※ امام ابن تیمیہ کا فتویٰ ※

※ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر دعا کرنا بدعت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ طریقہ نہ تھا۔

※ امام شاطبی کا فتویٰ ※

※ امام شاطبی فرماتے ہیں:

اجتماعی دعا نمازوں کے بعد کرنے کا سنت سے ثابت نہیں بلکہ سنت کے مخالف ہے کیونکہ ہمارے اوپر سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا واجب ہے۔

※ ※ ※ ※ ※

✻ فہرست ✻

٭ فہرست ٭

* * * * *

※ مصنف کا تعارف ※

٭ مصنف کا تعارف ٭

٭ معروف نام : ڈاکٹر رانا محمد اسحاق۔

٭ آبائی نام : محمد اسحاق۔

٭ خاندانی نسبت : رانا راجپوت طور۔

٭ پیشہ وارانہ تعلیم : آر ایچ ایم پی + آر ایچ اینڈ ڈینٹسٹ۔

٭ پیشہ : میڈیکل پریکٹس۔

٭ تاریخ پیدائش : 1940ء بمقام گلویانوالہ (تاندلیانوالہ) ضلع فیصل آباد۔

٭ خاندان ٭

پاک و ہند کے معزز و معروف خاندان راجپوت اور جس نے دہلی پر حکمرانی کی ہے' سے خاندانی تعلق ہے۔ جب کہ میرا سلسلہ نسب دنیا کے مشہور ترین عادل بادشاہ نوشیروان عادل سے ملتا ہے۔ یہ سلسلہ تفاخر نہیں بلکہ تعارفی ہے۔ اللہ تعالٰی کے ہاں صرف اعمال کی قدر ہے نیز قدیم تاریخ دانوں نے جو یہ لکھا ہے کہ سر زمین عرب کا مشہور قبیلہ بنو قحطان جب ہندوستان میں آباد ہوا تو راجپوت کے نام سے مشہور ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب

میرے داوا جان فیض پور کلاں جو لاہور کے قریب ہے' کے رہنے والے تھے یہیں پر زرعی زمین تھی' مبلغ صالح انسان تھے جن کا اسم گرامی میاں عبداللہ تھا۔

تقریباً" 1890ء کو زبردست سیلاب جو دریاء راوی میں آیا تھا' جس سے زمینیں دریا برد ہونے کی وجہ سے فیصل آباد کے قصبہ تاندلیانوالہ کے ایک مضافاتی گاؤں میں منتقل ہو گئے تھے جب کہ ننھیال والدہ محترمہ کا قبیلہ ضلع فیروزپور (ہندوستان) میں راجپوت قبیلہ سے تھا جو قیام پاکستان کے بعد ہجوکی ہجرت کرکے قیام پذیر ہو گیا۔ میرے بھائی تاندلیانوالہ میں قیام پذیر ہیں جن کا نام رانا محمد اسماعیل صراف ہے۔ یہ اللہ تعالٰی معبود برحق کا مجھ پر دینی و دنیاوی انعام ہے

کہ اس نے مجھے اور میری اولاد کو اسلام کی سرفرازی اور اس کی تبلیغ کے لئے توفیق عنایت فرمائی ہے' الحمدللہ۔

اسلامی تعلیم

1974ء تا 1980ء تک مدینہ یونیورسٹی میں عربی زبان اور اسلامک لاء کی تعلیم حاصل کی۔ سال 1960ء کو عملی زندگی طبی پریکٹس میں مشغول تھا کہ ان دنوں روزنامہ "کوہستان" جو پاکستان کے عظیم اسلامی ادیب جناب نسیم حجازی کی ادارت میں اس وقت لاہور سے نکلتا تھا' میں مدینہ یونیورسٹی کے قیام پر ایک مفصل فیچر پڑھا' مطالعہ پر مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کی زبردست خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ 1968ء کے دوران شاہ سعود کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ان سے پورے 9 سال (1973ء) تک خط و کتابت رہی۔ اس طویل عرصہ میں بڑے صبر آزما دور سے گزر ہوا مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بالآخر مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ممکن ہوا۔ اس عرصہ میں اس وقت کے زعماء سید داؤد غزنوی' مولانا محمد اسماعیل سلفی' سید ابوالاعلیٰ مودودی' سید ابوبکر غزنوی' مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی' حافظ عبدالقادر روپڑی اور متعدد دیگر علماء سے داخلہ کے لئے مدد حاصل کی۔ بے پناہ سرمایہ بھی صرف ہوا مگر بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول برحق کے محبوب ترین شہر مدینہ میں قال اللہ و قال الرسول کے مرحلے طے کرنے کی سعادت عطا فرمائی' الحمدللہ۔ بلکہ واجعل لی وزیرا" من اھلی جو دعا حج بیت اللہ پر بارگاہ صمدیت میں کی گئی وہ بھی قبول ہوئی اور اپنے سعادت مند فاضل بیٹے خالد مدنی کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک طویل عرصہ میں مدینہ منورہ میں کتاب و سنت کا علم حاصل کرکے میرا دنیا و آخرت میں وزیر بنا دیا۔ یہاں پر اپنے سب سے بڑے محسن میجر میاں محمد اسلم شہید امریکہ کا ذکر خیر کئے بغیر سلسلہ نامکمل ہوگا کیونکہ ان کی شیوخ جامع خاص کر ساحۃ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز جو اس وقت مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے' سے روابط کرکے داخلہ کے حصول کے لئے کوشش کی جبکہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کا

داخلہ کے لئے شیخ کے نام خصوصی مکتوب نے خاص اثر کیا کیونکہ سید داؤد غزنوی اور سید ابوالاعلیٰ مودودی دونوں مدینہ یونیورسٹی کے پاکستان سے بنیادی ممبر تھے۔ جب کہ ان دنوں میں سید داؤد غزنوی وفات پا گئے تھے۔ جن کے ساتھ میرے والد محترم کے مذہبی تعلقات استوار تھے۔

* مزید اسلامی تعلیم *

مدینہ یونیورسٹی میں سات سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد حرم نبوی یعنی مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں شیوخ و اساتذہ' محدثین و علماء کے حلقات دروس میں زانوئے تلمذ اختیار کیا اور اس طرح دینی و اسلامی فیوض و برکات سے بھرپور استفادہ کا موقع ملا۔

* عمومی تعارف *

بانی رئیس ادارہ اشاعت اسلام' فیض یافتہ مدینہ یونیورسٹی و مسجد نبوی شریف' اسلامک ریسرچ سکالر' اسلامی مقنن' صحافی' ادیب و معالج المدینہ کلینک۔

1- مدینہ یونیورسٹی میں عربی زبان اور اسلامک لاء کی تعلیم حاصل کرنے کی مدت سات سال۔
2- حرم نبوی شریف میں حاضری اور تالیفات کا دور سات سال۔
3- لاہور میں تالیفات کا دور سات سال۔
4- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسن اتفاق ہے کہ اکیس سالہ تعلیم و تالیفات کا دور تین مساوی حصوں میں بٹ گیا۔

* مدینہ طیبہ میں تصنیفات *

1- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
2- علوم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

3- شرف المسلم (عربی)

4- حکم تغییر الشیب

5- کیا نبی رحمت مغموم بھی ہو جایا کرتے تھے؟

6- مولانا، مولائی، سیدی، حضور، مرحوم کے القابات کا استعمال

7- شرف مسلم (اردو)

8- تعویذ اور دم کی شرعی حیثیت۔

9- مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان تصنیفات کے علاوہ سرزمین مقدس حجاز میں اپنے طویل قیام کے دوران متعدد حج بیت اللہ، عمرے، مسنون زیارات کا شرف اپنے اہل و عیال کے ساتھ حاصل ہوا جس سے گناہ دھل گئے۔ جسم اسلام کے لئے صیقل ہو گئے اور یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے نوازا ہے، الحمدللہ۔

* لاہور میں تصنیفات *

باقی کتب جو لاہور آمد پر 1994ء تک لکھی گئیں ان کی تعداد اکیس (21) بنتی ہے۔ آمد مدینہ منورہ کے بعد لاہور میں 1988ء سے 1994ء تک باقی کتب جن کے نام فہرست کتب میں موجود ہیں، اس عرصہ میں تالیف کی گئیں، الحمدللہ۔ جب کہ مزید تالیفات کا کام جاری ہے۔

گر قبول افتدز ہے عز و شرف

وما توفیقی الا باللہ

25 - 7 - 96

* آپ کی وفات 2 مئی 1997ء بروز جمعہ المبارک کو ہوئی *

* خطبہ مسنونہ *

٭ خطبہ مسنونہ ٭

٭ ان الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ' و من یضلل فلا ھادی لہ' واشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ' و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ'

٭ ((یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ ولا تموتن الا و انتم مسلمون)) (سورہ آل عمران/102)

٭ ((یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالا کثیرا و نساء' واتقوا اللّٰہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا))

(سورہ النساء آیت نمبر1)

٭ ((یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ و قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم و من یطع اللّٰہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما))(سورہ الاحزاب آیت/70'71) اما بعد:(1)

---

(1)۔ خطبہ الحاجہ از علامہ محمد ناصر الدین البانی صفحہ نمبر3

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کیلئے بلا شک حمد و ثنا سزا وار ہے اور ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش کے طلب گار ہیں اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جس کو وہ ہدایت بخشیں اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کردیں اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

* اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

* اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرد بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔

* اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کروے گا اور تمھارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

* * * * *

٭ حرف اول ٭

٭ حرف اول ٭

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الخلق خاتم الانبیاء و سید المرسلین نبینا محمد و علی آلہ و اصحابہ و من تبعہ الی یوم الدین و بعد۔

مسلمان بھائیو! اللہ رب العالمین نے مخلوق کو بنانے' ایجاد کرنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

٭ (وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون) (سورت الذاریات آیت/56)

ترجمہ : کہ ہم نے جن اور انسان کو اس لئے ہی بنایا کہ وہ میری عبادت کریں۔

عبادت کو رب العالمین نے اپنے محبوب و برگزیدہ نبی حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ارسال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے اسوہ حسنہ سے واضح اور جلی طور پر بیان کیا۔

بھائیو! دعا بھی عبادت ہے۔ اس کا طریقہ قرآن و سنت میں موجود ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے میں صرف ایک آیت کریمہ اور کچھ احادیث شریفہ کا ترجمہ و تشریح مختصراً" بیان کروں گا جس سے دعا کے مسئلہ کے بارے میں وضاحت ہو جائے گی' انشاء اللہ العزیز۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

* الدعاء هو العبادة

ترجمہ : دعا عبادت ہے۔(1)

اس صحیح فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دعا عبادت ہے۔ اور جب ہم دعا کو دل اور جان سے تسلیم کرلیں (اور تسلیم کرنا ہی ہو گا کہ یہ عبادت ہے) تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس عبادت کو شارع اور شارح علیہ السلام نے کس طرح ادا کیا ہے اور امت کے فرد اس عبادت کو کس طرح ادا کریں کیا دعا کرنے کے آداب قرآن مجید میں موجود ہیں یا نہیں؟

کیا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا کرنے کا طریقہ کس طرح تھا؟

جواب یہ ہے کہ جب دعا عبادت ہے تو لازماً شارح سے اس کی تفصیل بیان ہوئی ہو گی۔

اب اگر قرآن اور سنت میں اس کے طریقہ کے بارے میں دیکھیں تو ہمیں دعا کرنے کی جزئیات تک موجود ملیں گی اور اس پر ہی عمل کریں گے کیونکہ دعا عبادت ہے اگر ہم اس عبادت کو اپنی مرضی کے مطابق ادا کریں

---

(1)- سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الدعا حدیث 1479' و جامع الترمذی حدیث 3372 و قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح' و سنن النسائی الکبری بحوالہ الاطراف حدیث 11643' و سنن ابن ماجہ حدیث 3828' مسند احمد: 4/467'471'476' و صحیح الجامع الصغیر حدیث 3407 بشمول مصنف ابن ابی شیبۃ و صحیح الادب المفرد حدیث 550' ومسند ابو داؤد الطیالسی حدیث 801' صحیح ابن حبان(موارد الظمان) حدیث 2396 و مستدرک الحاکم: 1/491' و مشکاۃ حدیث 2230-

گے تو وہ بدعت کہلائے گی کیونکہ بدعت کا اطلاق ایسی عبادت پر ہوتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں اصلا نہ ہو یا کسی عبادت کرنے کا طریقہ اپنی مرضی سے اپنا لیا جائے جس کے بارے میں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حجت دلیل نہ ہو۔ یہاں پر ایک معروف واقعہ کا ذکر کرنا مناسب سمجھوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے اور امہات المومنین سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کس طرح عبادت کرتے ہیں یا کونسی عبادت فرماتے تھے؟) اور جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کو کم سمجھا اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے برابر کہاں ہیں (یعنی ہماری عبادت تو بہت کم ہے۔) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو متقدم موخر سب گناہ معاف ہیں۔

* تو ایک نے کہا میں تو ساری رات نماز پڑھتا رہوں گا۔
* دوسرے نے کہا میں تو ساری زندگی روزے ہی رکھتا رہوں گا اور کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔
* تیسرے نے کہا میں ہمیشہ عورتوں سے دور رہوں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے اس طرح کی باتیں کی ہیں! اور اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ

سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ متقی و پرہیز گار ہوں۔

* مگر میں روزے بھی رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں۔

* رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔

* اور عورتوں سے مصاحبت بھی کرتا ہوں۔

جس نے میری سنت سے درکنارہ کیا وہ مجھ سے نہیں (یعنی مسلمان نہیں) (1)

اس حدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اگر کسی عبادت کا طریقہ کار سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ محدث و گمراہی ہے اور ضلالت ہے اور اسے ہی بدعت کہا جاتا ہے۔

میرے بھائی!

* کیا رات میں نفلی نماز ادا کرنا بری بات ہے؟

* کیا نفلی روزے رکھنا بری بات ہے؟

* کیا عورت سے جدائی اور درکنارہ کرنا وہ بھی عبادت زیادہ کرنے کی خاطر بری بات ہے؟

ہرگز نہیں! میرے مسلمان بھائی بری بات تو یہ ہے کہ ہم عبادت کو اس طرح نہ کریں جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا یا اس سے تجاوز کریں۔

اس حدیث سے عام طور پر ثابت ہے کہ عبادت کرنے کا طریقہ اگر سنت

(1)- صحیح بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح حدیث 5063، و صحیح مسلم حدیث 1401، و سنن النسائی حدیث 3217، و مسند احمد: 241/3، 259، 285، یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اللؤلؤ والمرجان حدیث 885۔

نبوی سے متجاوز ہے تو وہ طریقہ بارشاد نبوی مردود ہے اور ایسے طریقے ایجاد کرنے والوں کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں جیسے حدیث کے الفاظ ہیں۔

من رغب عن سنتی فلیس منی "جو میری سنت سے کنارہ کشی کرتا ہے اسے نہیں چاہتا وہ ہم میں سے نہیں۔" یعنی مسلمان ہی نہیں۔

اس طرح کی کئی مثالیں موجود ہیں اگر صرف ہم اس مثال سے کچھ سبق سیکھ لیں تو ہمیں مسئلہ اجتماعی دعا کے بارے میں بہت مدد ملے گی۔

ہم عبادت کس لئے کرتے ہیں؟ اللہ کے لئے۔ اگر یہ عبادت قبول نہ ہو تو اس کا کیا فائدہ بلکہ نقصان ہی نقصان ہے:

* جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔
* جس میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔
* جس میں ہم نے وقت ضائع کیا۔
* جس میں ہم نے دین میں کمی یا نامکمل ہونے کا تاثر دیا۔
* جس میں ہم نے ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا جو دین نہ تھا۔
* جس کی وجہ سے ہم نے لوگوں کو گمراہ کیا۔
* جس کی وجہ سے ہم نے ایک سنت کو ختم کیا' وغیرہ وغیرہ۔
* ((ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ انہ لا یحب المعتدین))

(سورت الاعراف آیت/55)

ترجمہ : اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑا کر اور آہستہ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت مبارکہ میں کچھ الفاظ کے معانی :

ادعو : پکارو' دعا کرو۔

تضرعا: گڑگڑا کر' آہ و زاری کے ساتھ۔

خفیة: چپکے چپکے' اور پوشیدہ طور پر' اور آہستہ۔

المعتدین : حد سے گزرنے والے' حد سے تجاوز کرنے والے' حد سے نکل جانے والے' سرکش لوگ۔

مفسرین کرام اس آیت(1) کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

1- اللہ رب العالمین سے آہ و زاری اور خفیہ طریقے سے دعا کی جائے۔

2- دعا میں زیادتی نہ کی جائے۔

3- اونچی یا بلند آواز سے دعا کرنا دعا میں زیادتی ہے۔

4- کچھ مفسرین نے اس متفق علیہ حدیث سے بھی آہستہ دعا کرنے کی دلیل لی کہ لوگو اپنے نفس کے ساتھ نرمی کرو تم جس رب سے دعا مانگ رہے ہو وہ بہرہ یا غائب نہیں وہ تمہاری دعائیں سننے والا اور قریب ہے۔ (بخاری و مسلم)

5- علامہ ابن کثیر نے اس آیت کی تشریح میں یہ حدیث بھی نقل کی ہے۔ انه سیکون قوم یعتدون فی الدعاء ___ کہ ایک قوم آئے گی جو دعا میں زیادتی کرے گی۔

6- ابن جریج رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اونچی آواز سے دعا کرنا مکروہ اور بدعت ہے۔(2)

7- مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ فطرتاً" جو نہ ہو سکے اس کا طلب کرنا بھی دعا

---

(1)- اس آیت کریمہ میں دعا کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے ہم نے اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا نماز کے بعد اجتماعی دعا اس آیت کے خلاف ہے یا نہیں' انصاف آپ خود کریں۔

(2)- دیکھئے تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ 423/1' الکشاف 65/2' مختصر تفسیر ابن کثیر 209/2' مختصر تفسیر الطبری سورت الاعراف آیت 55' فتح القدیر 213/2' فی ظلال القرآن 1298/3' ایسر التفاسیر 31/2' صفوہ التفاسیر 451/1' اور مزید دیکھئے کسی بھی تفسیر یا ترجمہ قرآن کریم سورت الاعراف آیت 55-

میں زیادتی ہے مثلاً" کسی انسان کا ہاتھ کٹ گیا ہے اور وہ یہ دعا کرتا ہے کہ میرا ہاتھ دوبارہ بن جائے۔

8- اللہ رب العالمین نے حضرت زکریاء علیہ السلام کے بارے میں سورۃ مریم کی آیت نمبر 3 میں دعا کرنے کے طریقہ کو سراہا اور پسند کیا وہ مخفی اور چپکے چپکے دعا تھی۔

9- دعا کا ایسا طریقہ ایجاد کر لینا جو اسوہ حسنہ میں موجود نہ تھا وہ بھی دعا میں زیادتی ہے۔

* عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا اذا اشرفنا علی واد ھللنا و کبرنا ارتفعت اصواتنا فقال النبی یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا انہ معکم انہ سمیع قریب تبارک اسمہ و تعالی جدہ (1)

ترجمہ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب ہم اونچائی سے وادی کو دیکھتے تو تکبیر تہلیل کرنے سے ہماری آواز بلند ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(1)- صحیح بخاری کتاب الجہاد باب مایکرہ من رفع الصوت فی التکبیر حدیث 2992، 4205، 6384، 6610، 7386، و صحیح مسلم حدیث 2704، سنن ابی داؤد حدیث 1026، جامع الترمذی حدیث 3374، 3461، سنن ابن ماجہ حدیث 3824، و مسند احمد: 4/394، 402، 403، 417- مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں۔ (عن ابی موسی الاشعری انھم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرفعوا اصواتھم بالدعاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون قریبا مجیبا یسمع دعاءکم و یستجیب) مسند احمد: 4/403، ابن کثیر کے الفاظ (رفع الناس اصواتھم بالدعاء ___ فقال النبی) مختصر ابن کثیر 2/209-

فرمایا اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو یعنی آہستہ آواز سے۔ اور تم جس کو پکار رہے ہو وہ نہ تو بہرہ ہے اور نہ ہی تم سے دور بلکہ وہ تو تمہارے ساتھ ہے وہ ہر وقت تمہاری دعائیں سنتا اور قریب ہے اس کا نام بڑی برکت والا اور وہ بلند اور برتر ہے۔

مسند احمد اور ابن کثیر کی روایت میں تہلیل تکبیر کی بجائے اصواتھم بالدعاء کے الفاظ ہیں یعنی لوگوں نے جب دعا بلند آواز سے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے گزرے ہوئے الفاظ ارشاد فرمائے۔

بیشتر مفسرین نے اس حدیث کو سورت الاعراف کی آیت نمبر55 کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ اس لئے اونچی آواز سے دعا کرنا دعا میں زیادتی ہے جسے اللہ رب العالمین اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا ہے۔

اس طرح صحیح حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

* سیکون قوم یعتدون فی الدعاء "ایک قوم آئے گی جو دعا میں زیادتی کرے گی۔(1) دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ "ایک قوم آئے گی جو وضو اور دعا میں زیادتی کرے گی۔

اس حدیث میں یعتدون کے لفظ کا معنی ہے زیادتی کرنا۔

دعا میں زیادتی کرنے کے تین طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ : کہ ایسی دعا مانگنا جو فطرت کے خلاف ہو مثلاً" کسی انسان کا ہاتھ کٹ چکا ہے تو وہ دعا کرتا ہے کہ اے رب العالمین میرا ہاتھ دوبارہ لگا دے وغیرہ۔

---

(1)۔ سنن ابی داؤد حدیث 96، 1480، سنن ابن ماجہ حدیث 3864، مسند احمد : 1/172، 1836، 4/ 86، 87، 5/55، و صحیح الجامع الصغیر حدیث 3671، والفتح الربانی 14/276۔

دوسرا طریقہ : کہ دعا کرنے کے طریقے میں زیادتی کی جائے مثلاً" جیسے نماز کے بعد اجتماعی دعا کرنا وغیرہ۔

تیسرا طریقہ : اونچی آواز میں دعا کرنا چاہے وہ انفرادی ہو یا اجتماعی۔

بھائیو! یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ زیادتی کیا ہے؟

1- اونچی آواز سے دعا کرنا۔

2- ایسی دعا کا طلب کرنا جو فطرت کے خلاف ہو۔

3- دعا کا ایسا طریقہ ایجاد کرنا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہ ہو۔

4- وضو میں زیادتی کرنا' پانی کا ضائع کرنا ہے۔

5- وضو اس طرح کرنا جو سنت سے ثابت نہ ہو۔

ہمیں یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ کیا اجتماعی دعا اونچی آواز سے کی جاتی ہے یا نہیں اور اس بات کا بھی احساس کریں کہ اگر یہ طریقہ دعا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں تو یہ بدعت ہے اور بدعت اور بدعتی کے بارے میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات یوں ہیں۔

*من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد۔(1)

ترجمہ : جس نے دین میں کوئی نیا کام(2) جاری کیا وہ کام مردود ہے۔

---

(1)- صحیح بخاری حدیث 2697' صحیح مسلم حدیث 1718' سنن ابی داوٗد حدیث 4606' سنن ابن ماجہ حدیث 14-

(2)- نئے کام سے یہاں پر دین میں نئے کام کرنا مراد ہے۔ (یعنی نئی عبادات ایجاد کرنا' یا عبادات کے صحیح طریقوں کو بدل کر اپنی مرضی سے کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنا)

* من عمل عملا ليس عليه امرنا فهورد۔(1)

ترجمہ : جس نے دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو نہ تھا وہ مردود ہے۔

* من صنع امرا علی غیر امرنا فهورد (سنن ابی داؤد حدیث 4606)

ترجمہ : جس نے ایسا کام کیا جو دین میں نہ تھا تو وہ باطل ہے۔

* و شر الامور محدثا تها و کل بدعة ضلالة (صحیح مسلم حدیث 867)

ترجمہ : بد ترین نئے کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

* ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة ضلالة (سنن الدارمی 95)

ترجمہ : بچو نئے کاموں سے کیونکہ ہر نیا کام گمراہی ہے۔

* وایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة (سنن ابی داؤد 2407)

ترجمہ : بچو نئے کاموں سے کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

* وایاکم و محدثات الامور فانها ضلالة (جامع ترمذی حدیث 2676)

ترجمہ : بچو نئے کاموں سے کیونکہ وہ گمراہی ہے۔

* و شر الامور محدثاتها و کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار (النسائی حدیث 1578)

ترجمہ : بد ترین اعمال نئے کام ہیں اور سب نئے کام بدعت ہے اور سب بدعت گمراہی ہے اور سب گمراہی آگ میں۔

* ایاکم و البدع (السنہ لابن ابی عاصم حدیث 34)

---

(1)۔ صحیح مسلم حدیث 1718' مسند احمد: 2/73' 146' 180' 240' 256' 270۔

ترجمہ : بدعات سے بچو۔

* ان اللّٰہ حجب التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ

(صحیح الترغیب والترہیب حدیث 52)

ترجمہ : اللہ رب العالمین بدعتی کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ بدعت نہیں چھوڑتا۔

* ابی اللّٰہ ان یقبل عمل کل صاحب بدعۃ حتی یدعہ بدعتہ۔

(صحیح الترغیب والترہیب حدیث 53)

ترجمہ : اللہ رب العالمین بدعتی کا عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ بدعت کو نہ چھوڑے۔

* من سن سنۃ سیئۃ فعلیہ اثمھا حتی تترک (صحیح الترغیب والترہیب حدیث 64)

ترجمہ : جس نے کوئی برا طریقہ شروع کیا اس پر اس کا گناہ ہو گا حتیٰ کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔

* من سن شرا فا ستن بہ کان علیہ وزرہ و من اوزار من یتبعہ غیر منتقص من اوزارھم شیئا (مسند احمد: 387/5)

ترجمہ : جس نے کوئی برا طریقہ شروع کیا اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو اسے گناہ ہو گا اور جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کو بھی گناہ ہو گا اور برا طریقہ ایجاد کرنے والے کو بھی ان کے گناہوں سے حصہ دیا جائے گا جب کہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہو گی۔

کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد اجتماعی دعا کرنے سے منع نہیں کیا تو اس لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

* اگر اس طرح ہم اپنی من مانی کرتے ہیں تو پھر جب ہم کسی کے ساتھ متوفی کے بارے میں افسوس کرتے ہیں تو وہاں پر جب کوئی کہتا ہے کہ فاتحہ پڑھیں تو اس میں پھر کیا حرج ہے؟

* جب ایک انسان قل ھو اللہ پڑھ کر کھانے پر پھونک مارتا ہے تو پھر کیا حرج ہے؟

* قرآن کریم پڑھ کر متوفی کو بخشنے کا پھر کیا حرج ہے کیونکہ قرآن پاک کی تلاوت کرنا اجر و ثواب کا کام ہے۔

* اور اگر کوئی کہتا ہے کہ نماز میں اپنی زبان میں ادا کروں گا تو پھر کیا حرج ہے؟

* قرآن کریم کو پڑھنے کی بجائے قرآن حکیم کا تعویذ بنا کر پہن لے تو کیا حرج ہے؟

* اگر کوئی کہتا ہے کہ میں سب نمازیں ایک وقت میں پڑھ لوں تو آپ اسے کیا کہہ سکتے ہیں؟

* اگر کوئی کہے کہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز ادا کروں تو آپ اسے کیا کہہ سکتے ہیں؟

* اگر کوئی کہتا ہے کہ میں جمعہ کی نماز خطبہ جمعہ سے پہلے ادا کرتا ہوں تو آپ اسے کیا کہہ سکتے ہیں؟

اس طرح کی بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

میرے بھائی دعا عبادت ہے اس عبادت کو اسطرح ہی کرنا ہو گا جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یا حکم دیا ہے۔ اگر ایک دوست یہ کہتا ہے کہ یہ اجتماعی دعا تو بدعت ہے مگر مصلحت اس میں ہے کہ ہم لوگوں کیلئے یہ

کام ہیں کرتے اور اس کی وجہ سے توحید بلند ہو گی جواب میں یہ ہے کہ دعوت و تبلیغ اسلام کا ایک عظیم کام ہے مگر اسے انجام دینے کے لئے بدعت سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا کیونکہ اس کا فائدہ کوئی نہ ہو گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(من التمس رضا اللّٰہ بسخط الناس رضی اللّٰہ عنہ و ارضی الناس عنہ' و من التمس رضا الناس بسخط اللّٰہ سخط اللّٰہ علیہ واسخط الناس علیہ)(1)

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہے اگرچہ لوگ ناراض ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دے گا اور جو لوگوں کی خوشی کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے تو اللہ اس سے ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دے گا۔

دین میں مصلحت اور حکمت عملی سے کام لینا بہت اچھا سلوک ہے لیکن یہاں پر بدعت جاری ہو اسے مصلحت نہیں کہا جا سکتا۔ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی مثال ملتی ہے جو ہمارے لئے اس میں مشعل راہ بنتی ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری طرف ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہ فرمائی ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو سمجھے۔(2)

جب ایک گروہ کو یہ حدیث سنا کر کہا گیا کہ تم لوگ نبی اکرم صلی

---

(1)- صحیح ابن حبان موارد الظمان حدیث 1542' جامع الترمذی حدیث 2414' صحیح الجامع حدیث 6010' 6097' و شرح العقیدہ الطحاویہ 278-

(2)- اللؤلؤ والمرجان حدیث 3-

اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو تو انھوں نے کہا ہم تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جھوٹ بولتے ہیں نہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں۔

اس کتاب میں والد ماجد نے اجتماعی دعا کے ساتھ جن عنوانات کا تعلق تھا ان کا بھی علمی طور پر واضح تحقیق کے ساتھ بیان کیا ہے۔ بنیادی ابواب اور ان کی تفصیل یہ ہے۔

* دعا اور اس کے مترادف الفاظ کے شرعی معانی :

اس باب میں دعا، صلاۃ عبادت کے لفظی اور اصطلاحی معنی اور اس کا خلاصہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ نماز، درود، دعا، عبادت کا قرآن حکیم میں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

* فضیلت دعا کتاب و سنت سے :

فضیلت دعا کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر جامع بیان کی گئی ہے جن میں بنیادی کتب احادیث میں ابواب الذکر والدعاء کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے کیونکہ اگر یہاں پر احادیث بیان کی جاتی تو تقریباً ایک سو صفحہ درکار تھا اس لئے قاری خود وہاں سے مطالعہ کرکے معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

* دعا کے مختلف طریقے :

دعاؤں کے مختلف طریقے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دعا بیان کیا گیا ہے اور یہاں پر اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ دعا صرف ہاتھ اٹھا کر ہی نہیں کی جاتی بلکہ اس کے بیشمار طریقے ہیں اور اس باب میں ذکر کن

حالتوں میں ممنوع ہے کا بھی بیان ہے جب کہ دعا کے طریقوں میں سے وضو کرنے کے بعد ہاتھ اٹھائے بغیر دعا، نماز بذات خود دعا ہے، نماز کے شروع سے لے کر آخر تک میں دعاؤں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اس طرح اذان سننے کے ساتھ اور بعد کی دعا، تشہد میں انگلی مسلسل ہلا کر دعا کرنا، مسجد میں داخل و خارج ہونے کی دعا، گھر سے نکلنے کی دعا اور بیت الخلا میں داخل و خارج ہونے کی دعا، بازار میں داخل ہونے کی دعا، یہ سب دعا ہاتھ اٹھائے بغیر کی جاتی ہیں۔ وتر میں دعا کرنے کا طریقہ جو اجتماعی اور ہاتھ اٹھا کر کیا جاتا ہے اس کا بیان، قنوت نازلہ، نماز استسقاء، وتر میں دعا، ان سب مواقع میں اجتماعی دعا ہاتھ اٹھا کر اور امام کے پیچھے کی جاتی ہے جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اس طرح نماز جنازہ میں دعا کرنے کا طریقہ نماز الخسوف، نماز الکسوف، نماز عیدالفطر، نما عیدالاضحیٰ کا بھی ذکر ہے۔

* بدعت و سنت کیا ہے؟:

اس باب میں بدعت کی لفظی اور اصطلاحی تعریف کی وضاحت کی گئی ہے جب کہ بدعت کے بارے میں مفتی اعظم سعودی عرب فضیلہ الشیخ عبدالعزیز بن باز کے فتوے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح سنت کی لفظی اور اصطلاحی تعریف کی وضاحت بیان کی گئی ہے اور حدیث و سنت کا فرق بھی بیان کیا گیا ہے اور حدیث و سنت کی قولی، فعلی، تقریری اور وصفی کی مثالوں کا ذکر بھی کیا ہے۔

* سنت پر چلنے کے احکامات:

سنت پر چلنے کے احکامات کے دلائل قرآن اور سنت سے پیش کیے گئے ہیں۔

* فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا:

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کے بارے میں 16 صحیح احادیث باحوالہ بیان کی ہیں۔ ان احادیث میں کہیں بھی یہ نہیں ملتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد اجتماعی دعا کی ہو۔

* اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت:

یہاں پر اجتماعی دعا کے 21 طریقوں کا بیان کیا گیا ہے جو بدعت ہیں اور یہاں پر بھی بنیادی کتب احادیث کے ابواب کا ذکر بھی ہے۔ جب کہ کچھ احادیث بھی بیان کی گئی ہیں۔

* عہد نبوی میں دعا طلب کرنے والوں سے آپ کا طریقہ دعا:

عہد نبوی میں دعا طلب کرنے والوں کے لئے آپ کے طریقہ دعا میں 19 واقعات کا ذکر ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے کہنے پر دعا کی لیکن وہ دعا کہیں بھی اجتماعی نہ تھی ماسوائے بارش طلب کرنے والے کے' یہاں پر صحیح احادیث کا ذکر ہے۔

* اجتماعی دعا سے متعلق فتوے:

جب کسی مسئلہ میں اختلاف کے ساتھ شدت پیدا ہو جائے تو اس وقت علماء سے فتویٰ طلب کیا جاتا ہے یہاں پر 18 فتووں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جن میں امام مالک' شیخ الاسلام ابن تیمیہ' علامہ ابن قیم الجوزیہ' امام الشاطبی' علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی' مولانا عبدالحق محدث دہلوی' مفتی محمد کفایت اللہ' مفتی محمد شفیع دیوبندی' مولانا ظفر احمد عثمانی حنفی دیوبندی' مفتی دارالعلوم جناب رشید احمد لدھیانوی' فتاوی دارالعلوم دیوبند' علامہ محمد رشید رضا مصری' محدث عصر حاضر علامہ محمد ناصر الدین البانی شامل ہیں۔ ان فتووں میں مسلک اہلحدیث کے

ہفت روزہ ''اسلام'' میں ایک تبصرہ ''نماز کے بعد اجتماعی دعا کا حکم'' اور جامعہ اشرفیہ کے فتویٰ کا خلاصہ اور دارالافتاء سعودی عرب کے فتوے کا عربی متن ترجمہ کے ساتھ بھی موجود ہے۔ یہ سب فتاوی باحوالہ ہیں۔

* اجتماعی دعا کے دلائل کی حقیقت :

اس باب میں بیس دلائل کا تجزیہ کیا گیا ہے جو اجتماعی دعا کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ وہ دلائل احادیث ہیں جن میں کچھ احادیث صحیح ہیں مگر یہ احادیث دلیل میں پیش نہیں کی جا سکتیں جب کہ کچھ احادیث ضعیف اور کچھ جھوٹی ہیں جن کا تجزیہ ان احادیث کی تخریج کر کے پیش کیا گیا ہے جس سے ہر قاری مطالعہ کر کے سمجھ جائے گا یہ سب دلائل باطل اور غیر صحیح ہیں۔ اس باب میں مزید وضاحت کے لئے علم جرح کے بارے میں بھی کچھ معلومات فراہم کی گئی ہیں جو ضروری تھیں جب کہ کچھ کتب احادیث مثلاً'' صحیح ابن حبان' مستدرک الحاکم اور مجمع الزوائد کے بارے میں معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔

* اصول عمل حدیث فنی لحاظ سے :

اس باب میں سات شروط عمل حدیث بدرجات صحت حدیث' حدیث کی بنیادی اقسام' حدیث کی فنی اقسام' صحیح حدیث کی تعریف اور اس کی اقسام اور اس کا حکم' حسن حدیث کی تعریف اور اس کی اقسام اور اس کا حکم' ضعیف حدیث کی تعریف اور اس کی اقسام اور خلاصہ' حدیث موضوع کی تعریف اور خلاصہ' دعا عبادت ہے' اجتماعی دعا بدعت ہے' بدعت پر عمل کرنے والا جہنمی ہے کے عنوانات کی تفصیل موجود ہے۔

کتاب کے آخر میں خلاصہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

ان سب موضوعات پر علمی طریقہ سے دلیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔

کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ خود ہی اس بارے میں فیصلہ کرلیں گے کہ نماز کے بعد اور دیگر موقعوں پر اجتماعی دعا کرنا بدعت ہے۔

کتاب کی احادیث کی مزید تخریج بھی کر دی گئی ہے اور کتاب کے آخر میں فہرستیں بھی تیار کی گئی ہے۔

اللہ رب العالمین سے التجا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے والد ماجد کے درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

والحمدللہ رب العالمین

خالد مدنی

لاہور: 23 مارچ 2000ء

* * * * *

پیش لفظ

* * * * *

❊ پیش لفظ ❊

❊ خطبہ مسنونہ اور خطبہ حاجہ کے بعد قارئین کی خدمت میں نہایت دل سوزی سے یہ کتاب اس لئے پیش کی جارہی ہے کہ "نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت" کی حقیقت آپ کے سامنے آ جائے کہ کیا یہ عمل نبی رحمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ و مقدسہ میں اجتماعی صورت میں سرانجام دیا؟ کیا آپ نے اجتماعی دعا کرنے کے احکامات و ارشادات اپنی امت مسلمہ کو جاری فرمائے؟ کیونکہ آپ پر دین مکمل کیا جا چکا ہے(1)۔ جبکہ آپ نے دین اسلام کے متعلق اپنی امت محمدی کو یہ پیغام برحق سنایا۔

❊ (وایم اللہ لقد ترکتم علی مثل البیضاء لیلها و نهار ها سواء) (2)

---

(1)- آج میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو آپ کے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت آپ پر مکمل کر دی ہے اور آپ کے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے (سورت المائدہ آیت 3)

(2)- سنن ابن ماجہ' المقدمہ باب اتباع سنۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم حدیث 5' 44' و السنہ ابن ابی عاصم حدیث 47' 48' 49- یہ حدیث "حسن" ہے۔

ترجمہ : سرور عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے میں تمہیں ایک ایسے روشن دین پر چھوڑے جارہا ہوں جس کی رات بھی روشن اور دن بھی روشن ہے بالفاظ دیگر جس کی رات بھی دن ہی کی طرح روشن ہے۔

اس دین اسلام کے بنیادی مصادر قرآن و سنت کی روشنی میں مذکورہ مسئلہ کو تحلیل کرنے کی دیانتدارانہ اپنی سی کوشش کی ہے۔

چونکہ نبی رحمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے (الدعاء هو العبادة) فرمایا ہے کہ دعا عبادت ہے۔ (1)

لہٰذا عبادت شارع تعالیٰ عزوجل اپنے شارع شریعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ جسے شرعی اصطلاح میں توقیفی کہتے ہیں جس میں امت کا کوئی فرد بشر کمی بیشی نہیں کرسکتا ہے۔ مثلاً" نماز فجر میں شارح علیہ السلام نے دو سنت اور دو فرض نماز مقرر فرما دی ہے۔ اگر کوئی اس نماز میں کمی بیشی کرے تو کیا مسلمان اسے قبول کرلیں گے ہرگز

---

(1)- سنن ابی داؤد کتاب الصلاہ باب الدعا حدیث 1479' و جامع الترمذی حدیث 3372 و قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح' و سنن النسائی الکبری بحوالہ الاطراف حدیث 11643' و سنن ابن ماجہ حدیث 3828' مسند احمد: 4/467'471'476' و صحیح الجامع الصغیر حدیث 3407 بشمول مصنف ابن شيبة و صحيح الادب المفرد حديث 550' و مسند ابو داؤدالطيالسی حديث 801' صحیح ابن حبان (موارد الظمان) حدیث 2396 و مستدرک الحاكم: 1/491' و مشكاة حديث 2230-

نہیں ایسے ہی دیگر تمام عبادات کا حکم ہے چونکہ دعا عبادت ہے جو توقیفی ہے جیسے شارح علیہ السلام نے اس کی عملی صورت عمل کرکے بتلا دی یا احکامات و ارشادات سے اس کی وضاحت فرمادی کوئی مسلمان اس سے سرمو روگردانی نہیں کر سکتا۔

لہذا اس ضمن میں اس کتاب میں اس سے متعلقہ عنوانات پر تحریر کیا گیا ہے تاکہ قارئین مطالعہ سے خود حقیقت تک پہنچ جائیں کہ فی الواقع اس سلسلہ میں شارح علیہ السلام کے کیا احکامات ہیں۔

* دعا اور اس کے مترادف الفاظ کے شرعی معانی
* فضیلت دعا کتاب و سنت سے
* دعا کے مختلف طریقے
* بدعت و سنت کیا ہے
* فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا
* اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت
* عہد نبوی میں دعا طلب کرنے والوں کے لئے آپ کا طریقہ دعا
* اجتماعی دعا سے متعلق سلف و خلف کے فتوے
* اجتماعی دعا کے دلائل کی حقیقت
* اصول عمل حدیث
* اجتماعی دعا بدعت ہے
* بدعت پر عمل کرنے والوں کے لئے وعید پر کتاب و سنت کے ٹھوس دلائل

پیش کر کے حقیقت پسند اسلام پسند اسوہ حسنہ کے شیدائیوں کے لئے میدان عمل فراہم کردیا گیا ہے اپنی سوچ و کردار کو اسوہ حسنہ کی پیروی میں ڈھال کر سرخرو ہوں اور سچے اور پکے محب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بن کر دارین کی بھلائیاں و سرفرازیاں حاصل کریں۔ (آمین)

* * * * *

❊ اہل علم کی خدمت میں ❊

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

٭ اہل علم کی خدمت میں ٭

علماء و خطباء آئمہ مساجد اور دیگر دینی سکالروں کی خدمت میں التجا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان فرامین پر غور فرمائیں۔

٭ (انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء) (سورت فاطر 28)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔

٭ (قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون)

(سورت الزمر آیت/9)

ترجمہ : اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیں کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

جبکہ نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

٭ (وان العلماء ورثة الانبیاء)(1)

ترجمہ : بلا شک علماء انبیاء علیہ السلام کے وارث ہیں۔

---

(1)- بحوالہ سنن ابی داؤد کتاب العلم باب فضل العلم حدیث 3641 و سنن الترمذی حدیث 2682 و سنن ابن ماجہ حدیث 223 و صحیح الترغیب الترھیب حدیث 68 جبکہ امام بخاری نے کتاب العلم باب العلم میں باقی بیان کیا ہے۔

(یہ حدیث صحیح ہے اس کے راوی ابو درداء صحابی جلیل ہیں جن کا اصل نام خالد بن عویمر ہے)

قرآن پاک کی مذکورہ آیات اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی کے ارشاد کا مقصد وحید تذکیر و نصیحت کے لئے ہے کہ آپ حضرات جب وعظ و نصیحت کرتے ہیں۔ جمعہ مبارک کا خطبہ ہو درس و تدریس یا اجتماعات و جلسہ گاہوں میں خطاب ہو تو جو بیان کرنا چاہیں وہ کتاب و سنت کے ٹھوس حوالہ جات سے بیان کریں تاکہ سامعین آپ کے وعظ و نصیحت پر عمل پیرا ہوکر دارین کی بھلائیاں حاصل کرسکیں اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ بن جائیں اور آپ ان لوگوں کی طرح نہ بن جائیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

* (وان کثیرا لیضلون باھوائھم بغیر علم) (سورت الانعام آیت/119)

ترجمہ: اور بکثرت لوگوں کا یہ حال ہے کہ علم کے بغیر محض اپنی خواہشات کی بنا پر گمراہ کن باتیں کرتے ہیں۔

* (قل ھل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ان تتبعون الا الظن)

(سورت الانعام آیت/148)

ترجمہ : ان سے کہو تمھارے پاس کوئی علم ہے جسے ہمارے سامنے پیش کرسکو تم تو محض گمان پر چل رہے ہو۔

کے مصداق بلا تحقیق سنی سنائی باتوں پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہوئے مسائل کی تحقیق کرنا آپ کا فرض منصبی ہے۔ اس کوتاہی پر آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہی کا سامنا ہوگا۔ کیونکہ علم کی شان ہے کہ

* ان یعلم ان العلم لا یقبل الجمود فھو فی تقدم مستمر من

خطاء الی صواب و من صحیح الی اصح (حیات الالبانی صفحہ 89)

ترجمہ : آپ کو جاننا چاہیے کہ علم جمود کو پسند نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ترقی کرتا ہے جبکہ علم غلطی سے صحیح اور صحیح سے صحیح ترین کی طرف ہمیشہ گامزن رہتا ہے۔

لہٰذا آپ حضرات جمود کو چھوڑ کر تحقیق کا داعیہ پیدا کریں اور اپنے پیش رو یا ہم عصر غیر محقق حضرات کی پیروی کر کے نہ تو خود گمراہ ہوں اور نہ اپنے سامعین کو گمراہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

* (نرفع درجات من نشاء و فوق کل ذی علم علیم)

(سورت یوسف آیت/76)

ترجمہ : (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں اور ایک علم رکھنے والا ایسا ہے جو ہر صاحب علم سے بالا تر ہے۔

لہٰذا ہر صاحب علم کا فرض منصبی ہے کہ وہ ہر بیان کرنے والے مسئلہ کی تحقیق کر لیا کریں اور فقط اپنے بزرگوں کی پیروی تک ہی محدود نہ رہیں کہ ہمارے فلاں بزرگ یا عالم کا یہ فعل ہے بلکہ اس فعل کو کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور آپ کا عمل اس شعر کے مصداق ہونا چاہیے۔

اصل دین آمد کتاب اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

جب بعض علماء حضرات سے بات کی جاتی ہے کہ اجتماعی دعا فرض نماز کے بعد مانگنا شریعت محمدی علیہ السلام و الصلوۃ میں ثابت نہیں تو جواب دیا جاتا ہے کہ آپ دعا مانگنے کا انکار کرتے ہیں حالانکہ درحقیقت یہ بالکل غلط ہے یہ

صرف ایک بدعت کی تردید ہے نہ کہ دعا سے انکار جبکہ اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنے والا تو راندہ درگاہ ہوتا ہے نیز اجتماعی دعا کے مجوزین کے نزدیک صرف دعا یہی ہوتی ہے حالانکہ دعا تو بے شمار مواقع پر کی جاتی ہے جبکہ یہ حضرات اس دعا کو صرف مخصوص حد تک مقید کردیتے ہیں اس سلسلہ میں "فضیلت دعا کتاب و سنت سے" کا عنوان ملاحظہ فرمائیں آخر میں اس کتاب کے سب معزز قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس کے مطالعہ سے اگر وہ کوئی اس کتاب میں سقم محسوس کریں تو کتاب و سنت کی روشنی میں آگاہ فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر لی جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام کے ابدی اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے معاملات کی اصلاح فرمائے۔ (آمین)

بندہ عاجز

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق

14 جولائی 1993ء

بمطابق 23 محرم الحرام 1412ھ

* * * * *

٭ دعا اور اس کے مترادف الفاظ کے شرعی معنی ٭

* * * * *

٭ دعا اور اس کے مترادف ٭
٭ الفاظ کے شرعی معنی ٭

٭ الدعاء کے معنی ٭

الدعا: الرغبة الى الله تعالىٰ

اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہونا یا رجوع کرنا۔ (1)

الدعاء: مایدعی به الله من القول (ج) ادعیه (جمع دعائیں)

اللہ تعالیٰ کو پکارنا۔ (2)

النداء: وفی القرآن الکریم: لاتجعلو دعا الرسول کدعا بعضکم بعضا (سورت النور آیت/63)

بلانا یا آواز دینا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

٭ اے مسلمانو! رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے میں سے ایک دوسرے کی طرح نہ بلایا کرو۔

النداء الی الشیء: الحث علی قصده۔ ارادہ و قصد سے لگاؤ۔

(1)- ترتیب القاموس المحیط 187/2، نیز دعا کی مزید تفصیل کیلئے "لسان العرب" جلد 14 صفحہ 257 تا 262 ملاحظہ کریں۔

(2)- القاموس الفقهی: 130-

شرعا: سوال العبد ربه والتمجید و نحوهما
بندے کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا وغیرہ۔
انما سمی التهلیل والتحمید والتمجید دعاء - (1)
اس لئے اللہ تعالیٰ کی بڑائی، حمد اور پاکیزگی بیان کرنے کو دعا کہا گیا ہے۔

* الصلوۃ کے معنی *

الصلٰوۃ: الدعا، والرحمۃ والاستغفار، و حسن الثناء من اللہ عز وجل علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم و عبادۃ فیھا رکوع و سجود اسم یوضع موضع المصدر۔ (ترتیب القاموس المحیط 847/2)
صلاۃ، دعا، رحمت بخشش، اللہ عز و جل کا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کا نبی رحمت پر درود بھیجنا لہٰذا الصلوۃ کا معنی درود بھی ہوا۔

* الصلٰوۃ: الدعا (ج) صلوات، الرحمۃ، الاستغفار، البرکۃ-
صلاۃ، دعا، جمع دعائیں، رحمت، بخشش و مغفرت، برکت

* فی الشریعۃ عبارۃ عن ارکان مخصوصۃ واذکار معلومۃ بشرائط محصورۃ فی اوقات مقدرۃ- (القاموس الفقہی: 216)
شرعی طور پر صلاۃ (نماز) مخصوص ارکان، ذکر و اذکار، خصوصی شرائط کے ساتھ مقررہ اوقات میں ادا کرنے کو کہتے ہیں۔
جب کہ یہی تعریف "کتاب التعریفات" (صفحہ 134) میں بھی لکھی گئی ہے جب کہ اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ والصلٰوۃ ایضا طلب التعظیم

(1)- النهایة فی غریب الحدیث 122/2 و فی حدیث عرفہ

لجانب الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الدینا والآخرۃ۔ کے معنی یہ بھی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اللہ تعالیٰ سے ان کی عظمت و شرف دنیا و آخرت کیلئے طلب کرنا۔

*** العبادۃ کے معنی ***

* عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال (الدعا ھوالعبادۃ۔ قال ربکم ادعونی استجب لکم) (1)

* حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "دعا عبادت ہے" کیونکہ تمھارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔

خلاصہ : الدعاء' الصلوۃ' العبادۃ یہ تینوں الفاظ مترادف ہیں جیسے تیغ یا تلوار۔

* دعا' صلوٰۃ اور عبادت کے معانی کا خلاصہ *

1- اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہونا۔

2- اللہ تعالیٰ کو پکارنا۔

3- رب پروردگار سے گریہ و زاری کرکے مانگنا۔

---

(1)- سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الدعا حدیث 1479' و جامع الترمذی حدیث 3372 و قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح' و سنن النسائی الکبری بحوالہ الاطراف حدیث 11643' و سنن ابن ماجہ حدیث 3828' مسند احمد: 4/467'471'476' و صحیح الجامع الصغیر حدیث 3407 بشمول مصنف ابن شیبۃ و صحیح الادب المفرد حدیث 550' و مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث 801' صحیح ابن حبان (موارد الظمان) حدیث 2396 و مستدرک الحاکم: 1/491' و مشکاۃ حدیث 2230-

4- اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور تعریف کرنا۔

5- اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور حمد و ثنا بیان کرنا۔

6- اللہ تعالیٰ سے رحمت و بخشش طلب کرنا۔

7- اللہ تعالیٰ سے برکت طلب کرنا۔

8- نماز مخصوص ارکان ذکر و اذکار خصوصی شرائط کے ساتھ مقررہ اوقات میں ادا کرنا۔

9- اللہ تعالیٰ کا اپنے برگزیدہ و محبوب فرستادہ پیغمبر حضرت محمد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔

10- بندوں کا اللہ تعالیٰ سے اپنے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دونوں جہان کیلئے عظمت و شرف طلب کرنا۔

مندرجہ بالا دس معانی میں ان چار چیزوں کا پتہ چلتا ہے۔

1- نماز 2- درود 3- دعا 4- عبادت

اور ان کا کلام باری سے ثبوت

* * * * *

٭ نماز قرآن مجید سے ٭

٭ (ان الصلوٰة کانت علی المومنین کتابا موقوتا)

(سورت النساء آیت/103)

ترجمہ : بے شک نماز مومنوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض کردی گئی ہے۔

٭ (اقم الصلوٰة لدلوک الشمس الی غسق الیل و قر آن الفجر)

(سورت بنی اسرائیل آیت/78)

ترجمہ : نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ سے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں کی دلیل ملتی ہے۔

٭ (یایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰة) (سورت المائدہ آیت/6)

ترجمہ : اے مومنو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو۔

٭ (واقم الصلوٰة ان الصلوٰة تنھی عن الفحشاء والمنکر)

(سورت العنکبوت آیت/45)

ترجمہ : اور نماز قائم کرو بیشک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

٭ (یایھاالذین امنوا اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعه فاسعوا الی ذکر اللّٰه) (سورت الجمعہ آیت/9)

ترجمہ : اے مومنو! جب تمھیں نماز کے لئے جمعہ کے دن پکارا جائے تو اللہ تعالٰی کے ذکر کی طرف دوڑ کر آؤ۔

٭ (و سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل غروبھا و من آناء اللیل فسبح و اطراف النھار) (سورت طٰہٰ آیت/130)

ترجمہ : اور اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ اس کی تسبیح کرو (نماز پڑھو)

سورج نکلنے سے پہلے (نماز فجر) اور غروب ہونے سے پہلے (نماز عصر) اور رات کے اوقات (عشاء اور تہجد) میں تسبیح کرو اور دن کے کناروں پر بھی (یعنی فجر ظہر اور عصر کی نمازیں) قرآن مجید میں صلاۃ یعنی نماز کے متعلق متعدد آیات مبارکہ موجود ہیں۔

* درود قرآن مجید سے *

اللہ تعالیٰ اپنے کلام مقدس قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

* (ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما) (سورت الاحزاب آیت/56)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے مومنو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔

تشریح : صلواۃ صیغہ امر برائے جماعت۔ جبکہ اصل مادہ ہے صلی' الصلاۃ جس کے معنی درود کے ہیں درود کے معنی دعا ہیں۔

* اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ و درود کے معنی ہیں کہ وہ آپ کی تعریف عرش عظیم پر فرشتوں کے سامنے بیان کرتا ہے۔

* فرشتوں کی طرف سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ درود کے معنی ہیں کہ وہ آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے بلندی درجات طلب کرتے ہیں۔

* مومنو کی طرف سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ و درود کے معنی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے آپ پر رحمتیں نازل کرنے کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

* (ھو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ) (سورت الاحزاب آیت/43)

ترجمہ : وہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو آپ پر رحمت بھیجتے ہیں اور ان کے فرشتے بھی۔

* (اولیک علیھم صلوات من ربھم و رحمۃ) (البقرہ/157)

ترجمہ : وہی لوگ ہیں جن پر درود اور اپنے رب پروردگار کی طرف سے رحمت ہے۔

دعا قرآن مجید سے

* (واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا الی) (سورت البقرہ آیت/186)

ترجمہ : اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اگر آپ سے دریافت کریں تو انہیں بتا دیں کہ میں ان کے قریب ہی ہوں جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار (دعا) سنتا ہوں یعنی قبول کرتا ہوں۔

* (وقال ربکم ادعونی استجب لکم) (سورت المومن آیت/60)

ترجمہ : تمہارے رب پروردگار فرماتے ہیں مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں سنتا ہوں۔

* (ان ربی لسمیع الدعاء) (سورت ابراہیم آیت/39)

ترجمہ : بے شک میرا رب پروردگار دعا کو سنتا ہے۔

* (امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء) (سورت النمل/62)

ترجمہ : وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارتا ہے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے۔

* (ادعو ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین)

(سورت الاعراف آیت/55)

ترجمہ : اپنے پروردگار کو پکارو (دعا میں) گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے یقیناً" وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

دعا سے متعلق بہت ساری آیات مبارکہ قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں سے انبیاء و رسل کی دعائیں صالح اور نیک لوگوں کی دعاؤں کے الفاظ مذکور ہیں۔

٭ عبادت قرآن مجید سے ٭

٭ (صبغة اللّٰه ومن احسن من الله صبغة و نحن له عابدون)

(سورت البقرہ آیت/138)

ترجمہ : کہو! اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے لوگ ہیں۔

٭ (وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون) (الذاریات آیت/56)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے جن و انس کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

٭ (ولا تدع من دون الله ما لا ینفعک ولا یضرک) (یونس آیت/106)

ترجمہ : اور نہ پکارو (عبادت کرو) اللہ تعالیٰ کے بغیر جو نہ تو آپ کو فائدہ دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان۔

٭ (ایاک نعبد و ایاک نستعین) (سورت الفاتحہ آیت/5)

ترجمہ : ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

٭ کتاب اللہ تعالیٰ میں عبادت سے متعلق بے شمار آیات مبارکہ موجود ہیں۔ نیز نماز، زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی، حلال چیزوں کا کھانا، حرام چیزوں سے بچنا، روزے رکھنا، عمرہ و حج کرنا، قربانی کرنا، اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا، اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول سے محبت کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی پیروی کرنا اور تمام خیر و بھلائی کے امور سب عبادت ہیں۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٭ فضیلت دعا کتاب و سنت سے ٭

٭ فضیلت دعا کتاب و سنت سے ٭

اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں۔

٭ (وقال ربکم ادعونی استجب لکم) (سورت المومن آیت/60)

ترجمہ : اور تمھارے رب پروردگار فرماتے ہیں مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں سنتا ہوں۔

٭ (امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء)

(سورت النمل آیت/62)

ترجمہ : وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارتا ہے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے۔

٭ (واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا الی) (سورت البقرہ آیت/186)

ترجمہ : اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اگر آپ سے دریافت کریں تو انہیں بتا دیں کہ میں ان کے قریب ہی ہوں جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار (دعا) سنتا ہوں یعنی قبول کرتا ہوں۔

٭ (ادعو ربکم تضرعا و خفیۃ انہ لا یحب المعتدین)

(سورت الاعراف آیت/55)

ترجمہ : اپنے پروردگار کو پکارو (دعا میں) گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے یقیناً" وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

* (قل ما یعبا بکم ربی لولا دعاؤکم) (سورت الفرقان آیت/77)

ترجمہ : اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دیں کہ میرے رب پروردگار کو تمھاری کیا ضرورت پڑی ہے اگر تم اس کو نہ پکارو یعنی اگر تم اللہ تعالٰی سے دعائیں نہ مانگو اور اسکی عبادت نہ کرو اور اپنی حاجات کیلئے اس کو مدد کیلئے نہ پکارو۔

دعا کی فضیلت و اہمیت سے متعلق مذکورہ آیات مبارکہ اس سلسلہ میں تحریر کی گئی ہیں۔

اب قارئین کی خدمت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ پیش ہیں تاکہ دعا کی اہمیت کا احساس و شعور بیدار ہو۔

* عن النعمان بن بشیر' عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : (الدعاءھو العبادۃ' قال ربکم ادعونی استجب لکم) (1)

ترجمہ : حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ

(1)- (سورت غافر آیت/60) نیز مزید دیکھئے عنوان "عہد نبوی میں دعا طلب کرنے والوں کیلئے آپ کا طریقہ دعا" "حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے دعا" حدیث 20 (سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء حدیث 1479' یہ حدیث صحیح ہے۔ و سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعا حدیث 3372 و مسند احمد: 4/467'471'476 سنن النسائی الکبری بحوالہ الاطراف حدیث 11643 و سنن ابن ماجہ کتاب الدعا باب فضل الدعاءحدیث 3828 و صحیح الجامع الصغیر حدیث 3407 بشمول مصنف ابن شیبۃ' و صحیح الادب المفرد حدیث 550' و مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث 801' صحیح ابن حبان (موارد الظمان) حدیث 2396 و مستدرک الحاکم: 1/491' و مشکاۃ حدیث 2230-

وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے کیونکہ تمھارے رب پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔

* عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال : (لیس شیء اکرم علی اللہ عز و جل من الدعاء) (1)

ترجمہ : حضرت ابو ھریرہ روایت کرتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے اکرم کوئی چیز نہیں۔ فضیلت و اہمیت دعا کتاب و سنت کے دلائل قاطعہ سے ثابت کردی گئی ہے۔

خلاصہ : دعا در حقیقت اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار بندگی کا طریقہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ سے تقرب و نزدیکی حاصل کرنے کا ایک اہم وسیلہ و ذریعہ ہے اسی لئے دعا کو عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی نے زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق متعدد دعاؤں سے امت کو آگاہ فرمایا ہے جو متداول کتب حدیث میں ہیروں' جواہرات' موتیوں اور لعل و گوہر سے مزین مرقوم ہیں۔ جو مختلف امور زندگی' شب و روز' سوتے جاگتے' اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے' کھاتے پیتے' پہنتے وقت غرضیکہ ہر حالت میں ہر ساعت میں آپ کی زبان مبارک پر اللہ تعالیٰ کے ذکر

---

(1)- ترتیب مسند احمد جز 14 صفحہ 267' اس حدیث کو ابن حبان' حاکم اور علامہ ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ المستدرک الحاکم کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل والتسبیح والذکر 490/1' صحیح الادب المفرد حدیث 549 جبکہ سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعا حدیث 3370' سنن ابن ماجہ کتاب الدعا باب فضل الدعا حدیث 3829 و مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث 2585' صحیح ابن حبان (موارد الظمان) حدیث 2397 کتاب الادعیہ باب ماجاء فضل الدعا حدیث 2397 و مشکاۃ کتاب الدعوات حدیث 2232-

میں جاری رہتیں۔

معزز قارئین ! ہمارے لئے خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعائیں قبولیت کا درجہ رکھتی ہیں جس کا ارشاد آقا نے فرمایا ہے۔

* * * * *

٭ کتب احادیث میں ذکر و دعا ٭

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

✽ کتب حدیث میں الذکر والدعاء ..... ✽

"کتب حدیث میں الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار" سے متعلق جو ابواب محدثین نے مسلمانوں کی سہولت کیلئے مرقوم کئے بعض کتب حدیث سے ان کی جھلک ملاحظہ فرمائیں:

✽ اللولو والمرجان ✽

کتاب الذکر و الدعاء والتوبہ والاستغفار

Lesson ذکر الٰہی، دعا، توبہ اور استغفار کا بیان

تفصیل ابواب	ترجمہ
✽ 1- باب الحث علی ذکر اللّٰہ تعالٰی	اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی ترغیب
✽ 2- باب فی اسماء اللّٰہ تعالٰی و فضل من احصاھا	اسماء باری تعالیٰ اور ان کے حفظ کرنے والے کی فضیلت
✽ 3- باب العزم بالدعاء ولا یقل ان شئت	دعا پورے اعتماد سے مانگنی چاہئے اور نا کہے ان شئت

* 4- باب كراهة تمنى الموت لضر نزل به	مصیبت کے وقت موت کی آرزو کرنا مکروہ ہے
* 5- باب من احب لقاء اللّٰه احب اللّٰه لقاءه ومن كره لقاء اللّٰه' كره اللّٰه لقاءه	جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا خواہشمند ہو اللہ تعالیٰ بھی اسے ملنا پسند کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کو ملنا پسند نہیں فرماتے
* 6- باب فضل الذكر و الدعاء والتقرب الى اللّٰه تعالٰى	ذکر الٰہی دعا اور اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کی فضیلت
* 8- باب فضل مجالس الذكر	مجالس ذکر (الٰہی) کی فضیلت
* 9- باب فضل الدعاء باللهم آتنا فى الدنيا حسنة و فى الآخرة حسنة وقنا عذاب النار	اللهم اتنا فى الدنيا حسنة و فى الاخرة حسنة وقنا عذاب النار سے دعا کی فضیلت
* 10- باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء	لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت
* 13- باب استحباب خفض الصوت بالذكر	ذکر الٰہی آہستہ آواز میں کرنا مستحب ہے
* 14- باب التعوذ من شر الفتن وغيرها	فتنوں وغیرہ کے شر سے پناہ مانگنا

* 15- باب التعوذ من العجز والكسل وغيره	عجز و سستی وغیرہ سے پناہ مانگنا
* 16- باب فی التعوذ من سوء القضاء و درک الشقاء وغیرہ	قضائے بد اور بدبختی وغیرہ میں مبتلا ہونے سے پناہ مانگنا
* 17- باب ما یقول عند النوم واخذ المضجع	سوتے ہوئے بستر پر لیٹتے وقت کیا دعا پڑھنا چاہیے
* 18- باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل	اپنے کردہ اور ناکردہ اعمال کے شر سے پناہ مانگنا
* 19- باب التسبیح اول النهار و عند النوم	صبح اور سوتے وقت تسبیح بیان کرنا
* 20- باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیک	آواز مرغ سن کر دعا کرنا مستحب ہے
* 21- باب دعاء الکرب	بے چینی کی دعا
* 25- باب بیان انه یستجاب للداعی مالم یعجل فیقول دعوت فلم یستجب لی	دعا مانگنے والا بے صبری نہ کرے اور نہ کہے میں نے دعا مانگی مگر قبول نہیں ہوئی
* 26- باب اکثر اهل الجنة الفقراء واکثر اهل النار النساء و بیان الفتنة بالنساء	اہل جنت میں کثرت فقراء کی ہوگی جبکہ دوزخ میں کثرت عورتوں کی ہو گی اور عورتوں کے فتنہ کا بیان

27- باب قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال	تین اصحاب غار والوں کا قصہ کہ نیک اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا مانگنا

اس سلسلہ میں مختلف قسم کی متفق احادیث کی تعداد 1713 تا 1745 تک بتیس (32) بنتی ہے۔

* * * * *

* صحیح بخاری *

(کتاب الدعوات)

* LESSON OF ENTERTAINMENT *

* امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں "کتاب الدعوات" کا Lesson قائم کر کے انسٹھ (59) ابواب (Chapters) میں مختلف اقسام کی دعاؤں کو یکجا کر دیا ہے۔ جن میں کچھ معروف ابواب یہ ہیں جب کہ اس سلسلہ میں احادیث مبارکہ کی تعداد ایک سو سات (107) بنتی ہے۔

* باب لکل نبی دعوۃ مستجابہ	ہر نبی کی قبولیت دعا
* باب افضل الاستغفار	افضل استغفار
* باب التوبۃ	توبہ
* باب الدعاء نصف اللیل	آدھی رات کے وقت کی دعا
* باب الدعاء عند الخلاء	بیت الخلاء میں جانے کی دعا
* باب الدعاء فی الصلاۃ	نماز میں دعا
* باب الدعاء بعد الصلاۃ	نماز کے بعد کی دعا
* باب رفع الایدی فی الدعاء	دعا میں ہاتھ اٹھانا
* باب الدعاء غیر مستقبل القبلۃ	دعا غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے کرنا
* باب الدعاء مستقبل القبلۃ	دعا قبلہ کی طرف منہ کر کے کرنا
* باب الدعاء عند الکرب	مشکلات کے وقت کی دعا
* باب الدعاء بالموت والحیاۃ	موت و حیات کے لئے دعا

* باب الدعاء للصبيان بالبركة و مسح روسهم	بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا
* باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا
* باب التعوذ من الفتن	فتنوں سے پناہ طلب کرنا
* باب التعوذ من فتنة المحيا والممات	زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ طلب کرنا
* باب التعوذ من البخل	بخیلی سے بچنے کی دعا
* باب الدعاء برفع الوباء والوجع	بیماری اور درد سے چھٹکارے کی دعا
* باب الدعاء بكثرة المال والولد مع البركة	مال اور اولاد کی زیادتی اور برکت کی دعا
* باب الدعاء عند الاستخارة	استخارہ کے وقت کی دعا
* باب الدعاء عند الوضوء	وضو کی دعا
* باب الدعاء اذا اراد سفراً ورجع	دعاء سفر و واپسی
* باب الدعاء للتزوج	شادی کی دعا
* باب الدعاء على المشركين	مشرکوں پر بد دعا کرنا
* باب الدعاء للمشركين	مشرکین کی ہدایت کیلئے دعاء
* باب الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة	جمعہ کے روز مقبولیت دعا کا وقت

* * * * *

* صحیح مسلم *

صحیح مسلم میں "کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار" کے تحت ستائیس (27) ابواب (CHAHPTERS) کے تحت ننانوے (99) احادیث جمع کردی گئی ہیں بعض ابواب درج ذیل ہیں۔

* باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه	استحباب استغفار اور کثرت سے کرنا
* باب فضل سبحان الله و بحمده	فضیلت سبحان اللہ و بحمدہ
* باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب	مسلمانوں کیلئے دعا کی فضیلت ان کی غیر موجودگی میں
* باب استحباب حمد الله تعالى بعد الأكل والشرب	کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کا استحباب

* باقی ابواب اللولو والمرجان کے صحیح مسلم والے ہی ہیں۔

* * * * *

* سنن الترمذی *

* کتاب الدعوات سے بعض ابواب *

امام ترمذی نے سنن الترمذی میں "کتاب الدعوات" LESSON کے تحت دعاؤں سے متعلق 133 مختلف ابواب بنائے ہیں جبکہ ان ابواب میں دو سو پینتیس (235) احادیث جمع کردی ہیں۔

* باب ماجاء فی فضل الدعاء	دعا کی فضیلت
* باب ماجاء فی فضل الذکر	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت
* ماجاء فی القوم یجلسون فیذکرون اللہ عزوجل مالھم من الفضل	وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر مجلس میں کرتے ہیں ان کی فضیلت
* باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ	وہ لوگ جو مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے
* باب رفع الایدی عندالدعاء	دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا
* باب مایقول اذا دخل السوق	بازار میں جانے کی دعا
* باب اذا رای مبتلی	مصیبت زدہ کو دیکھنے پر دعا
* باب اذا ودع انسانا	جب انسان کو الوداع کیا جائے
* باب مایقول اذا رکب الناقۃ	اونٹنی پر سوار ہونے کے دعا
* باب مایقول اذا سمع الرعد	کڑک سننے کی دعا
* جامع الدعوات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جامع دعائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

* باب ماجاء عقد التسبيح باليد	ہاتھ پر تسبیح کرنا
* باب فی دعاء الوتر	وتر میں دعا کرنا
* باب فی دعاء الحفظ	حفظ قرآن کی دعا
* باب فی الدعاء اذا غزا	جنگ کی دعا
* باب فی الدعاء یوم العرفة	یوم عرفہ کی دعا
* باب فی الرقیه اذا اشتکی	شکایت کرنے والے کے لئے دم کرنا
* باب فی الاستعاذه	استغفار کرنے میں

* * * * *

* سنن ابن ماجہ *

(کتاب الدعاء)

* سنن ابن ماجہ میں "کتاب الدعاء" بائیس (22) ابواب میں پینسٹھ (65) احادیث موجود ہیں۔

* باب الدعاء بالعفو والعافیہ	سلامتی و عافیت کیلئے دعا
* باب اذا دعا احدکم فلیبدء بنفسه	دعا کرنیوالا اپنے سے دعا شروع کرے
* باب مایدعوبه اذا دخل بیته	گھر میں داخل ہونے کی دعا
* باب مایدعوبه الرجل اذا رای السحاب والمطر	بادلوں اور بارش کو دیکھنے کی دعا
* باب مایدعوبه الرجل اذا نظر الی اهل البلاء	مصیبت زدہ لوگوں کو دیکھ کر دعا کرنا

اس کے علاوہ بنیادی کتب حدیث میں "کتاب الصلاۃ" نماز میں قیام، رکوع، سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان، تشہد میں، سلام سے پہلے اور سلام کے بعد مسنون دعاؤں کی پوری تفصیل ملتی ہے جس کا بیان آئندہ صفحات میں درج کیا جارہا ہے۔

* * * * *

※ دعاؤں کے مختلف طریقے ※

* * * * *

٭ دعاؤں کے مختلف طریقے ٭

٭ آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ دعا' صلاۃ اور عبادت مترادف الفاظ ہیں جس کے دس معانی ہیں۔

عنوان "دعا' صلاۃ اور عبادت کے معانی کا خلاصہ" (1) میں ملاحظہ کریں ہمارے پاک و ہند میں دعا صرف ہاتھ اٹھا کر مانگنے کو ہی دعا تصور کیا جاتا ہے چاہے یہ دعا انفرادی ہو یا اجتماعی جو درحقیقت لاعلمی کا نتیجہ ہے کیونکہ مسنون دعاؤں کا جو طریقہ امت مسلمہ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے مختلف طریقے ہیں جو کتاب و سنت میں موجود مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہیں جس کی تعلیمات احمد مجتبیٰ سید المرسلین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عملی زندگی سے پیش کردی ہے کیونکہ رب العزت نے اپنے کلام مبارک میں فرمایا ہے۔

٭ (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیرا) (سورت الاحزاب آیت/21)

ترجمہ : درحقیقت تم لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سرور عالم نبی رحمت آقائے مکی و مدنی فداہ امی و

---

(1)۔ صفحہ نمبر 67

انہی میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

* اللہ تعالیٰ نے کتاب مقدس میں فرمایا ہے:

* (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) (سورت المائدہ آیت/3)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا کہ آج میں نے تمھارے دین کو تمھارے لئے مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت آپ پر مکمل کردی ہے اور آپ کیلئے اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے۔

جبکہ اس مبارک دین اسلام کی متعلق "ماہتاب مکی و مدنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

* (و ایم اللہ لقد ترکتکم علی مثل البیضاء لیلھا و نھارھا سواء) (1)

ترجمہ: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے میں تمہیں ایسی روشنی (دین اسلام) پر چھوڑے جارہا ہوں کہ جس کی رات بھی روشن اور دن بھی روشن ہے۔

* اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا ہے:

* (وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا واتقو اللہ ان اللہ شدید العقاب) (سورت الحشر آیت/7)

ترجمہ: جو کچھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم (شرعی امور میں) تمہیں

---

(1)- حدیث حسن- سنن ابن ماجہ المقدمہ باب اتباع سنۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم حدیث 5-

دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ اللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ سخت سزا دینے والا ہے۔

* اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

* (و من یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما)

(سورت الاحزاب آیت/71)

ترجمہ : اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ و فرستادہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا یقیناً اس نے بڑی کامیابی و کامرانی حاصل کی۔

لہٰذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ نبی رحمت تاجدار مدینہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اپنی زندگی گزار کر دینی و دنیاوی بھلائیاں سرفرازیاں اور کامیابیاں حاصل کرے۔

اب کتاب و سنت سے دعا (الذکر و اذکار) کے طریقے پیش خدمت ہیں۔

* اللہ تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں دعا و ذکر و اذکار کے متعلق فرماتے ہیں :

* (الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم)

(سورت آل عمران/191)

ترجمہ : وہ لوگ (میرے بندے) جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔

تشریح : کتب تفسیر اور کتب فقہ و سنت میں جو صحیح احادیث مبارکہ سے اس آیت مقدس کی تشریح ملتی ہے اس سلسلہ میں ارشادات نبوی ملاحظہ کریں:

* عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال: کانت بی بواسیر، فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ فقال : (صل

قائماً فان لم تستطیع فقاعداً فان لم تسطع فعلی جنب) (1)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بواسیر تھی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز ادا کرنے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر بیٹھ کر نماز ادا نہ کرسکو تو لیٹ کر نماز ادا کرو۔

یعنی انسان تینوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرسکتا ہے' جو کھڑے' بیٹھے اور لیٹنے کی صورت میں ہوتی ہیں' ان حالتوں میں ہر قسم کی عبادت' نماز' ذکرو اذکار' تلاوت قرآن اور دعا وغیرہ کی جاسکتی ہے۔ اس کی تشریح آقائے مدنی و مکی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ملتی ہے۔

* عن عائشہ قالت: (کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ) (2)

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہروقت ہرحال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے۔

---

(1)۔ صحیح البخاری کتاب تقصیر الصلاۃ باب اذا لم یطق قاعدا صلی علی جنب حدیث 1117 و طرفہ حدیث 1115 و 1116۔ باقی حدیث ان کتب نے روایت کی ہیں' سنن ابی داوٗد کتاب الصلاۃ باب فی الصلاۃ القاعد حدیث 951' 952' و جامع الترمذی ابواب الصلاۃ باب ماجاء ان صلاۃ القاعد علی النصف من صلاۃ القائم حدیث 371' و سنن النسائی کتاب قیام اللیل و تطوع النہار باب فضل صلاۃ القاعد علی النائم حدیث 1660' و سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی صلاۃ المریض حدیث 1223۔ ان تینوں کتب کی شاہد حدیث بھی صحیح ہے۔ و مسند احمد: 4/433' 435' 442' 443۔

(2)۔ صحیح مسلم کتاب الحیض باب ذکر اللہ تعالٰی فی حال الجنابۃ وغیرھا حدیث 373' و سنن ابی داوٗد حدیث 18' و جامع الترمذی حدیث 3384' و سنن ابن ماجہ حدیث 302' و مسند احمد: 6/70' 153' 278۔

ذکر کن حالتوں میں ممنوع ہے؟

صحیح احادیث میں وارد ہے کہ ان حالتوں میں ذکر ممنوع ہے :

* تیمم یا وضو کرتے وقت : پیشاب' پاخانہ یا جماع کرتے وقت نہ تو ذکر کیا جاسکتا ہے اور نہ سلام' اذان اور چھینک کا جواب دیا جا سکتا ہے اس میں وضو یا غسل کی حاجت نہیں ہوتی اس سلسلہ کی احادیث یہ ہیں۔

* حضرت محمد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے سلام کیا مگر آپ نے تیمم کرنے کے بعد جواب دیا۔ (1)

* ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے کہ ایک گزرنے والے شخص نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ (2)

* بغیر طہارت و وضو کے بھی مسلمان نجس نہیں ہوتا کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ ان المسلم لا ینجس (3)

ترجمہ : مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

---

(1)- صحیح بخاری کتاب التیمم باب التیمم فی الحضر' حدیث 377' و صحیح مسلم حدیث 369' و سنن ابی داؤد حدیث 329' و سنن النسائی حدیث 311' و مسند احمد : 4/169-

(2)- صحیح مسلم کتاب الحیض باب التیمم حدیث 370' و سنن ابی داؤد حدیث 16' و جامع الترمذی حدیث 90' 2720' و سنن النسائی حدیث 37' و سنن ابن ماجہ حدیث 553-

(3)- صحیح بخاری کتاب الغسل باب عرق الجنب ... حدیث 283' و صحیح مسلم حدیث 372' و سنن ابی داؤد حدیث 230' و سنن النسائی حدیث 267' 268' و سنن ابن ماجہ حدیث 535' و مسند احمد: 5/ 384' 402' دوسری حدیث کے الفاظ ہیں کہ "مومن نجس نہیں ہوتا۔" صحیح بخاری کتاب الغسل باب الجنب حدیث 285' و صحیح مسلم حدیث 371' و سنن ابی داؤد حدیث 231' و جامع الترمذی حدیث 121' و سنن ابن ماجہ حدیث 534' و مسند احمد: 2/235' 382' 471-

نوٹ : نبی کریم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ذکر وضو کی صورت میں' بلا وضو' پیشاب' پاخانہ جماع کے بعد کھڑے' بیٹھے' لیٹے اور چلتے ہر حالت میں کیا کرتے تھے۔ ماسوا اوپر ذکر کردہ چند صورتوں میں ذکر سے رک جاتے تھے اور یہی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ پیشاب' پاخانہ اور جماع کے وقت ذکر نہ کرنا حرام مطلق تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی یعنی مکروہ ہے۔ لہٰذا اگر ان صورتوں میں ذکر میں زبان حرکت نہ کرے تو دل میں ذکر کیا جا سکتا ہے نیز حدث اکبر یعنی جنبی' محتلم یا حیض و نفاس کی حالت میں ہونا' حدث اصغر یعنی وضو کا ٹوٹنے کی صورت میں کیا قرآن مجید کی تلاوت کی جا سکتی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ حدث اکبر میں قرات قرآن مبارک کی جا سکتی ہے مگر قرآن مبارک کو بغیر چھوئے حفظ و یاد سے۔ جب کہ حدث اصغر میں قرآن مجید کو چھو کر پڑھنا جائز ہے مگر افضل ہے کہ وضو کے ساتھ پڑھا جائے۔

یہ تو ایک ضمنی مسئلہ آگیا تھا جس کی تحلیل ضروری تھی اب دعا کے مختلف طریقے ملاحظہ کریں :

1- وضو کرنے کے بعد دعا بغیر ہاتھ اٹھائے صرف زبانی پڑھی جاتی ہے۔

* **حدیث نمبر 1** * عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللّٰہ علیہ وسلم (مامنکم من احدیتوضا فیبلغ (او فیسبغ) الوضوء ثم یقول اشھد ان لا الہ الااللہ وان محمدا عبداللہ' و رسولہ الافتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ یدخل

من ایھا شاء) (1)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صحیح وضو کرتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور رسول ہیں" بلا شک اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس میں سے چاہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

* **حدیث نمبر** 2 * عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من توضا فاحسن الوضوء ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ اللھم اجعلنی من التوابین' واجعلنی من المتطھرین فتحت لہ ثمانیہ ابواب الجنۃ یدخل من ایھا شاء) (2)

ترجمہ: جو شخص وضو کرتا ہے اور پھر کہتا ہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول

---

(1)- صحیح مسلم' کتاب الطہارۃ' باب الذکر المستحب عقب الوضوء حدیث 234' و سنن ابی داؤد حدیث 169' 906' و سنن النسائی حدیث 148' 151' و سنن الکبریٰ 78/1' 2/280' و سنن الدارمی حدیث 716' و مسند احمد: 20/1' 146/4' 153' و المشکاۃ حدیث 289' والارواء الغلیل حدیث 96-

* صحیح مسلم کی اگلی حدیث جو حضرت عقبہ سے روایت کی گئی ہے اس میں عبداللہ کی بجائے لفظ عبدہ روایت کیا گیا ہے۔ ان دونوں کے معانی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور دونوں الفاظ جائز ہیں۔

(2)- جامع الترمذی کتاب الطہارۃ باب مابعد الوضوء حدیث 55' و سنن النسائی حدیث 148' و سنن ابن ماجہ حدیث 470' یہ حدیث صحیح ہے۔

ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا" اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس میں سے چاہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

مذکورہ دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا وضو کرنے کے بعد پڑھی جا سکتی ہے۔

* **حدیث نمبر** 3 * قال عند قوله فاحسن الوضوء ثم رفع بصره الی السماء فقال(1)

ترجمہ: کہا گیا ہے کہ جب صحیح وضو کیا جائے پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا جائے۔

جب کہ اگلے الفاظ اوپر والی حدیث کے ہیں۔

لہٰذا وضو کی تکمیل پر آسمان کی طرف نظر اٹھائے بغیر یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

2- نماز بذات خود دعا ہے :

نماز میں کئی طرح سے دعا کرنے کے ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ

---

(1)- سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب ما یقول الرجل اذاء توضاء حدیث 170' جبکہ مسند احمد میں بھی ثم رفع نظرہ الی السماء کے الفاظ ہیں اور باقی حدیث کے لفظ وہی ہیں۔ (ترتیب مسند احمد جز 2 صفحہ 51)- اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے' امام شوکانیؒ نے اس حدیث پر اپنی رائے دی ہے۔ روایت احمد و ابی داؤد فی اسنادھا رجل مجھول (نیل الاوطار کتاب الطہارۃ باب ما یقول اذا فرغ من وضو جز 1 صفحہ 204) روایت احمد و ابی داؤد کی اسناد میں ایک رجل مجھول غیر معروف ہے۔ محدث عصر حاضر شیخ ناصر الدین نے اس حدیث کو صحیح ابی داؤد سے حذف کردیا ہے جب کہ ضعیف ابی داؤد میں اسے درج کردیا ہے۔ کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف سنن ابی داؤد حدیث نمبر 170/31-

* (مجھول) : ایسا راوی جس کی سوانح حیات یعنی ترجمہ پانچ لاکھ راویوں کی فہرست میں بحیثیت جرح و تعدیل موجود نہ ہو جسے عرف عام میں غیر معروف کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

وسلم سے ملتے ہیں۔

* نماز شروع کرنے کے بعد قیام کی حالت میں ثناء ' الحمد اور قرآن مجید کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ باندھے بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں عاجزی سے کھڑا مانگ رہا ہے۔(1)

* رکوع میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کی جارہی ہے یہ بھی دعا کا ایک طریقہ ہے۔(2)

---

(1)- ....

1- (**اللھم باعد بینی و بین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الا بیض من الد نس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد**) صحیح بخاری کتاب الاذان باب ما یقول بعد التکبیر حدیث 744' و صحیح مسلم حدیث 598' و سنن ابی داؤد حدیث 781' و سنن النسائی حدیث 895' و سنن ابن ماجہ حدیث 805' و سنن الدارمی حدیث 1244' و مسند احمد: 231/2' 494-

2- (**سبحانک اللھم و بحمدک و تبارک اسمک و تعالی جدک ولا الہ غیرک**) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب من رای الاستفتاح بسبحانک حدیث 776' و جامع الترمذی حدیث 243' و سنن ابن ماجہ حدیث 706' و سنن دار قطنی 299/1-302' و مستدرک الحاکم 235/1' و سنن البیہقی 34/2' و نتائج الافکار 407/1' و وظائف الیوم والیلہ 35-

3- (**اللہ اکبر کبیرۃ والحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا**) صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام و القراءۃ حدیث 601' و جامع الترمذی حدیث 3592' و سنن النسائی حدیث 885' 886' والمنتقی حدیث 180-

4- (**الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ**) صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام و القراءۃ حدیث 600' و سنن ابی داؤد حدیث 763' و سنن النسائی حدیث 901' و مسند احمد: 188/3' 106' 167' 252-

(2)- رکوع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم متعدد اذکار اور دعائیں کرتے تھے۔ کبھی کوئی کرتے کبھی کوئی کرتے جس میں صحیح احادیث سے ثابت اذکار اور دعاؤں کا یہاں پر فائدے کے لئے ذکر کیا جا رہا ہے۔

1- (**سبحان ربی العظیم**) اسے آپ کم سے کم تین بار پڑھتے اور زیادہ پڑھنے کی کوئی حد نہیں۔ آپ اسے جتنی بار چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا =

* رکوع کے بعد قیام تو ہے مگر بغیر ہاتھ باندھے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جارہی ہے یہ بھی دعا کا ایک طریقہ ہے۔ کیونکہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللھم ربنا لک الحمد امام کے سمع اللہ لمن حمدہ (1) کے بعد کہتا ہے تو اس کے اس قول اور فرشتوں کے قول مل جانے

= باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل حدیث 772' و سنن ابی داوٗد حدیث 871' 874' و جامع الترمذی حدیث 262' 263' و سنن النسائی حدیث 1008' 1009' 1046' 1133' 1664' و سنن ابن ماجہ حدیث 888' 897' 1351' و سنن الدارمی حدیث 1306' و مسند احمد: 384/5' 397' 398' 400-

2- (**سبحان ربی العظیم و بحمدہ**) اسے بھی کم سے کم تین بار پڑھنا لازم ہے۔ سنن ابی داوٗد کتاب الصلاۃ باب ما یقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ حدیث 870' و سنن ابن ماجہ حدیث 887' و سنن الدارمی حدیث 1305' و مسند احمد 155/4-

3- (**سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح**) صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود حدیث 487' و سنن ابی داوٗد حدیث 872' و سنن النسائی حدیث 1048' 1134' و مسند احمد: 34/6' 94' 115' 148' 149' 176' 193' 200' 244' 265' و کتاب التوحید ابن مندہ حدیث 286-

4- (**سبحانک اللھم ربنا و بحمدک اللھم اغفرلی**) صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع حدیث 794' 817' 4293' 4967' 4968' و صحیح مسلم حدیث 484' و سنن ابی داوٗد حدیث 877' و سنن النسائی حدیث 1047' 1122' 1123' و سنن ابن ماجہ حدیث 889-

5- (**اللھم لک رکعت و بک امنت و لک اسلمت خشع لک سمعی و بصری و مخی و عظمی و عصبی**) صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا باب الدعاء فی صلاۃ اللیل و قیامہ حدیث 771' و سنن ابی داوٗد حدیث 760' 761' 1509' و جامع ترمذی حدیث 266' 2421' 3422' 3423' و سنن النسائی حدیث 897' و سنن ابن ماجہ حدیث 864' 1054' و سنن الدارمی حدیث 1238-

6- (**اللھم لک رکعت و بک امنت و لک اسلمت و علیک توکلت انت ربی خشع سمعی و بصری و دمی و لحمی و عظمی و عصبی للہ رب العالمین**) سنن النسائی کتاب التطبیق باب الذکر فی الرکوع حدیث 1051' یہ حدیث صحیح ہے۔

(1)- اگر انسان اکیلا نماز ادا کر رہا ہے تو جب وہ رکوع سے قیام کرے گا اس وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا اور اگر امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے تو امام رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا اور جب قیام کی حالت ہو جائے گی تو اگر انسان مقتدی ہے یا اکیلا نماز ادا کر =

کی صورت میں اللہ تعالیٰ اس شخص کی پہلی زندگی کے سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں جب کہ متعدد احادیث اس سلسلہ میں موجود ہیں۔ (1)

* سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کا بندہ اپنے رب کائنات کی عظمت بیان کر رہا

= رہا ہے تو یہ الفاظ کہے گا۔

1- (**ربنا لک الحمد**) صحیح بخاری کتاب الاذان باب اقامۃ الصف من تمام الصلاۃ حدیث 722' و صحیح مسلم حدیث 414' 435' و سنن ابی داوٗد حدیث 603' و مسند احمد: 2/314-

2- (**ربنا و لک الحمد**) صحیح بخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیوتم به ... حدیث 689' 732' 734' 735' 738' 803' 804' 805' 1114' 4069' 4559' 7346' و صحیح مسلم حدیث 390' 392' 411' 414' 435' 675' 676' و سنن ابی داوٗد حدیث 601' 603' 721' 722' 746' 1440' 1442' و جامع الترمذی حدیث 254' 255' 361' 3005' و سنن النسائی حدیث 794' 832' 877' 878' 1023' 1025' 1059' 1074' 1075' 1078' 1088' 1144' 1155' و سنن ابن ماجہ حدیث 1244' و سنن الدارمی حدیث 1308' 1595' و مسند احمد: 2/8' 18' 47' 62' 93' 147' 314' 236' 239' 255' 270' 319' 337' 452' 470' 497' 502' 527' 3/11' 162' و موطا امام مالک حدیث 149' 152' 280-

3- (**اللھم ربنا لک الحمد**) صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل اللھم ربنا لک الحمد حدیث 796' 3228' 4560' و صحیح مسلم حدیث 409' 675' و سنن ابی داوٗد حدیث 848' 1442' و جامع الترمذی حدیث 267' و سنن النسائی حدیث 1063' 1074' و سنن ابن ماجہ حدیث 875' 1244' و سنن الدارمی حدیث 1595' و مسند احمد: 2/239' 255' 386' 416' 417' 440' 470-

4- (**اللھم ربنا و لک الحمد**) صحیح بخاری کتاب الاذان باب ما یقول الامام و من خلفه اذا رفع راسه من الرکوع حدیث 795' 7346' و صحیح مسلم حدیث 392' 676' سنن ابی داوٗد حدیث 746' 1440' و جامع الترمذی حدیث 254' 3005' و سنن النسائی حدیث 1023' 1075' 1078' 1155' و مسند احمد: 2/93' 147' 236' 255' 270' 319' 337' 452' 470' 497' 502' 527' و موطا امام مالک حدیث 152-

5- (**ربنا و لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه**) صحیح بخاری کتاب الاذان باب ... حدیث 799' و سنن ابی داوٗد حدیث 770' و سنن النسائی حدیث 1062' 931' و مسند احمد: 4/340' و موطا امام مالک حدیث 442-

(1)- صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل اللھم ربنا لک الحمد حدیث 796' صحیح مسلم حدیث 409' سنن ابی داوٗد حدیث 848' جامع الترمذی' حدیث 268' سنن النسائی حدیث 1063' سنن ابن ماجہ حدیث 875' مسند احمد: 2/386' 416' 417' 440-

ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

* عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول صلى الله عليه وسلم قال: (اقرب مايكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء) (1)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب پروردگار کے سامنے اس وقت قریب ترین ہوتا ہے جب وہ سجدہ کی حالت میں ہو۔ لہٰذا اس حالت میں زیادہ دعا کیا کرو۔

تشریح: سجدہ کی معروف دعا سبحان ربی الاعلیٰ کم از کم تین بار پڑھ کر سجدہ میں دیگر مسنون دعائیں پڑھی جاتی ہیں جو احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں۔(2)

---

(1)- صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع و السجود حدیث 482، و سنن ابی داؤد حدیث 875، و سنن النسائی حدیث 1137، و مسند احمد: 2/421-

(2)- ......

1- (**سبحان ربی الاعلی**) صحیح مسلم صلاۃ المسافرین و قصرھا باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل حدیث 772، و سنن ابی داؤد حدیث 871، 874، و جامع الترمذی حدیث 262، 263، و سنن النسائی حدیث 1008، 1009، 1046، 1133، 1664، و سنن ابن ماجہ حدیث 888، 897، 1351، و سنن الدارمی حدیث 1306، و مسند احمد: 5/384، 397، 398، 400-

2- (**سبحان ربی الاعلی و بحمده**) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب ما یقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ حدیث 869، و سنن ابن ماجہ حدیث 887، و سنن الدارمی حدیث 1305، و مسند احمد 4/155-

3- (**سبوح قدوس رب الملائكة والروح**) صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب باب ما یقال فی الرکوع والسجود حدیث 487، و سنن ابی داؤد حدیث 872، و سنن النسائی حدیث 1048، 1134، و مسند احمد: 6/34، 94، 115، 148، 149، 176، 193، 200، 244، 265، و کتاب التوحید حدیث 286-

4- (**سبحانك اللهم ربنا و بحمدك اللهم اغفرلى**) صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع حدیث 794، 817، 4293، 4967، 4968، و صحیح مسلم حدیث 484، و سنن ابی داؤد حدیث 877، و سنن النسائی حدیث 1047، 1122، 1123، و سنن ابن ماجہ حدیث 889-

* دو سجدوں کے درمیان قعدہ میں یہ دعا بارگاہ صمدیت میں پڑھی جاتی ہے۔

* (اللھم اغفرلی و ارحمنی واجبرنی وعافنی(1) واھدنی وارزقنی) (2)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما میرا نقصان پورا کر (اور مجھے عافیت دے) اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے۔

دوسری دعاجو سجدوں کے درمیان ثابت ہے۔

* (رب اغفرلی رب اغفرلی) (3)

ترجمہ : اے رب پروردگار مجھے بخش دے۔ اے رب پروردگار مجھے بخش دے۔

* تشہد اور التحیات میں بیٹھ کر یہ پڑھنا چاہیے : (التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ' السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین)

5- (**اللھم لک سجدت وبک آمنت و لک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ و صورہ و شق سمعہ و بصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین**) صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا باب الدعاء فی صلاۃ اللیل و قیامہ حدیث 771' و سنن ابی داوُد حدیث 760' 761' 1509' و جامع ترمذی حدیث 266' 2421' 3422' 3423' و سنن النسائی حدیث 897' و سنن ابن ماجہ حدیث 864' 1054' و سنن الدارمی حدیث 1238۔

6- (**سجدلک سوادی و خیالی و آمن بک فوادی ابوء بنعمتک علی ھذی و ما جنیت علی نفسی**) صفۃ صلاۃ النبی صفحہ 128۔

(1) ترمذی کے الفاظ "واجبرنی" کی بجائے ابو داوُد حدیث 850 میں "وعافنی" ہیں۔

(2)- جامع الترمذی کتاب الصلاۃ باب الدعاء بین السجدتین حدیث 284' باقی سنن میں یہ حدیث مختلف الفاظ میں روایت کی گئی ہے' و سنن ابن ماجہ حدیث 898' یہ حدیث صحیح ہے۔

(3)- سنن النسائی کتاب التطبیق باب الدعاء بین السجدین حدیث 1145 سنن ابن ماجہ کتاب الصلاۃ باب مایقول بین السجدین حدیث 897۔

کیونکہ جب اس طرح سلام بھیجا جائے گا تو زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی صالح بندے (مردہ یا زندہ) ہیں سب پر سلام (سلامتی کی دعا) پہنچ جائے گی اس کے بعد کہو: (اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله) پڑھنے کے بعد مزید جو دعا اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہے مانگے جو سنت سے ثابت ہے۔(1)

---

(1)- صحیح بخاری کتاب الاذان باب التشهد فی الاخرة حدیث 831' 835' 1202' 6230' 6265' 6328' 7381' و صحیح مسلم حدیث 402' اللولو والمرجان کتاب الصلاۃ باب التشهد فی الصلاۃ حدیث 226' نیز یہ حدیث سنن الاربعہ' سنن ابی داؤد حدیث 968' و جامع الترمذی حدیث 289' و سنن النسائی حدیث 1162' 1163' 1164' 1166' 1167' 1168' 1169' 1170' 1171' 1298' و سنن ابن ماجہ حدیث 899' و سنن الدارمی حدیث 1340' و سنن دار قطنی 350/1' 352' 353' 354' و مسند احمد بن حنبل میں سترہ مواقع پر 376/1' 382' 408' 413' 414' 422' 423' 427' 431' 437' 439' 440' 450' 459' 464' اور مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث 275' 1741 میں روایت کی گئی ہے۔ تشہد کے مزید صحیح نسخ بھی ہیں جن کا ذکر بحوالہ کیا جا رہا ہے۔

1- (التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله السلام عليك ايها النبى و رحمة الله و بركاته السلام علينا و على عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله (عبده و رسوله ...) صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب التشهد فی الصلاۃ حدیث 403' و سنن ابی داؤد حدیث 974' و جامع الترمذی' حدیث 290' و سنن النسائی حدیث 1174' و سنن ابن ماجہ حدیث 900' مسند احمد: 292/1' 315-

2- (التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى و رحمة الله و بركاته السلام علينا و على عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده و رسوله) سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب التشهد فی الصلاۃ حدیث 971' و سنن الدار قطنی 351/1' و موطا امام مالک حدیث 190-

3- (التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي و رحمة الله و بركاته السلام علينا و على عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و رسوله) صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب التشهد فی الصلاۃ حدیث 404' و سنن ابی داؤد حدیث 973' 972' و سنن النسائی حدیث 830' 1064' 1172' 1173' 1280' و سنن ابن ماجہ حدیث 847' 901' و مسند احمد: 409/4-

4- (التحيات لله الزاكيات لله الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبى و رحمة الله و بركاته السلام علينا و على عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و رسوله) موطا امام مالک حدیث 189' و سنن البیہقی 144/2' یہ حدیث موقوف ہے۔

ترجمہ : تمام نیک تمنائیں اچھائیاں اور رحمتیں اللہ کے لئے ہیں۔ (سلامتی) ہو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اور ہم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

* تشہد میں مسلسل انگلی ہلا کر دعا کرنا

(ورفع اصبعه اليمنى التى تلى الابهام فدعابها) (1)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تشہد) میں بیٹھتے تو دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو اٹھاتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہتے۔

جب کہ مسلم کی اس سے اگلی حدیث میں نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارے کرنے کا ثبوت ملتا ہے مسلم کے مذکورہ باب میں اس سلسلہ میں چھ احادیث ملتی ہیں جس سے تشہد میں مسلسل انگلی ہلا کر دعا کرنے کا ذکر موجود ہے۔ جب کہ صحیح ابن خزیمہ و مسند احمد و سنن الاربعہ و سنن الکبریٰ و مجمع الزوائد و مشکوۃ میں صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ تشہد میں شروع سے آخر تک دائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر انگشت شہادت کو ہلاتے ہوئے اس پر نظر رکھ کر دعا کرنی چاہیے۔ کیونکہ نبی رحمت

(1)- صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب صفة الجلوس فی الصلاۃ فی کیفیة وضع الیدین علی الفخذین حدیث 580' و الموطا کتاب الصلاۃ حدیث 48' مزید معلومات کے لئے دیکھئے مجموعہ مسائل عنوان "تشہد میں انگلی اٹھانے کا مسنون طریقہ" اور صفة صلاۃ النبی 139-141' اور الخشوع فی الصلاۃ : 7-

نے فرمایا ہے کہ انگشت شہادت شیطان پر لوہے سے بھی زیادہ بھاری ہے جبکہ دوران اشارہ انگلی پر ہی نظر رکھی جائے۔ (1)

* (لا یجاوز بصرہ اشارتہ) (یہ حدیث حسن ہے۔ سنن ابی داؤد حدیث 990)

ترجمہ : اشارہ کے دوران نظر انگلی پر رہے۔

* (ورفع اصبعہ التی تلی الابہام یدعوبہا) (سنن الترمذی حدیث 294)

ترجمہ : آپ انگشت شہادت کو اٹھاتے ہوئے اس کے ساتھ دعا کرتے رہتے۔

صحیح سنن النسائی حدیث 1111، 1201 اور سنن ابن ماجہ حدیث 911، 912، 913 تمام صحیح احادیث ہیں جن پر عمل ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

* تشہد میں درود ابراہیمی پڑھنا بھی دعا ہے

معانی پر غور فرمائیں :

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ رحمت فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل (2) پر جس طرح کہ آپ نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بیشک آپ تعریف کے لائق اور بزرگ و برتر ہیں۔(3)

---

(1)- ترتیب مسند احمد جز 3 صفحہ 11 تا 16، اور دیکھئے صحیح ابن خزیمہ حدیث 714-719-

(2)- آل سے مراد آپ کی اولاد اور وہ تمام مسلمان ہیں جو کہ آپ کی شریعت کے پیروکار ہیں جو آپ کے مبارک دور سے قیامت تک کیلئے پیدا ہوں گے۔

(3)- درود ابراہیمی کے صحیح صیغ :

1- (**اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید**) صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب ... حدیث 3370، و صحیح مسلم حدیث 406، و سنن ابی داؤد حدیث 976، و جامع الترمذی حدیث 483، و سنن النسائی حدیث 1287، 1288، 1289، و سنن ابن ماجہ حدیث 904، و مسند احمد: 4/241-

2- (**اللھم صلی علی محمد وازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی آل ابراھیم**

....

= **و بارک علی محمد و ازواجه و ذریته کما بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید)** صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب ... حدیث 3369' و صحیح مسلم حدیث 407' و سنن ابی داؤد حدیث 979' و سنن النسائی حدیث 1294' و سنن ابن ماجه حدیث 905' و موطا امام مالک حدیث 357' و مسند احمد: 5/424-

3- **(اللهم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید)** صحیح بخاری کتاب التفسیر باب ان الله و ملائکته یصلون علی النبی حدیث 4797' و صحیح مسلم حدیث 406' و سنن ابی داؤد حدیث 976' و جامع الترمذی حدیث 483' و سنن النسائی حدیث 1287' 1288' و سنن ابن ماجه حدیث 904' و سنن الدارمی حدیث 1342' و مسند احمد: 4/241' 243' 244-

4- **(اللهم صلی علی محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی ابراهیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم)** صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم حدیث 6358' و سنن النسائی حدیث 1293' و سنن ابن ماجه حدیث 903' و فضل الصلاة علی النبی حدیث 67' و مسند احمد: 3/47-

5- **(اللهم صلی علی محمد و علی آل محمد و بارک علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم انک حمید مجید)** صفة صلاة النبی صفحہ 148-

6- **(اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم و آل ابراهیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم انک حمید مجید)** سنن النسائی کتاب السهو باب الامر بالصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم حدیث 1288' و سنن ابی داؤد حدیث 976' 977' 978' و جامع الترمذی حدیث 383' و سنن الدارمی حدیث 1342' و مسند احمد: 4/241' 243' 244-

7- **(اللهم صلی علی محمد النبی الامی و علی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم و بارک علی محمد النبی الامی و علی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انک حمید مجید)** فضل الصلاة علی النبی حدیث 59' و سنن ابی داؤد حدیث 979' و المستدرک الحاکم 1/268' و سنن البیهقی 2/146-

8- **(اللهم صلی علی محمد کما صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم انک حمید مجید)** فضل الصلاة علی النبی حدیث 68-

* درود کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دیکھئے کتاب "فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم" اور "جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام"

* درود کے بعد دعاء :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

* (اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر ومن عذاب النار ومن فتنة المحیا و الممات ومن فتنة المسیح الدجال) (1)

---

(1)- اللؤلؤ والمرجان کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ حدیث 344، 345، 346- اور دیکھئے صحیح بخاری حدیث 1377، و صحیح مسلم حدیث 588، و سنن ابی داوٗد حدیث 983، و سنن النسائی حدیث 5505، 5506، 5508، 5509، 5510، 5511، 5513، 5514، 5515، 5517، 5518، و مسند احمد: 237/2، 288، 298، 414، 416، 423، 467، 477، 482، 522- المنتقی حدیث 207، و ارواء الغلیل حدیث 350- اس دعا کا پڑھنا لازمی ہے اور اس دعا کے بعد آپ آنے والی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ سکتے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔

1- **(اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنة المسیح الدجال و اعوذ بک من فتنة المحیا والممات اللھم انی اعوذ بک من الما ثم والمغرم)** صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام حدیث 832، 2397، 6368، 6375، 6377، 7129، و صحیح مسلم حدیث 589، و سنن ابی داوٗد حدیث 880، و سنن النسائی حدیث 1309، 5454، 5472، و مسند احمد: 89/6-

2- **(اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم)** صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام حدیث 834، 6326، 7387، و صحیح مسلم حدیث 2705، و جامع الترمذی حدیث 3531، و سنن ابن ماجہ حدیث 3835، و مسند احمد: 4/1، 7-

3- **(اللھم انی اعوذ بک من شرما عملت و من شرما لم اعمل)** صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب التعوذ من شرما عمل و من شرما لم یعمل حدیث 2716، و سنن النسائی حدیث 1307، 5523، 5524، 5525، 5526، 5527، 5528، و سنن ابی داوٗد حدیث 1550، و سنن ابن ماجہ حدیث 3839، و مسند احمد: 31/6، 100، 139، 213، 257، 278، والسنة لابن ابی عاصم حدیث 370-

4- **(اللھم حاسبنی حسابا یسیرا)** مسند احمد: 48/6، یہ لفظ مسند احمد کا ہے، و صحیح بخاری حدیث 103، 4939، 6536، 6537، و صحیح مسلم حدیث 2876، و جامع الترمذی حدیث 2426، 3337، و سنن ابی داوٗد حدیث 3093، والمستدرک الحاکم 57/1، 255، 249/4، 580-

5- **(اللھم انی اسالک یا اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفرلی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم)** سنن ابی داوٗد کتاب الصلاۃ باب ما یقول بعد التشھد حدیث 985، 1493، و جامع الترمذی حدیث 3475، و سنن النسائی حدیث 1301، و مسند احمد: 338/4-

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔

اس دعا کے بعد دوسری مسنون دعائیں پڑھی (مانگی) جاسکتی ہیں۔

3- اذان سننے کی دعا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھتا ہے قیامت کے روز اس کی شفاعت کرنا مجھ پر حلال ہوگئی۔

* (اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته) (1)

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ جو اس کھڑی ہونے والی نماز کا رب ہے۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور بلند درجہ عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جیسا کہ تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ایسے دعا کرنے والے کیلئے روز قیامت میری شفاعت لازم ہوگی۔ جبکہ صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب استحباب القول المؤذن لمن سمعه ثم يصلى على النبى صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة حدیث 383 تا 386 میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اذان سن کر موذن کے ساتھ ساتھ وہی کلمات دہراتا جاتا ہے اور مکمل ہونے پر درود ابراہیمی پڑھ کر مذکورہ وسیلہ کی دعا پڑھتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کی شفاعت مجھ پر حلال ہوگئی جب کہ دوسری احادیث میں ہے کہ جب موذن حی علی

(1)- صحیح البخاری کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء حدیث 614، 4719، و سنن ابی داؤد حدیث 529، و جامع ترمذی حدیث 211، و سنن النسائی حدیث 680، و سنن ابن ماجہ حدیث 722، و عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی حدیث 95-

الصلاۃ کہتا ہے تو سامع لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور اس طرح حی علی الفلاح کے موقع پر بھی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور باقی کلمات کا جواب دے کر درود ابراہیمی اور وسیلہ کی دعا کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

* دوسری دعا *

جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

(اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ' وان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا و بالاسلام دینا)

ترجمہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور فرستادہ رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے رب پروردگار ہونے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر۔

اذان کی باقی دعائیں صحیح نہیں ہیں مذکورہ دونوں دعائیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ (المشکاۃ حدیث 658 تا 661)

اذان کی دعا آپ ہاتھ اٹھا کر روایتی طریقہ سے اور بغیر ہاتھ اٹھائے مانگ سکتے ہیں' دونوں طرح جائز ہے۔

4- مسجد میں داخل و خارج ہونے کی دعا

* جب مسجد میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں :

* (اللھم افتح لی ابواب رحمتک) (1)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

* مسجد سے خارج ہونے کی دعا:

* (اللھم انی اسالک من فضلک) (2)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں آپ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

* دوسری دعا *

* مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت بھی یہ دعا پڑھیں:

* (بسم اللہ اللھم صل علی محمد) (3)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما۔

نکلتے وقت اور داخل ہوتے وقت ایک ہی دعا ہے۔ مگر مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں داخل کریں اور جب مسجد سے نکلیں تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں۔ جب کہ مسجد کے دخول و خروج کی دعائیں بغیر ہاتھ اٹھائے طلب کی جاتی ہیں۔

(1)- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا باب مایقول اذا دخل المسجد حدیث 713' و سنن ابی داوٗد حدیث 465' و سنن النسائی حدیث 729' و سنن ابن ماجہ حدیث 772' و سنن الدارمی حدیث 1394' و مسند احمد: 3/497' 5/425-

(2)- صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا باب مایقول اذا دخل المسجد حدیث 713' و سنن ابی داوٗد حدیث 465' و سنن النسائی حدیث 729' و سنن ابن ماجہ حدیث 772' و سنن الدارمی حدیث 1394' و مسند احمد: 3/497' 5/425-

(3)- ابن السنی حدیث 88 یہ حدیث حسن ہے کیونکہ اس کے شواہد موجود ہیں محدث عصر حاضر شیخ ناصرالدین البانی نے الکلم الطیب حدیث 63 میں اس پر حسن کا حکم لگایا ہے۔

5- گھر سے نکلنے کی دعا

* (بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله) (1)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے میں نے بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ پر نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے اور فائدہ کے حصول کی مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔

6- بیت الخلاء میں داخل و خارج ہونے کی دعا

○ داخل ہونے کی دعا:

* (اللهم انی اعوذبک من الخبث و الخبائث) (2)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں آپ کی پناہ حاصل کرتا ہوں ناپاک جنوں اور جنیوں سے۔

* نکلنے کی دعا:

(غفرانک) (3)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے۔

---

(1)- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جامع الترمذی کتاب الدعوات باب ما يقول اذا خرج من بيته حدیث 3426، و سنن ابی داؤد حدیث 5095-

(2)- صحیح البخاری کتاب الوضو باب ما يقول عند الخلاء حدیث 142، 6322، و صحیح مسلم حدیث 375- اس حدیث کو سنن ابی داؤد حدیث 4، و سنن الترمذی حدیث 5، و سنن النسائی حدیث 19، و سنن ابن ماجہ حدیث 296، و سنن الدارمی حدیث 669، و مسند احمد: 3/99، 101، 282 میں بھی روایت کیا گیا ہے۔

(3)- یہ حدیث صحیح ہے۔ سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب ما يقول اذا خرج من الخلاء حدیث 30، و جامع الترمذی حدیث 7، سنن ابن ماجہ حدیث 300، سنن الدارمی حدیث 680، و ابن سنی حدیث 23-

نوٹ: جب بیت الخلاء میں داخل ہوا جائے تو بایاں پاؤں داخل کریں اور جب خارج ہوں تو دایاں پاؤں پہلے نکالیں بر عکس مسجد میں دخول و خروج کے۔

7- بازار میں داخل ہونے کی دعا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں یہ الفاظ (دعا) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا اور دس لاکھ گناہ معاف فرما دے گا اور اس کے لئے جنت میں گھر بھی بنا دے گا۔

(لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر) (1)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد اور اکیلا ہے اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے وہ کبھی بھی فنا نہیں ہوگا تمام خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔

8- وتروں میں اجتماعی دعا

وتروں میں ہاتھ اٹھا کر رواتی طور پر اجتماعی دعا حضرت محمد مصطفیٰ صلی

---

(1)- جامع الترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا دخل السوق حدیث 3428' 3429' و سنن ابن ماجہ حدیث 2235' و سنن الدارمی حدیث2692' و مسند احمد: 1/47' و مستدرک الحاکم 1/ 538'539- حاکم نے اس حدیث پر حسن کا حکم لگایا ہے۔ محدث عصر حاضر شیخ ناصر الدین البانی نے بھی اس حدیث کے مختلف طرق کی بنا پر اس پر حسن کا حکم لگایا ہے۔ دیکھئے الکلم الطیب تحقیق البانی صفحہ 117-

اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کرنا ثابت ہے۔ لہٰذا امام دعا کے الفاظ پڑھتا جائے اور مقتدی حضرات مع امام کے ہاتھ اٹھاتے ہوئے آمین آمین کہتے جائیں۔ وتروں کی دعا رکوع سے پہلے اور دعائے قنوت نازلہ رکوع کے بعد سنت ثابتہ ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو صحیح حدیث کتب احادیث میں دعاء وتر کی مروی ہے وہ یہ حدیث ہے۔

* (اللھم اھد نی فیمن ھدیت' وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت' وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت' فانک تقضی ولا یقضیٰ علیک وانه لا یذل من والیت تبارکت ربنا و تعالیت) (1)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ مجھے سیدھی راہ دکھا ان لوگوں (2) کی جن کو تو نے سیدھی راہ دکھائی اور مجھے عافیت دے جیسے کہ آپ نے ان لوگوں کو عافیت دی اور میری کارسازی فرما جیسے کہ آپ نے ان لوگوں کی کارسازی فرمائی اور

---

(1)- یہ حدیث صحیح ہے۔ جامع الترمذی ابواب الوتر باب ماجاء فی القنوت فی الوتر حدیث 464- امام ترمذی لکھتے ہیں کہ میں اس سے بہتر اور کوئی قنوت نہیں جانتا۔ و سنن ابی داؤد حدیث 1425' 1426' و سنن النسائی حدیث 1745' 1746' و سنن ابن ماجہ حدیث 1178' مشکاۃ حدیث 1273' الارواء الغلیل حدیث 429' صحیح ابن خزیمہ حدیث 1095' و ابن مندہ فی التوحید حدیث 343' و سنن الدارمی 1591' 1592' 1593' المنتقیٰ ابن جارود حدیث 272' والذریہ الطاھرہ النبویہ حدیث 134' و المستدرک الحاکم 172/3 اور سنن الکبریٰ جلد 209/2 صحیح ابن حبان (موارد الظمعان) حدیث 512 میں روایت کی گئی ہے۔ یہ دعائے قنوت حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو سکھلائی تھی۔

(2)- ان لوگوں سے مراد وہ ہدایت یافتہ لوگ ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں۔

مجھے عطا کردہ چیز میں برکت عنایت فرما اور مجھے اس شر سے محفوظ رکھ جس کا فیصلہ آپ نے کر دیا کیونکہ فیصلہ کرنے والے تو آپ ہی ہیں اور آپ کا دوست کبھی ذلیل نہیں ہوتا اے رب پروردگار آپ برکت والے اور بلند و بالا ہیں۔

9- قنوت نازلہ

حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان کے لوگ بظاہر مسلمان بن کر آئے کہ ہمارے قبائل میں مبلغین اسلام کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ نے ستر (70) قاری جن کا تعلق انصار سے تھا، ان کے ہمراہ تبلیغ اسلام کیلئے روانہ کئے جب کہ یہ لوگ عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان بئر معونہ پر پہنچے تو ان کو دھوکہ اور غداری سے شہید کر دیا جس کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی دی گئی۔ لہٰذا اس خبر کے بعد آپ نے پورے ایک ماہ تک ہر نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ان کفار کے متعلق بد دعا کی جو آپ وتروں کی دعا کی مانند قنوت نازلہ (1) پڑھتے جاتے جب کہ مقتدی صحابہ کرام آمین آمین (2)

---

(1)- یہ وہ مسنون دعا ہے جو نماز میں اجتماعی طور پر مانگی جاتی ہے جب مسلمانوں پر کوئی آفت آن پڑے۔

(2)- آمین بھی دعا ہے۔ سری نماز میں آہستہ اور جہری نماز میں اونچی آواز سے جب امام ولا الضالین کہے تو کہنا چاہیے۔ کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا آمین کہنا ملائکہ کے آمین کہنے سے مل جاتا ہے اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

(اللؤلؤ والمرجان حدیث 231)

کہتے جاتے۔ یہ دعا روایتی طرز پر ہاتھ اٹھا کر امام اور مقتدی دونوں اجتماعی صورت میں کرتے ہیں۔

10- نماز استسقاء

یہ نماز بارش کی طلب کیلئے ادا کی جاتی ہے۔ سنت مطہرہ سے ثابت ہے کہ امام اور مقتدی ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرتے ہیں۔ اس میں اوپر والے کپڑے جو ممکن ہوں الٹے کر لئے جاتے ہیں اور دعا مانگتے وقت ہاتھ بھی الٹے کئے جاتے ہیں۔ یعنی ہاتھوں کی ہتھیلیاں بجائے منہ کی طرف کرنے کے زمین کی طرف کی جاتی ہیں۔ (اس نماز کی تفصیل دیکھئے' فقہ السنہ: 182/1)

11- نماز جنازہ

اس نماز میں نہ سجدہ اور نہ ہی رکوع ہوتا ہے۔ چار تکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ پڑھی جاتی ہے دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھا جاتا ہے تیسری تکبیر کے بعد میت کیلئے مسنون دعائیں کی جاتی ہیں چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے(1)۔

12- حضرت سعد کیلئے دعا شفاء رسول مقبول ﷺ

حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت سعد رضی

---

(1)- مزید تفصیل کے لئے دیکھئے' تلخیص احکام الجنائز صفحہ 54 اور فقہ السنہ: 438/1-

اللہ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت سعد رونے لگے تو آپ نے فرمایا :

* (اللھم اشف سعدا اللھم اشف سعدا ثلاث مرار) (1)

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ سعد کو شفا دے۔ اے اللہ تعالیٰ سعد کو شفا عنایت فرما۔ آپ نے یہ الفاظ تین مرتبہ ادا فرمائے۔

اس دعا میں بھی حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں اٹھائے بلکہ زبان مبارک ہی سے دعائیہ کلمات ادا کئے۔ (2)

* 13- نماز الخسوف (چاند گرہن) (2)

* 14- نماز الکسوف (سورج گرہن)

* 15- نماز عید الفطر

* 16- نماز عید الاضحیٰ

* 17- نماز تہجد

---

(1)- صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب الوصیۃ بالثلث حدیث 1628' و سنن ابی داوٗد حدیث 2740' 2864' 3104' و جامع الترمذی حدیث 2116' 3079' و سنن النسائی حدیث 3626' 3627' 3628' 3629' 3630' 3631' 3632' 3635' و سنن ابن ماجہ حدیث 2708' و سنن الدارمی حدیث 3195' 3196' و مسند احمد: 168/1' 171' 172' 173' 174' 176' 178' 179' 181' 184' 185' و موطا مالک حدیث 1258-

(2)- بخاری شریف کی حدیث یوں ہے :

... تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک سعد رضی اللہ عنہ کے ماتھے پر رکھا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے منہ اور پیٹ پر اپنا ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے رب العالمین سعد کو شفاء عطا فرما۔ (حدیث 5659)

(3)- نمبر 14 سے لے کر نمبر 22 تک صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان نمازوں میں بھی دعا ذکر کیا جا سکتا ہے جو مختلف طریقوں سے ہے۔

* 18- نماز اشراق
* 19- نماز پنجگانہ
* 20- نماز خوف
* 21- نماز حاجت
* 22- نماز استخارہ

نیز اوقات حج اور جہاد فی سبیل اللہ طلب دعا اور قبولیت کی مختلف طریقے ہیں۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت خیر امت مسلمہ اور امت وسط کو قیامت تک کے لئے ارشاد فرما دیئے ہیں۔

* * * * *

٭ بدعت و سنت کیا ہے؟ ٭

بدعت کیا ہے

* بدعة (بدعا) انشاہ علی غیر مثال سابق۔

* البدعة: اسم من الابتداع۔

* کانت محمودة ام مذمومة ثم غلب استعمالها فیما هو نقص فی الدین اوزیادة - و فی الحدیث الشریف کل محدث (1) بدعة وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔

* شرعا : تطلق فی مقابل السنة و لذلک فهی فی عرف الشرع مذمومة (2)

ترجمہ : لغت میں کسی چیز کا بنانا جس کی پہلے مثال نہ ہو، ایجاد کرنا، گھڑنا، ابتداء کرنا۔ نیز بدعت اچھے اور برے طریقہ اور دین میں کمی بیشی کے امور بنانا کو بھی کہتے ہیں جیساکہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے : "ہر نیا کام بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔"

* جب کہ شرعی طور پر سنت (طریقہ) نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل

---

(1)- حدیث میں محدثة کا لفظ ہے۔

(2)- القاموس الفقہی صفحہ 32، و سنن النسائی حدیث 1578- یہ حدیث صحیح ہے جب کہ صحیح مسلم حدیث 867، مسند احمد: 3/310، 319، 337، 371 اور ابن ماجہ حدیث 45 میں "فی النار" کے لفظ نہیں آئے ہیں۔ دیکھئے الجامع الصغیر و زیاداتہ حدیث 1353، اور یہ حدیث سنن ابی داؤد حدیث 2956، 3343، و سنن دارمی حدیث 1206 میں بھی موجود ہے۔

رسم (1) کو بدعت سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس لئے شریعت اسلامی میں ایسے کام کو مذموم یعنی قابل مذمت گردانا گیا ہے۔

* (البدعة الحدث فی الدین بعد الاکمال او ما استحدث بعد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الاھوا والاعمال) (2)

ترجمہ : دین اسلام کی تکمیل کے بعد کسی نئے کام (رسم) کا ایجاد کرنا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنی خواہشات نفس سے برے اعمال رسم و بدعت جاری کرنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نہ تھے۔

خلاصہ : دین اسلام کی تکمیل اور حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے بعد اسلام میں ثواب کی خاطر کوئی نیا کام جاری کرنا بدعت کہلاتا ہے۔ جو مردود و باطل امر ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی رحمت سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :

* (من احدث فیھا حدثا فعیلہ لعنة اللّٰہ والملا ئکة والناس اجمعین لا یقبل اللّٰہ منہ یوم القیامة صرفا وعدلا)(3)

---

(1)۔ رسم بغیر نمونہ کے بنائی ہوئی چیز دین میں نئی رسم یعنی وہ عقیدہ یا عمل جس کی کوئی اصل قرون ثلاثہ مفضلہ میں نہ ملے۔

(2)۔ ترتیب القاموس المحیط 230/1، و لسان العرب : 6/8۔

(3)۔ صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینة ... حدیث 1366، 1370، 1371، 1718، یہاں پر مذکورہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں اور دیکھئے صحیح بخاری حدیث 1867، 1869، 1870، 2889، و سنن ابی داوٗد حدیث 2034، 2035، 4530، و جامع الترمذی حدیث 1412، 2127، 3921، 3922، و سنن النسائی حدیث 4734، 4735، 4744، 4745، 4746، و سنن ابن ماجہ حدیث 2658، و سنن دارمی حدیث 2356، و مسند احمد: 79/1، 81، 100، 119، 126، 279/2، 286، 376۔

ترجمہ : جو کوئی مدینہ منورہ (1) میں نیا کام "بدعت و رسم" جاری کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو گی جب کہ اس کی قیامت کے روز نہ تو توبہ قبول ہوگی اور نہ ہی کوئی فدیہ بالفاظ دیگر اس کی فرضی اور نفلی عبادت بھی قبول نہیں کی جائے گی(2)۔

* * * * *

---

(1)۔ چونکہ مدینہ منورہ دارالخلافہ اسلام ہے۔ لہٰذا یہ حدیث پوری دنیا کے ہر خطہ کے لئے قابل عمل ہے۔

(2)۔ بدعت کے بارے میں مزید تفصیل کے لئے دیکھئے :

1۔ کتاب الاعتصام' للشاطبی

2۔ الباعث علی انکار البدع والحوادث لابی شامہ

3۔ الاتباع' لابن ابی العز الحنفی

4۔ الامر بالاتباع والنہی عن الابتداع' للسیوطی

5۔ اتباع محمد ﷺ (مولف)

٭ مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن باز ٭
٭ کا بدعت کے متعلق فتویٰ ٭

٭ مفتی اعظم دیار حجاز مقدس سماحتہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ اپنے مجموعہ فتاویٰ کی جلد 1 صفحہ 228-229 میں بدعت سے بچنے اور سنت محمدی پر چلنے سے متعلق ایک فکر انگیز تحریر فرماتے ہیں۔ ترجمہ پیش خدمت ہے :

٭ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ آپ نے فرمایا :

(من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد) (1)

ترجمہ : جس نے بھی ہمارے امور میں کوئی نیا کام جاری کیا پس وہ مردود و باطل ہے۔

٭ آپ نے ایک دوسرے ارشاد میں فرمایا :

(من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد) (2)

ترجمہ : جس نے کوئی ایسا کام کیا جس میں ہمارا حکم نہ ہو پس وہ مردود و باطل ہے۔

٭ بدعت سے اجتناب کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین عضوا علیھا بالنواجذ و ایاکم و الامور المحدثات فان کل بدعة ضلالة) (3)

---

(1)- صحیح مسلم کتاب الاقضیہ باب نقض احکام الباطلہ ورد محدثات الامور حدیث 1718

(2)- صحیح مسلم و باب ایضا" حدیث ذیل 1718

(3)- سنن ابن ماجہ المقدمہ باب اتباع سنة الخلفاء الراشدین المھدیین حدیث 42- "یہ حدیث صحیح ہے۔" یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ مزید دیکھئے' مشکاة حدیث 165' و الارواء لغلیل حدیث 2455-

ترجمہ : تم پر میری سنت اور ہدایت پر گامزن خلفائے راشدین کی سنت لازمی ہے اور بدعات سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی و ضلالت ہے۔

* اسی طرح آپ نے ایک خطبہ جمعہ میں بدعت سے اجتناب کیلئے فرمایا :

(اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد و شر الامور محدثاتھا و کل بدعۃ ضلالۃ)(1)

ترجمہ : حمد و ثنا کے بعد بے شک بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدس ہے اور بہترین طریقہ "طریقہ محمدی" ہے اور بد ترین امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

مندرجہ بالا احادیث میں بدعت سے بچنے کیلئے وعید ہے جس میں امت مسلمہ کو بدعت پر چلنے سے تنبیہہ فرمائی گئی ہے کہ بدعت گمراہی ہے اس سے بچو اس سلسلہ میں اور بھی بہت سے ارشادات نبوی ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں۔ (2)

جب کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں :

* (وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا)

(سورت الحشر آیت/7)

ترجمہ : جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں :

* (فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم

---

(1)- صحیح مسلم کتاب الجمعہ (حدیث 867)

(2)- حرف اول میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہو چکا ہے۔

عذاب الیم) (سورت النور آیت/63)

ترجمہ : رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں مبتلا نہ ہوجائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں فرمایا ہے کہ :

* (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیرا) (سورت الاحزاب آیت/21)

ترجمہ : حقیقتاً تم لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

* (والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنات تجري من تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم)

(سورت التوبہ آیت/100)

ترجمہ : وہ مہاجرین اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

* (اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت

لکم الاسلام دینا) (سورت المائدہ آیت/3)

ترجمہ : آج میں نے آپ کے دین کو آپ کے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت آپ پر تمام کردی ہے اور آپ کے لئے اسلام کو آپ کے دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے۔

قرآن پاک کی ان مندرجہ بالا آیات مبارکہ سے صریحاً" معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے دین اسلام کو مکمل فرمادیا ہے اور امت اسلامیہ کیلئے شریعت کو اقوال و اعمال سے واضح کردیا ہے۔ جب کہ ہر بدعت و رسم کو مردود قرار دے دیا ہے۔ حتیٰ کہ بدعت ایجاد کرنے والے کی نیت اگرچہ خیر پر ہی منحصر کیوں نہ ہو۔ کیونکہ بدعت خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو دین میں زیادتی متصور ہوگی جس سے مسلمانوں کو بچنے کی تنبیہہ کی گئی ہے کیونکہ اس میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت کا پہلو نکلتا ہے۔ کیونکہ اس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی۔ کیونکہ اس سے دین اسلام کے ناقص ہونے اور نا مکمل ہونے کا پہلو نکلتا ہے اور دین اسلام پر تہمت کا شائبہ پیدا ہوتا ہے اس کے مکمل ہونے کے بعد۔ اور آپ کو جاننا چاہیے کہ یہ فساد عظیم اور بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ((الیوم اکملت لکم دینکم)) کہ آج میں نے آپ پر دین مکمل کردیا جبکہ حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کے بھی یہ بات مخالف ہے۔ لہٰذا بدعت سے بچنا ضروری ہے۔

یہ تھا بدعت سے متعلق شیخ عبدالعزیز بن باز کے فتویٰ کا خلاصہ' جس میں بدعت سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔

❊ سنت کیا ہے؟ ❊

❊ سنت عربی لغت میں طریقہ کو کہتے ہیں۔ خواہ وہ اچھا ہو یا برا مثلاً"

* (سنة اللّه فی الذين خلوا من قبل ولن تجد لسنة اللّه تبديلا)

(سورت الاحزاب آیت/63) (1)

ترجمہ : یہ اللہ تعالیٰ کی سنت (طریقہ) ہے جو ایسے لوگوں کے معاملے میں پہلے چلی آرہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی سنت میں تبدیلی نہ پاؤ گے۔ سنت شرعی (اصطلاحی طور پر) حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ دینی طریقہ ہے جس پر آپ نے اپنی حیات مقدسہ میں عمل فرمایا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ۔

حدیث : لغت میں کلام کو کہتے ہیں خواہ وہ کلام یا بات اللہ تعالیٰ' حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صحابی' تابعی' مسلم' کافر یا منافق کی طرف منسوب ہو۔ مثلاً"

* (فليأتوا بحديث مثله ان كانوا صادقين) (سورت طور آیت/34)

ترجمہ : پس ایسا کلام لایئے اگر تم سچے ہو۔

نیز عربی زبان میں قدیم شئی کے مقابل جدید Modern پر بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً" اللباس الحدیث جدید قسم کا لباس وغیرہ۔

حدیث شرعی (اصطلاحی طور پر) حضرت محمد مصطفیٰ فخر انبیاء خاتم

---

(1)۔ قرآن کریم میں سنۃ کا لفظ مندرجہ ذیل سورتوں میں آیا ہے:

سورت الانفال آیت نمبر38

سورت الحجر آیت نمبر13

سورت الاسراء آیت نمبر77

سورت الکھف آیت نمبر55

سورت الاحزاب آیت نمبر38

سورت فاطر آیت نمبر43

سورت غافر آیت نمبر85

سورت الفتح آیت نمبر23

النبیین سید المرسلین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی کی طرف منسوب قرآن کے بغیر کلام جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، تقریر(1) (وصفی) حسب و نسب اور معجزات پر مبنی، عادات و خصائل پر مشتمل ہو، کو کہتے ہیں۔ نیز امت مسلمہ کو حدیث صرف ان چار مذکورہ طریقوں سے پہنچتی ہے اور کوئی پانچواں طریقہ حدیث کا نہیں ہے۔

٭ سنت اور حدیث کا فرق ٭

حدیث : لفظ عام ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، تقریر، صفات (عادات و خصائل) پر دلالت کرتا ہے جبکہ

سنت : سے مراد فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی طریقہ ہے جسے "اسوہ حسنہ" کہا جاتا ہے

خلاصہ : اگرچہ حدیث اور سنت کی اصطلاحات کو جداگانہ معنی پر استعمال کیا جاتا ہے مگر حقیقتاً" یہ دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ کیونکہ عملی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی کردار و عمل ہی ہے جس کی تائید آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدبرانہ اقوال (حدیث) سے فرماتے تھے جبکہ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حدیث اور سنت نبوی کے بنیادی سرچشمہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بات ظاہر ہے کہ خواہ اقوال ہوں یا افعال سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہیں اور اس میں قطعی کوئی شک نہیں کہ اقوال آپ کے افعال اور افعال اقوال کی تائید کرتے ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حدیث

---

(1)۔ **تقریر** ایسا عمل ہے جو کسی صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کیا ہو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو یا آپ کی عدم موجودگی میں کوئی عمل صحابہ سے سرزد ہوا اور آپ کو آگاہ کیا گیا تو آپ نے یا تو اس عمل پر خاموشی اختیار کی یا اس کی توثیق کردی یا اصلاح کردی تو یہ حدیث تقریری ہوتی ہے۔

اور سنت کی اصطلاحات کا منبع و مرکز خود حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا حدیث اور سنت کا استعمال دونوں صورتوں میں اپنے اپنے محل پر مناسب ہے۔ البتہ حدیث کی اصطلاح زیادہ جامع ہے کیونکہ اس میں اقوال و افعال سب یکجا ہوتے ہیں۔ (1)

٭ حدیث و سنت کی مثالیں ٭

1- قولی 2- فعلی 3- تقریری 4- وصفی

1- **قولی حدیث کی مثال** : عن انس رضی اللہ عنہ قال ذکروا النار و الناقوس فذکروا الیهود والنصاری (فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامه)(2)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں (اعلان نماز کے بارے میں) آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا ذکر کیا گیا۔ پھر یہود و نصاری کے طریقوں کا ذکر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ کہیں اور اقامت (تکبیر) کیلئے یہی کلمات صرف ایک ایک بار کہیں۔

2- **فعلی حدیث کی مثال** : عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اتی المقبرة فقال السلام علیکم دارقوم

(1)- دیکھئے: السنة قبل التدوین، و السنة و مکانتها فی التشریع الاسلامی، و دفاع عن السنة اور علوم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بین الاقوامی علوم حدیث خط و کتابت کورس اور دیگر کتب علوم مصطلح الحدیث الشریف۔

(2)- متفق علیہ اللؤلؤ والمرجان حدیث 214 و صحیح البخاری کتاب الاذان باب بدء الاذان حدیث 603، 3457 و صحیح مسلم حدیث 378، و سنن ابی داؤد حدیث 508، و جامع الترمذی حدیث 193، و سنن النسائی حدیث 627، و سنن ابن ماجہ حدیث 729، 730، و مسند احمد: 3/103، 189-

مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لا حقون)(1)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان میں تشریف لاتے تو یہ الفاظ کہتے "مومنین قوم کے گھر والو تم پر سلامتی ہو۔ بے شک ہم تمہیں ملنے والے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

3- **تقریری حدیث کی مثال**: عن قیس بن عمرو قال: (رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھا فصلیتھما الان فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)(2)

ترجمہ : حضرت قیس بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد ایک شخص کو دو رکعت پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا "فجر کی نماز تودو رکعت ہے" تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے سنت ادا نہیں کی تھیں میں نے اب وہ پڑھی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر خاموشی اختیار فرمائی۔

---

(1)- صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل فی الوضوء حدیث 249، 974، 975، و سنن ابی داؤد حدیث 3237، و سنن النسائی حدیث 150، 2037، 2039، 2040، و سنن ابن ماجہ حدیث 1546، 1547، 4306، و مسند احمد: 2/300، 375، 408، 5/353، 359، 6/71، 76، 111، 180، 221، و موطا مالک حدیث 53-

(2)- سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب من فاتتہ متی یقضیھاحدیث 1267- یہ حدیث صحیح ہے، اس سلسلہ میں ان کتب میں تفصیل مزید مل سکتی ہے، مسلم حدیث 12-711، و ترمذی حدیث 422، و سنن ابن ماجہ حدیث 1154، وترتیب مسند احمد: 2/295، موطا امام مالک اور الارواء الغلیل حدیث 478 ملاحظہ فرمائیں۔

4- **وصفی حدیث کی مثال** : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں ہاتھ ڈالے وضو فرما رہے تھے لوگوں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ ہمارے پاس نہ تو وضو کیلئے اور نہ پینے کے لئے پانی ہے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اسی برتن میں ڈالا تو آپ کی مبارک انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی بہنے لگا۔ پس ہم نے وضو کیا اور پیا بھی۔ راوی کہتا ہے کہ اس وقت اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو یہ پانی ہمارے لئے کافی ہوتا مگر اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

(فوضع یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یثور بین اصابعہ کامثال العیون فشربنا و توضانا)(1)

نوٹ : قولی، فعلی تقریری اور وصفی احادیث کی وہ اقسام ہیں جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان چار طریقوں سے ہوتی ہے لہٰذا ان کو حدیث نسبی کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

* * * * *

(1)- صحیح البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث 3576 اطرافہ 4152، 4153، 4154، 4840، 5639، و صحیح مسلم حدیث 1856، 1857، و سنن النسائی حدیث 77، و مسند احمد: 3/329-

❊ سنت پر چلنے کے احکامات ❊

٭ سنت پر چلنے کے احکامات ٭

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مرسل سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے متعلق قرآن مجید میں سینکڑوں بار مسلمانوں کو اپنے رسول کی اتباع کے احکامات فرمائے ہیں ان میں سے بعض تذکیر و نصیحت کی خاطر پیش خدمت ہیں۔

٭ قرآن پاک سے دلائل ٭

٭ (ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون) (سورت الصف آیت/9)

ترجمہ : وہی تو ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

٭ (ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین و حسن اولئک رفیقا) (سورت النساء آیت/69)

ترجمہ : جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔ (یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں)

* (ومن یطع اللّٰہ و رسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا و ذلک الفوز العظیم ○ و من یعص اللّٰہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خالداً فیھا ولہ عذاب مھین)

(سورت النساء آیت/13، 14)

ترجمہ : جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ان باغات میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کرے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

* (یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ و الرسول ان کنتم تومنون باللّٰہ والیوم الآخر ذالک خیر و احسن تاویلا)

(سورت النساء آیت/59)

ترجمہ : اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں پھر اگر تمھارے درمیان کسی معاملہ میں تنازع ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا دو اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی طریق کار ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہے۔

* (قل اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل و علیکم ما حملتم و ان تطیعوہ تھتدوا وما علی الرسول الا البلاغ المبین) (سورت النور آیت/54)

ترجمہ : اے نبی ! آپ کہہ دیں ! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اگر تم منہ پھیرتے ہو تو خوب جان لو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جس فرض کا بار رکھا گیا اس کا ذمہ دار وہ ہے اور تم پر جس کا بوجھ ڈالا گیا اس کے ذمہ دار تم ہو اس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے ورنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ وہ صاف صاف حکم پہنچا دے۔

* (من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰه) (سورت النساء آیت/80)

ترجمہ : جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

* (فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم) (سورت النور آیت/63)

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ہی اپنے محبوب و فرستادہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل آیات مبارکہ کا مطالعہ بہت ہی سود مند رہے گا' انشاء اللہ۔

* سورت آل عمران آیت 31' 50' 68' 84' 85' 103' 132' 144' 164' 184-
* سورت النساء آیت 42' 61' 64' 65' 115' 136' 170-
* سورت المائدہ آیت 33' 92' 104-
* سورت الاعراف آیت 157' 158-
* سورت الانفال آیت 1' 13' 20' 27-

* سورت التوبہ آیت 16، 24، 29، 33، 54، 59، 62، 63، 71، 80، 84، 91، 97، 99، 107، 128-
* سورت یوسف آیت 108-
* سورت ابراہیم آیت 1-
* سورت النور آیت 47، 48، 51، 52، 54، 62-
* سورت الاحزاب آیت 6، 21، 31، 33، 36، 45، 46، 47، 57، 71-
* سورت سباء آیت 28-
* سورت محمد ﷺ آیت 32، 33-
* سورت الفتح آیت 13، 17، 29-
* سورت الحجرات آیت 1 تا 3-
* سورت الحدید آیت 19، 28-
* سورت المجادلہ آیت 9، 13، 20، 22-
* سورت الحشر آیت 7، 8-
* سورت الممتحنہ آیت 6، 12-
* سورت الصف آیت 11-
* سورت التغابن آیت 8، 12-
* سورت الجن آیت 23-
* سورت بینہ آیت 1 تا 2-

* احادیث مبارکہ سے دلائل *

○ نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری امت کو اپنی سنت پر چلنے کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے بعض ارشادات نبوی پیش ہیں :

* عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال : (کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قالوا یا رسول اللّٰہ و من یابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی)(1)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر اس کے سوا جس نے میری نافرمانی کی۔ عرض کیا گیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہے جو آپ کی نافرمانی کرے گا آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری مخالفت کی بے شک وہ میرا نافرمان ہوا۔

* (قال علیہ السلام فعلیکم بسنتی)(2)

ترجمہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس تم پر میری سنت لازمی ہے۔

* عن المقدام بن معدی کرب عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال : (الا انی اوتیت الکتاب و مثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ)(3)

---

(1)- صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث 7280' و مسند احمد : 2/361-

(2)- یہ حدیث صحیح ہے سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب لزوم السنۃ حدیث 4607 و الترمذی کتاب العلم حدیث 2676 قال ابو عیسٰی ھذا حسن صحیح و ابن ماجہ حدیث 43' و سنن الدارمی حدیث 95-

(3)- سنن ابی داؤد کتاب السنتہ باب الزوم السنتہ حدیث 4604' سنن الترمذی حدیث 2814 اور سنن ابن ماجہ المقدمہ حدیث 12- یہ حدیث صحیح ہے۔ و مسند احمد : 4/131-

ترجمہ : حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے قرآن کریم ہی کی طرح ایک اور وحی عطا کی گئی ہے(یعنی سنت) بے شک اس میں جو شک کرے گا پلنگ پر توند بھرا شخص جو کہے گا تم پر صرف قرآن ہی کافی کیونکہ جو اس میں حلال ہے وہی حلال ہے اور جو اس میں حرام ہے وہی حرام ہے بالفاظ دیگر ایسا شخص سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والا ہی ہوگا۔

* وحدثني عن مالك انه بلغه ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال : (تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب اللّٰه و سنة نبيه(1)

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے ان میں ایک اللہ کی کتاب قرآن مجید اور دوسری سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق احادیث نبوی آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔ دعا ہے کہ ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ کتاب و سنت پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

* * * * *

(1)- الموطا امام مالک کتاب القدر باب النہی عن القول بالقدر حدیث 1395' و مسند احمد: 1/44-

٭ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا ٭

* * * * *

٭فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا٭

کیا کبھی نماز کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتماعی دعا کی؟

اس سلسلہ میں درج ذیل احادیث میں نماز میں اور نماز سے فراغت کے بعد آپ کا اسوہ حسنہ پیش خدمت کیا جارہا ہے جو ہر مسلمان کیلئے عملی نمونہ ہے۔ خواہ وہ نماز' عبادت اور دعا کا ہو یا دیگر شرعی امور سے متعلق ہو۔ اس پر اسی طرح عمل کر کے ہی مسلمان دینی اور دنیاوی بھلائیاں اور کامرانیاں حاصل کرسکتا ہے۔

1- عن عائشة رضی اللّٰہ عنها زوج النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اخبرته ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : (کان یدعو فی الصلاة اللهم انی اعوذبک من عذاب القبر الی آخره) (1)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اندر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے قبر کے عذاب سے بچا ـــــــ (آخر تک)

---

(1)- صحیح البخاری الکتاب الاذان باب الدعا قبل الاسلام حدیث 832' 833' 834' 2397' 4707' 6326' 7388' و صحیح مسلم حدیث 589' و سنن ابی داؤد حدیث 880' و سنن النسائی حدیث 1309' 5454' 5472' و مسند احمد: 6/89-

2- عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال : (کنت اعرف انقضاء صلاۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالتکبیر) (1)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز ختم کرکے "اللہ اکبر" کہا کرتے تھے۔

3- عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم : (تسبحون و تحمدون و تکبرون خلف کل صلاۃ ثلاثا و ثلاثین) (2)

ترجمہ : حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ' الحمدللہ اور اللہ اکبر 33' 33 بار پڑھا کرو۔

4- ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلاۃ مکتوبۃ (لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد) (3)

(1)- صحیح البخاری کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلاۃ حدیث 842' و صحیح مسلم حدیث 583' و سنن ابی داؤد حدیث 1003' و مسند احمد: 1/367-

(2)- صحیح بخاری' کتاب الاذان' باب الذکر بعد الصلاۃ حدیث 843' و صحیح مسلم حدیث 595' و سنن ابی داؤد حدیث 1504' و سنن الداری' حدیث 1353' و مسند احمد: 2/238-

(3)- صحیح بخاری' کتاب الاذان' باب الذکر بعد الصلاۃ حدیث 844' و اطرافہ فی 1477' 2408' 5975' 6330 6473' 7292' و صحیح مسلم حدیث 593' و سنن ابی داؤد 1505' 3079' و سنن النسائی حدیث 1341' 1342' 1343' و مسند احمد: 4/245- حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کی ادائیگی کے بعد دعا مذکورہ پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

5- عن سمرة بن جندب قال : (کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی صلاۃ اقبل علینا بوجهه)(1)

ترجمہ : حضرت سمرۃ بن جندب کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف اپنا چہرہ مبارک کرلیا کرتے۔

6- عن جابر بن یزید بن الاسود' عن ابیه قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فکان اذا انصرف انحرف(2)

ترجمہ : جابر بن یزید بن الاسود اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے نماز کے اختتام کے بعد اپنا چہرہ مبارک مقتدیوں کی طرف موڑ لیا۔

7- عن البراء قال : (کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احببنا ان نکون عن یمینه' فیقبل علینا بوجهه صلی اللہ علیه وسلم)(3)

ترجمہ : حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم پسند کرتے تھے کہ آپ کے دائیں

---

(1)- صحیح بخاری کتاب الاذان' باب یستقبل الامام الناس اذا سلم حدیث 845' 846' 1142' 1386' 2085' 2791' 3236' 3354' 6474' 6096' 7047 و صحیح مسلم حدیث 2275' و جامع الترمذی حدیث 2294' و مسند احمد: 5/14-

(2)- یہ حدیث صحیح ہے۔ سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاۃ' باب الامام ینحرف بعد التسلیم حدیث 614' و جامع الترمذی حدیث 219-

(3)- صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا' باب استحباب یمین الامام حدیث 709' و سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاۃ باب الامام ینحرف بعد التسلیم حدیث 615' و سنن النسائی حدیث 822' و سنن ابن ماجہ حدیث 1006' و مسند احمد: 4/290' 304-

جانب ہوں تاکہ آپ ہماری طرف منہ موڑ لیں۔

8- عن یزید بن الاسود : (انه صلی مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم صلاة الصبح فلما صلی انحرف)(1)

ترجمہ : یزید بن اسود روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو نمازیوں کی طرف منہ پھیر لیا۔

9- عن ام سلمة ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم : (کان اذا سلم یمکث فی مکانه یسیرا)(2)

ترجمہ : حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو کچھ دیر اسی جگہ تشریف رکھتے۔

10- عن عائشة قالت کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم : (اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللهم انت السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام)(3)

---

(1)- یہ حدیث صحیح ہے۔ سنن النسائی' کتاب السھو' باب الانحراف بعد التسلیم حدیث 1334' و سنن ابی داؤد حدیث 614' و جامع الترمذی حدیث 219' اور اس حدیث کو ابن ابی شیبۃ 302/1' نے بھی روایت کیا ہے۔

(2)- صحیح بخاری' کتاب الاذان باب مکث الامام فی مصلاه بعد السلام حدیث 849' 866' 870' و سنن ابی داؤد حدیث 1040' و سنن النسائی حدیث 1333' و سنن ابن ماجہ حدیث 932' و مسند احمد: 316/6-

(3)- صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفته حدیث 592- نیز اسے سنن ابی داؤد حدیث 1512' و جامع الترمذی حدیث 298' 299' و سنن النسائی حدیث 1338' و سنن ابن ماجہ حدیث 924' و سنن الداری حدیث 1347' و مسند احمد: 6/ 62' 184' 235 نے بھی روایت کیا ہے۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی مقدار تشریف رکھتے جب تک یہ کلمات نہ پڑھ لیتے۔

* (اللهم انت السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام او یا ذالجلال والاکرام)

11- عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم : (من سبح الله فی دبر کل صلاة ثلاثا و ثلاثین و حمد الله ثلاثا و ثلاثین و کبر الله ثلاثا و ثلاثین فتلک تسعة و تسعون و قال تمام المائة لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد و هو علی کل شی قدیر غفرت خطایاه وان کانت مثل زبد البحر (1)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے جو ننانوے بنتے ہیں اور آخر میں (لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر) اللہ تعالیٰ اس شخص کے سمندر کی جھاگ برابر گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

صحیح مسلم میں اس باب میں متعدد احادیث آئی ہیں جن میں نماز کے بعد

(1)- صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة باب استحباب الذکر بعد الصلاة و بیان صفته حدیث 597، و سنن ابی داؤد حدیث 1504، و مسند احمد: 2/371، 483، و موطا مالک حدیث 439-

ذکر اور ادعیہ مسنونہ کا ذکر ملتا ہے۔ احادیث کے نمبر یہ ہیں۔ حدیث 135، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145- (یہ نمبر اس باب کے ہیں جب کہ تسلسل کے نمبر حدیث 591 سے لے کر 596 تک ہیں)

13- سنن ابو داؤد نے کتاب الصلاۃ باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود میں حضرت ابو ہریرہ سے جو روایت کی ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ سب سے قریب اللہ تعالیٰ کے نزدیک سجدہ میں ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں زیادہ دعا کیا کرو۔ (حدیث نمبر 875)

14- امام الترمذی نے جامع الترمذی میں "باب ما یقول اذا سلم" میں دیگر مسنون دعاؤں کے علاوہ جو پہلے گزر چکی ہیں سلام کے بعد اس دعا کا ذکر کیا ہے۔

روی انه کان یقول : (سبحان ربک رب العزة عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العلمین) (سورت الصافات آیت /180-182) (حدیث 298)

15- عن سماک بن حرب قال : قلت لجابر بن سمرة کنت تجالس رسول اللّٰہ قال نعم (کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر جلس فی مصلاہ حتی تطلع الشمس فیتحدث اصحابه' یذکرون حدیث الجاهلیة وینشدون الشعر و یضحکون و یبتسم صلی اللّٰہ علیہ وسلم)(1)

سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا کہ کیا آپ

---

(1)- صحیح النسائی کتاب السھو باب قعود الامام حدیث 1286' اور امام الترمذی نے بھی اپنی جامع میں حدیث 3020 پر اور مختصر الشمائل 211 پر روایت کیا ہے جب کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے تھے تو انہوں نے جواب دیا ہاں۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک اپنے مصلے پر بیٹھے رہے۔ اپنے ساتھیوں (اصحاب) کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے ایام جاہلیت کی باتیں بھی ہوتی رہیں اشعار بھی کہے جاتے رہے۔ لوگ ہنستے بھی رہے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبسم فرماتے رہے۔

16- ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقول اذا صلی الصبح حین یسلم: (اللھم انی اسالک علما نافعا و رزقا طیبا و عملا متقبلا) (1)

اوپر بیان کردہ عنوان کی نسبت سے سولہ اور منجملہ 48 احادیث صحیحہ سے نماز کے اندر قیام، رکوع، سجود، اور تشھد میں دعا کی ترغیب سے ثابت ہوتا ہے کہ دعا محض ہاتھ بلند کرنے ہی کا نام نہیں بلکہ دعا کی اور بھی حالتیں ہیں جو قرینہ کی حالت سے متعلق ہیں مثلاً" جب آپ مسجد میں داخل ہوتے وقت یا خارج ہوتے وقت دعا پڑھتے ہیں تو یہ آپ کی دعا مسنون ہوتی ہے ایسے ہی کئی مواقع پر ہاتھ اٹھا کر انفرادی دعا کا ثبوت تو ملتا ہے مگر حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد اجتماعی دعا کا طریقہ نبوی سے ثبوت نہیں ملتا۔ دیکھئے خصوصاً" اس باب کی احادیث 5 تا 8 تک۔ ان احادیث مبارکہ میں آپ کا سلام پھیر کر نمازیوں کی طرف چہرہ اقدس کا کرنا تو ثابت ہے مگر دعا کرنا ثابت نہیں ہے۔

---

(1)- سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب مایقال بعد التسلیم حدیث 925، یہ حدیث صحیح ہے، و مسند احمد: 6/294، 305، 318، 322-

ان احادیث کی مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ کریں "اجتماعی دعا مانگنے کے دلائل کی حقیقت" (1) نیز "فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا" (2) میں بھی تفصیلات آپ ملاحظہ کرچکے ہیں۔ آپ کے اسوہ حسنہ سے روایتی اجتماعی دعا نماز کے بعد ہرگز ہرگز ثابت نہیں۔ البتہ مسنون ذکر و اذکار کے بعد انفرادی سطح پر ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا اللہ تعالٰی کے فرستادہ نبی حضرت محمد مصطفٰی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ثابت ہے جس پر عمل کرکے دعاؤں کی مقبولیت کا سبب بنے گا۔ انشاء اللہ

* * * * *

---

(1)۔ صفحہ نمبر 221

(2)۔ صفحہ نمبر 145

٭ اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت ٭

٭ اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت ٭

٭ مسئلہ دعا میں ضروری تفصیل ٭

درج ذیل مواقع پر اجتماعی روایتی دعا بدعت ہے۔ (مولف)

تفصیل آگے آ رہی ہے۔

1- دعا بعد سنت قبلیہ جو فرض نمازوں سے پہلے پڑھی جاتی ہے

2- فرض نمازوں کے بعد

3- سنت موکدہ جو فرض نمازوں کے بعد پڑھی جاتی ہے

4- بعد التراویح ہر رات میں

5- بعد ختم القرآن فی التراویح

6- بعد نماز جنازہ

7- بعد طعام ضیافت

8- تعزیہ میت کے وقت

9- بعد از فراغت تعلیم

10- پس از تقریر و بیان

11- خیرات یعنی صدقہ دینے والے کے لئے

12- حج کو روانگی کے وقت

13- حج سے واپسی کے وقت عند الملاقات والمصافحہ

14- قبر پر بعد از دفن میت

15- منگنی و نکاح کے بعد

16- دلہن کے والد کے گھر سے روانگی کے وقت

17- دو فریقین متخاصمین کے درمیان صلح کے بعد

18- کسی اہم کام پر مشورہ کے بعد

19- طوفان مرض یا آفت عام سے نجات پانے کے واسطے

20- کسی دشمن کے خوف کے وقت

21- بوقت سورج گرہن یا چاند گرہن

ان مذکورہ الصدر وغیرہ مقامات میں انفرادی طریقے سے ہر ایک الگ الگ اپنے طور پر اگر کوئی ہاتھ اٹھائے یا بغیر ہاتھ اٹھائے دعا مانگ لے عاجزی کے ساتھ اور خفیہ و آہستہ بلا ریاء و نمود تو اس طرح دعا جائز بلکہ مستحسن ہے اور بعض مقامات میں مستحب ہے مگر یہ سب انفرادی طور پر جیسے نماز فرض سے سلام کے بعد اور بعد ادائے سنن و تلاوت قرآن و طعام ضیافت وغیرہ کیونکہ مطلق آیات میں اور احادیث میں ترغیب دعا وارد ہے۔ مگر ان مقامات مذکورہ اور غیر مذکورہ میں سوائے واقعہ استسقاء بحیثیت اجتماعی کرنا چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خیرالقرون سے ثابت نہیں لہذا ان مقامات میں دوام یا التزام کے ساتھ بحیثیت اجتماعی دعا کرنا بدعت اور ناجائز ہے۔ خصوصاً جب کہ چھوڑنے والے پر یا منع کرنے والے پر طعن و تشنیع کی جائے۔ بحیثیت اجتماعی دعا کے ساتھ لازم قرار دینا یقیناً عوام الناس کے عقیدے کے فساد کا موجب بنتا ہے۔ وہ یہی سمجھنے لگتے ہیں کہ بس دعا کا یہی طریقہ ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔(1)

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کے عنوان میں احادیث نمبر 5 تا 8 میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کے بعد نمازیوں کی طرف چہرہ اقدس کرنا ثابت ہے جب کہ ان صحیح احادیث میں اس کے بعد اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں ہے البتہ دیگر مسنون اذکار کرتے رہتے مزید تفصیل مذکورہ عنوان میں دیکھیں۔

* عن سمرة بن جندب قال: کان النبی، صلی اللہ علیہ وسلم (اذا صلی صلاۃ اقبل علینا بوجهه)(2)

ترجمہ: حضرت سمرۃ بن جندب کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب

---

(1)- اقتباس از التحقیق الحسن فی نفی الدعا الاجتماعی بعد الفرائض و السنن صفحہ 6، 7، نیز تبلیغی جماعت کی دعا اور کسی افتتاح کے موقعہ پر بھی اجتماعی دعا بدعت ہی کے زمرہ میں آتی ہے۔

(2)- صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم حدیث 845، و صحیح مسلم حدیث 2275، و جامع الترمذی حدیث 2294، و مسند احمد: 14/5-

نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ اقدس ہماری طرف کر لیا کرتے۔

* عن جابر بن یزید بن الاسود، عن ابیه قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فکان اذا انصرف انحرف(1)

ترجمہ: جابر بن یزید بن الاسود اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے نماز کے اختتام کے بعد اپنا چہرہ مبارک مقتدیوں کی طرف موڑ لیا۔

نیز اس جیسی ملتی جلتی حدیث سنن النسائی اور ابن ابی شیبہ نے جلد1/ 302 میں روایت کی ہے۔ ملاحظہ کریں "فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا" میں حدیث نمبر 5 تا 8 کا مطالعہ بہت مناسب رہے گا۔

* جابر بن عبداللہ سے ہی روایت ہے:

* حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حجه الوداع قال: (فصلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صلاۃ الصبح او الفجر، قال ثم انحرف جالسا او استقبل الناس بوجهه فاذا هو برجلین من وراء الناس لم یصلیا مع الناس)(2)

ترجمہ: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا۔ حضرت جابر راوی حدیث کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی پھر آپ نے بیٹھے بیٹھے لوگوں کی طرف چہرہ

---

(1)- یہ حدیث صحیح ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الامام ینحرف بعد التسلیم حدیث 614، و جامع الترمذی حدیث 219-

(2)- ترتیب مسند احمد: 4/48، جب کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، و جامع الترمذی حدیث 219، و سنن النسائی حدیث 858، و سنن ابی داؤد حدیث 575، و سنن الدارمی حدیث 1367-

اقدس کر لیا۔ پس دو آدمی جو لوگوں کے پیچھے تھے اور انہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی ـــــ (آخر تک)

* عن ابی جحیفه رضی اللّٰه عنه قال : (خرج رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بالها جرة الی البطحاء فتوضاء و صلی الظهر رکعتین والعصر رکعتین و بین یدیه عنزة وکان یمر من ورائها الحمار و المراة ثم قام الناس فجعلوا یاخذون یده فیمسحون بها وجوههم قال فا خذت یده فوضعتها علی وجهی فاذا هی ابرد من الثلج واطیب ریحا من المسک(1)

ترجمہ : حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالھاجرہ(2) کے وقت بطحاء (مکہ مکرمہ میں ایک جگہ) کی طرف روانہ ہوئے آپ نے وضو فرمایا پھر ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت پڑھیں (جمع اور قصر کیں) جب کہ آپ نے سترہ کیلئے نیزہ گاڑا ہوا تھا اس سے آگے گدھے اور عورتیں گزر رہی تھیں۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگ کھڑے ہونا شروع ہوگئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو پکڑ پکڑ کر اپنے چہروں پر پھیرنے لگے پس میں نے بھی رسول اللہ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر اپنے چہرہ پر پھیرا آپ کا ہاتھ مبارک برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا اور مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

* **نقطہ** : نماز کے بعد اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں دعا کراتے تو صحابی یہاں ضرور بیان کرتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔

---

(1)- ترتیب مسند احمد : 4/49-50' یہ حدیث صحیح ہے۔

(2)- بالھاجرہ کا وقت آدھے دن کے بعد شروع ہوتا ہے جب گرمی شدت پر ہوتی ہے۔

* حدثنا جابر بن یزید بن الاسود عن ابیه قال شهدت مع النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم حجة فصلیت معه صلاة الصبح فی مسجد الخیف قال : (فلما قضی صلاته وانحرف اذا هوا برجلین فی اخری القوم لم یصلیا معه...) (1)

ترجمہ : حضرت جابر بن یزید بن الاسود اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں حاضر تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد خیف میں فجر کی نماز ادا کی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے نمازیوں کی طرف منہ موڑ لیا پس دو آدمی آئے جنہوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی ______ (آخر حدیث تک)

حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد عمل' ذکر و اذکار اور آپ کا مصلیٰ پر نمازیوں کی طرف چہرہ اقدس کرکے بیٹھنے کا بیان ان بنیادی کتب حدیث میں مذکورہ کتب Lessons اور ابواب Chaprers میں ملاحظہ کریں تاکہ یہ مسئلہ کھل کر سامنے آجائے کہ آپ نے کبھی بھی نماز کے بعد اجتماعی دعا نہیں کرائی۔

1- **صحیح البخاری۔ کتاب الاذان** (فتح الباری 2 صفحہ 324 تا 336):

* باب الذکر بعد الصلاة

* باب یستقبل الامام الناس اذا سلم

* باب مکث الامام فی مصلاہ بعد السلام

---

(1)- جامع الترمذی' کتاب الصلاۃ' باب ماجاء فی الرجل یصلی وحدہ ثم یدرک الجماعۃ حدیث 219- یہ حدیث حسن صحیح ہے' و سنن النسائی حدیث 858' و مسند احمد: 4/160-

2- صحیح مسلم۔ کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ:

* باب الذکر بعد الصلاۃ
* باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفته

3- ترتیب مسند احمد جز 4:

* ابواب الخروج من الصلاۃ بالسلام وما یتبع ذلک
* باب مکث الامام عقب الصلاۃ و جواز انحراف عن یمین او الشمال
* باب استقبال الامام الناس بوجهه عقب السلام و تبرک الصحابة بالنبی صلی اللہ علیه وسلم
* باب مکث الامام بالرجال قلیلا لتخرج النساء والفصل بین الفرض والنافلة بخروج او کلام و انتفال
* فضل جلوس المصلی فی مصلاہ بعد الصلاۃ
* ابواب الاذکار الواردۃ عقب الصلاۃ
* باب الادعیة الواردۃ من ذلک
* باب ماجاء فی التسبیح والتحمید والتکبیر والاستغفار عقب الصلوات
* باب الاذکار و تعوذات و ادعیة و قراءۃ بعض سور عقب الصلوات
* رفع الصوت بالذکر عقب الانصراف من الصلاۃ

4- سنن ابی داؤد - کتاب الصلاۃ:

* باب الامام ینحرف بعد التسلیم

* باب انصراف النساء قبل الرجال من الصلاۃ
* باب کیف الانصراف من الصلاۃ

5- **سنن الترمذی - ابواب الصلاۃ:**

* باب مایقول اذاسلم من الصلاۃ
* باب ماجاء فی انصراف عن یمینه و عن شماله

6- **سنن النسائی - کتاب السھو:**

* باب الانحراف بعد التسلیم
* باب التکبیر بعد تسلیم الامام
* باب الامر بقراءۃ المعوذات بعد التسلیم من الصلاۃ
* باب الاستغفار بعد التسلیم والذکر بعد التسلیم
* باب نوع آخر من القول عند انقضاء الصلاۃ
* باب نوع آخر من الذکر بعد التسلیم
* باب نوع آخر من الذکر والدعاء بعد التسلیم
* باب نوع آخر من الدعا عند الانصراف من الصلاۃ
* باب التعوذ فی دبر الصلاۃ
* باب عدد التسبیح بعد التسلیم
* باب قعود الامام فی مصلاہ بعد التسلیم
* باب الانصراف من الصلاۃ
* باب الوقت الذی ینصرف فیه النساء من الصلاۃ
* باب النھی عن مبادرۃ الامام بالانصراف من الصلاۃ
* باب ثواب من صلی مع الامام حتی ینصرف ج 3 صفحہ 67 تا

82 تک ملاحظہ کریں۔

7- سنن ابن ماجة - كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها :

* باب مايقال بعد التسليم

* باب الانصراف من الصلاة

مذکورہ بالا احادیث میں نماز میں سلام پھیرنے کے بعد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نشست و برخاست اور نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف آپ کا چہرہ اقدس کرنا اور دیگر ذکر و اذکار کی جزئیات تک کی تفصیل ملتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز ہرگز کبھی بھی فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا نہیں کی لہٰذا "اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت" ثابت نہیں۔ اس لئے یہ بدعت ہے جب کہ ہر بدعت سے بچنے کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پہلے ہی "بدعت کیا ہے" (1) کے موضوع میں درج کردیئے گئے ہیں۔

* * * * *

(1)- صفحہ نمبر 123

٭ عہد نبوی میں دعا طلب کرنے والوں ٭
٭ کے لئے آپ ﷺ کا طریقہ دعا ٭

✲ عہد نبوی میں دعا طلب کرنے والوں ✲
✲ کے لئے آپکا طریقہ دعا ✲

✲ حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی کا اسوہ مبارکہ ہر مسلمان کیلئے ہر وقت ہر آن پیش نظر اور حتی المقدور اس پہ عمل کرنا شریعت اسلامی کی بنیاد ہے ہمیں اسوہ محمدی کا پابند بنایا گیا ہے لہذا دیکھنا یہ ہے کہ کیا اجتماعی دعا کسی سائل کے کہنے پر آپ نے مانگی۔ جس پر صحابہ کرام نے بھی ہاتھ اٹھائے ہوں اجتماعی طور پر تو آیئے اس مسئلہ کی تحقیق ہم عہد نبوی میں حیات مبارکہ سے پیش کرتے ہیں کہ سائلین دعا کے لئے نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دعا کیسا ہوتا تھا؟

1- بارش دعا طلب کرنے والوں کیلئے نبی ﷺ کا طریقہ دعا

نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ ادا کر رہے ہیں ایک دیہاتی بدو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے عرض کرتا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مویشی بیوی بچے اور لوگ ہلاک ہو رہے ہیں آپ نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے بلند کیے اور لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ دعا کے لئے بلند کیے راوی

حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم مسجد نبوی سے ابھی باہر نکلنا بھی نہ پائے تھے کہ بارش برسنا شروع ہو گئی۔ حتیٰ کہ اگلے جمعہ تک بارش لگا تار برستی رہی۔ پس وہی شخص پھر حاضر خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور عرض کی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش سے مسافروں کو تکلیف ہو رہی جبکہ راستے کثرت بارش سے مسدود ہو چکے ہیں۔ حدیث کے الفاظ ملاحظہ کریں:

* یحیٰی بن سعید سمعت انس بن مالک قال : (اتی رجل اعرابی من اهل البدو الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوم الجمعة فقال یا رسول اللّٰه هلکت الماشیة هلک العیال' هلک الناس فرفع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یدیه یدعو' ورفع الناس ایدیهم معه یدعون قال فما خرجنا من المسجد حتی مطرنا فمازلنا نمطر حتی کانت الجمعة الاخری فاتی الرجل الی نبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال یا رسول اللّٰه بشق المسافر ومنع الطریق)(1)

اس سلسلہ کیلئے صحیح البخاری کتاب الاستقاء میں ان احادیث کا مطالعہ بھی اس مسئلہ کو مزید واضح کردے گا۔ حدیث نمبر1013' 1014' 1015' 1016' 1017' 1019' 1031

*** دوسری احادیث کا ملخص ***

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ میں ایک دیہاتی بدو کے کہنے پر

---

(1)۔ صحیح البخاری کتاب الاستسقاء باب رفع الناس ایدیھم مع الامام فی الاستسقاء حدیث 1029

بارش کے لئے دعا فرمائی آپ نے یہ کلمات تین دفعہ اپنی زبان مبارک سے ادا کئے۔ (اللهم اغثنا) اور جب بارش مسلسل اگلے جمعہ تک برستی رہی تو وہی شخص حاضر ہوا جب کہ آپ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے تو اس نے بارش روکنے کے لئے دعا کے لئے سوال کیا تو آپ نے یہ کلمات اپنی زبان مبارک سے ادا کئے تو بارش رک گئی۔

(اللهم حوالينا ولا علينا) "اے اللہ تعالیٰ ان بادلوں کو ہم سے لے جا اور ارد گرد بارش برسا دے۔"

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے خطبہ جمعہ میں کھڑے ہو کر نمازیوں کی طرف منہ کرکے جب کہ آپ کی پشت قبلہ کی طرف تھی آپ نے بارش کیلئے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی جب کہ صحابہ کرام نے بھی ہاتھ اٹھائے اور اجتماعی دعا کی۔

اس سلسلہ میں دعا کے لئے خصوصاً" اجتماعی دعا کے لئے یہ قوی حدیث دلیل کیلئے پیش کی جاتی ہے۔ جو در حقیقت "سچی بات غلط استدلال" کے طور پر پیش کی جاتی ہے کیونکہ یہ دلیل صرف بارش کی طلب کے لئے ہی ہو سکتی ہے نہ کہ دیگر مواقع پر اجتماعی دعا کی دلیل بن سکتی ہے جب کہ بارش کی طلب کیلئے یہ دعا کا طریقہ ابتدائی ہے جب تک نماز استسقاء کا طریقہ ابھی جاری نہیں ہوا تھا۔ جب نماز استسقاء کا طریقہ جاری کر دیا گیا تو پھر اس طرز پر دعا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اس سلسلہ کی نظیر صرف یہی ایک واقعہ ملتا ہے اس کے علاوہ کوئی اور واقعہ کتب حدیث میں مفقود ہے۔ کیونکہ اگر نزول بارش کیلئے دعا کا یہ طریقہ جاری رہتا ہے تو اس کی نظیر بعد میں بھی ملتی۔ جب کہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں بارش کی دعا کیلئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نماز استسقاء کے

ذریعہ ہی بارش طلب کی گئی نہ کہ عام دعا سے بارش طلب کی گئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ بارش کیلئے عام اجتماعی دعا کا طریقہ ابتدائی تھا جس پر بعد میں قرون مفضلہ میں کبھی عمل نہیں ہوا بلکہ بارش کی طلب کے لئے مسنون نماز استسقاء کے ذریعہ ہی بارش طلب کی جاتی رہی ہے۔ (حدیث نمبر 1010 بخاری شریف)

اس سلسلہ میں مزید احادیث ملاحظہ کریں :

* عن عباد بن تمیم عن عمه قال خرج النبی صلی اللہ علیه وسلم یستسقی و یحول رداه (1)

نیز اس سلسلہ میں اسی کتاب Lesson صحیح البخاری میں ان احادیث میں نماز استسقاء کی تفصیل ملاحظہ کریں :

حدیث نمبر 1022، 1023، 1025، 1027 اور 1028

* ملخص احادیث نماز استسقاء *

بارش کی طلب کیلئے آپ میدان میں نکل جاتے۔ دو رکعت نماز جہری قرات سے ادا کرتے اور اپنی چادر کو الٹا کر الٹے ہاتھوں بارش کیلئے دعا کراتے کبھی کبھی آپ مسجد نبوی میں بھی استسقاء کی نماز پڑھاتے۔ نماز استسقاء آپ کھڑے ہوکر پڑھاتے تھے ملاحظہ کریں۔ حدیث نمبر 1022، 1023، 1024، 1025۔

ان مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے اگر استدلال کیا جا سکتا ہے تو صرف اسی حد تک جس صورت میں اللہ تعالٰی کے نبی حضرت محمد مصطفٰی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا یعنی خطبہ جمعہ کے اندر اگر کوئی حاجت مند

---

(1)- صحیح البخاری کتاب الاستسقاء باب الاستسقاء و خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء حدیث 1005، 1011، 1023، 1024، 1026، 1027، 1028، 6243-

صرف نزول بارش کے لئے دعا کی استدعا خطیب و امام سے کرے تو وہ اسی وقت سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا برائے طلب بارش کرے اور بس! مگر افضل یہی ہے کہ نزول بارش کیلئے باقاعدہ نماز استسقاء ادا کی جائے دعا کے مختلف طریقوں کی تفصیل کیلئے صحیح البخاری کی کتاب الدعوات کے مکمل ابواب جن کی تعداد انسٹھ (59) ہے ملاحظہ کریں نیز اس سلسلہ کے لئے ہماری اس کتاب کے ان عنوانات کا مطالعہ کریں۔

"الذکر والدعا والتوبہ والاستغفار" صفحہ 81 تا 90 اور "دعاؤں کے مختلف طریقے" صفحہ 93 تا 120 نیز "اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت" کا عنوان بھی ملاحظہ کریں جو صفحہ 155 پر ہے۔

2- حق و باطل کے پہلے فیصلہ کن معرکہ میں دعاء نبی ﷺ

٭ جنگ بدر اسلام اور کفر کے درمیان وہ معرکہ حق و باطل ہے جس کی فتح سے اسلام کی سربلندی کا آغاز ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لشکر کو بدر کے دن دیکھا کہ ان کی تعداد ایک ہزار پر مشتمل ہے اور مسلمانوں کی تعداد تین سو انیس (319) افراد پر مشتمل ہے تو اللہ تعالٰی کے نبی حضرت محمد مصطفٰی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ منہ کرکے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے اور اللہ تعالٰی کے حضور گریہ و زاری بلند آواز میں شروع کی۔ اے اللہ تعالٰی اگر آج یہ اسلام کا گروہ ہلاک ہوگیا تو پھر زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

آپ قبلہ رو ہو کر یہی گریہ و زاری بارگاہ صمدیت میں کررہے تھے کہ

آپ کی چادر مبارک کندھوں سے گر گئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے چادر اٹھا کر آپ کے مبارک کندھوں پر ڈال دی اور بارگاہ رسالت میں عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے فرستادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی گریہ و زاری فرمائی آپ کا پروردگار آپ کی دعا ضرور قبول فرمائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا آسمانوں پر قبول فرمائی اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی:

"اور وہ موقع جب کہ تم اپنے رب تعالیٰ سے فریاد کر رہے تھے جواب میں اس نے فرمایا کہ میں تمھاری مدد کے لئے پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔" پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ سے آپ کی مدد فرمائی۔ (سورت الانفال آیت/9-10)

*** حدیث مبارک کے الفاظ ***

* حدثنی عمر بن الخطاب قال: لما کان یوم بدر، نظر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی المشرکین وھم الف، واصحابہ ثلاثمائہ وتسعۃ عشر رجلا. فاستقبل نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم القبلہ ثم مد یدیہ فجعل یھتف بربہ:

* (اللھم انجز لی ما وعدتنی اللھم! آت ما وعدتنی اللھم! ان تھلک ھذہ العصابۃ من اھل الاسلام لاتعبد فی الارض) فما زال یھتف بربہ، مادا یدیہ، مستقبل القبلہ، حتی سقط رداؤہ عن منکبیہ. فاتاہ ابوبکر. فاخذ رداہ فالقاہ علی منکبیہ. ثم التزمہ من ورائہ وقال: یانبی اللّٰہ! کذ اک مناشدتک ربک. فانہ سیجزلک. ماوعدک فانزل اللّٰہ عزوجل:

((اذتستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مرد فین)) (سورت الانفال آیت نمبر 9) فامدہ اللہ بالملائکۃ ...) (1)

نیز مزید تشریح کے لئے قرآن مجید کی ان آیات کا مطالعہ بھی کریں۔

سورت آل عمران آیت 123 تا 126 اور سورت الانفال آیت 9 تا 12-

مذکورہ حدیث مبارک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی صحابہ کے ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ملتا صرف نبی اللہ کے سوا۔

3- حضرت انس رضی اللہ عنہ کیلئے دعا

حضرت ام سلیم والدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم انس آپ کے خادم ہیں اس کے لئے دعا کیجئے تو آپ نے فرمایا :

* (اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما اعطیتہ)(2)

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ انس کے مال اور اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ انہیں دیا گیا ہے اس میں برکت ڈال دے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ "کتاب الصوم" حدیث 1982 فتح الباری

---

(1)- صحیح مسلم' کتاب الجہاد والسیر' باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر واباحۃ الغنائم حدیث 1763' و سنن ابی داؤد حدیث 2690' و جامع الترمذی حدیث 3081' و مسند احمد حدیث 30/1' 32- اس سلسلہ کی مزید تفصیل کے لئے فتح الباری 287/7 تا 292 کتاب المغازی باب 3 قصہ غزوہ بدر و باب 4 حدیث 3952' 3953-

(2)- اللؤلؤ والمرجان حدیث 1613 و صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الذکر بکثرۃ المال والبرکۃ حدیث 6378 تا 6381' نیز حدیث 1982' 6334 اور 6344 بھی ملاحظہ کریں' و صحیح مسلم حدیث 660' 2480' 2481' و جامع الترمذی حدیث 3827' و مسند احمد: 188/3-

جلد 4 صفحہ 229 کی تشریح میں مختلف احادیث کے حوالہ سے رقمطراز ہیں کہ نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کی برکت سے ان کی اولاد در اولاد یعنی بیٹے، بیٹیوں، پوتوں اور پوتیوں کی تعداد ان کی وفات کے وقت 129 تک ہو چکی تھی۔ جبکہ مال کی حالت یہ تھی کہ انصار میں سب سے بڑھ کر مالدار حضرت انس تھے۔ حتیٰ کہ ان کے باغات کے درخت سال میں دو مرتبہ پھل دیتے تھے جب کہ ان کی زرعی زمین بھی سال میں دو دو فصلیں اگاتی۔ اللہ اکبر۔ اس موقع پر آپ نے ہاتھ بھی نہیں اٹھائے بلکہ زبانی طور دعا فرما دی۔

4۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کیلئے دعا

* حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں اندر آنے سے کبھی منع نہیں فرمایا اور جب بھی آپ نے میری طرف دیکھا مجھے آپ کا چہرہ مبارک مسکراتا ہوا نظر آیا۔ بے شک میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا۔ چنانچہ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مار اور فرمایا :

* (اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا) (1)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ اس کو جما دے (گھوڑے پر) اور اسے ہدایت دینے

---

(1)۔ اللؤلؤ والمرجان حدیث 1608، و صحیح البخاری کتاب الجھاد باب من لا یثبت علی الخیل حدیث 3020، 3035، 3075، 4356، 4357، 6089، 6333، و صحیح مسلم حدیث 2475، 2476، و سنن ابی داؤد حدیث 2772، و جامع الترمذی حدیث 3820، و سنن ابن ماجہ حدیث 159، و مسند احمد 358/4، 359، 360، 362، 365۔

والا او ہدایت یافتہ بنا دے۔

اس حدیث مبارکہ سے دعا میں سینہ پر ہاتھ مارنے کا ذکر ہے' اٹھانے کا نہیں۔

* اللولووالمرجان حدیث 1609 میں ذکر ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ذوالخلصہ جو قبیلہ خثعم کا ایک بت خانہ تھا جسے کعبہ ایمانیہ کہا جاتا تھا' کو ختم کرنے کیلئے نکلا مگر میرے سب ساتھی شہسوار تھے اور میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا تھا تو آپ نے میرے سینہ پر اپنا دست مبارک اتنے زور سے مارا کہ آپ کی انگلیوں کے نشان میں نے اپنے سینے پر خود دیکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ تعالیٰ اسے جما دے (گھوڑے پر) اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

چنانچہ اس بت خانہ کو توڑا اور جلا ڈالا گیا پھر نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کو بھیج کر اس کی اطلاع دی گئی چنانچہ جریر کے قاصد نے آپ سے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق و صداقت دے کر بھیجا۔ میں آپ کی خدمت میں اس وقت چلا ہوں جب وہ گھر (بت خانہ) خالی پیٹ اونٹ کی طرح ہو چکا تھا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑ سواروں اور پیدل سپاہیوں کیلئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

5- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے دعا نبوی

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم

ترجمہ : میری طرف سے کافروں کو جواب دو۔ اے اللہ تعالیٰ ان کی روح القدس یعنی جبرئیل سے مدد فرما۔ حضرت ابوھریرہ نے کہا "ہاں"

7- جنتی عورت

* حضرت ابن عباس عطا بن رباح کو کہتے ہیں کہ کیا میں تم کو ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور' کہنے لگے یہ سیاہ رنگ کی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور اس نے عرض کیا تھا مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور اس حالت میں میرا ستر کھل جاتا ہے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چاہو تو اس تکلیف پر صبر کرو اس کے بدلے میں تم کو جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس تکلیف سے نجات دے۔ وہ کہنے لگی "میں صبر کروں گی" پھر کہنے لگی میرا ستر کھل جاتا ہے اس کے لئے دعا کریں کہ یہ نہ کھلا کرے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی :

* فدعا لها(1)

اس دعا میں زبانی طور پر دعا کا ذکر ملتا ہے' بغیر ہاتھ اٹھانے کے۔

8- حضرت ابو عامر اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کیلئے دعا

* حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی

(1)- اللؤلؤ والمرجان حدیث 1665' و صحیح بخاری کتاب المرضی باب فضل یصرع من الریح حدیث 5652' و صحیح مسلم حدیث 2576' و مسند احمد: حدیث 346/1-

اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین سے فراغت کے بعد ایک لشکر حضرت ابو عامر کی سرداری میں اوطاس کی طرف بھیجا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا اس لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی مگر حضرت ابو عامر کے گھٹنے میں تیر لگنے پر وہ زخمی ہوئے اور بالآخر رتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ شہادت پر فائز ہونے سے پہلے انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کو بلایا اور انہیں لشکر پر اپنا نائب مقرر کر دیا۔ اور ابو موسیٰ سے کہا کہ اے میرے بھتیجے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور میرے لئے دعائے مغفرت کیلئے عرض کرنا چنانچہ ان کی شہادت کے بعد جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بان کی بنی ہوئی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس سے آپ کے نرم و نازک پہلو اور پشت پر نشانات پڑ گئے تھے۔

میں (ابو موسیٰ) نے تمام حالات سے آپ کو آگاہ کیا اور حضرت ابو عامر کی شہادت کا واقعہ بیان کیا اور ان کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست بھی بارگاہ رسالت مآب میں پیش کی تو آپ نے پانی طلب کیا اور وضو فرمایا۔

* ثم رفع یدیہ فقال: (اللھم اغفر لعبید ابی عامر ورایت بیاض ابطیہ ثم قال اللھم اجعلہ یوم القیامۃ فوق کثیر من خلقک من الناس۔

فقلت ولی فاستغفر فقال اللھم! اغفر لعبداللہ بن قیس ذنبہ وادخلہ یوم القیامۃ مدخلا کریما)(1)

ترجمہ: پھر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: اے اللہ تعالیٰ! عبید یعنی ابو عامر کو بخش

(1)- اللؤلؤ والمرجان، حدیث 1624 و البخاری، کتاب المغازی، باب غزاۃ اوطاس حدیث 4323، 6383 و صحیح مسلم حدیث 2498 و مسند احمد: 399/4۔

اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین سے فراغت کے بعد ایک لشکر حضرت ابو عامر کی سرداری میں اوطاس کی طرف بھیجا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا اس لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی مگر حضرت ابو عامر کے گھٹنے میں تیر لگنے پر وہ زخمی ہوئے اور بالآخر رتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ شہادت پر فائز ہونے سے پہلے انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کو بلایا اور انہیں لشکر پر اپنا نائب مقرر کر دیا۔ اور ابو موسیٰ سے کہا کہ اے میرے بھتیجے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور میرے لئے دعائے مغفرت کیلئے عرض کرنا چنانچہ ان کی شہادت کے بعد جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بان کی بنی ہوئی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس سے آپ کے نرم و نازک پہلو اور پشت پر نشانات پڑ گئے تھے۔

میں (ابو موسیٰ) نے تمام حالات سے آپ کو آگاہ کیا اور حضرت ابو عامر کی شہادت کا واقعہ بیان کیا اور ان کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست بھی بارگاہ رسالت ماب میں پیش کی تو آپ نے پانی طلب کیا اور وضو فرمایا۔

* ثم رفع يديه فقال: (اللهم اغفر لعبيد ابي عامر ورايت بياض ابطيه ثم قال اللهم اجعله يوم القيامة فوق كثير من خلقك من الناس۔

فقلت ولي فا ستغفر فقال اللهم ! اغفر لعبدالله بن قيس ذنبه' وادخله يوم القيامة مدخلا كريما)(1)

ترجمہ: پھر ہاتھ اٹھاکر دعا فرمائی: اے اللہ تعالیٰ! عبید یعنی ابو عامر کو بخش

(1)- اللؤلؤ والمرجان' حدیث 1624 و البخاری' کتاب المغازی' باب غزاۃ اوطاس حدیث 4323' 6383' و صحیح مسلم حدیث 2498' و مسند احمد: 4/399-

دے دعا مانگتے وقت آپ نے اپنے ہاتھ اتنے بلند کیئے کہ میں (ابو موسیٰ) نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا اے اللہ تعالیٰ اسے ابو عامر کو قیامت کے دن انسانوں میں سے اکثر پر فضیلت عطا فرما۔ پھر میں نے عرض کیا میرے لئے بھی مغفرت فرمائیں تو آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ کا اصل نام) کو بھی بخش دے۔

اس حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے مگر انفرادی طور پر۔ جب کہ افرادی طور پر دعا کا طریقہ مسنون ہے۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔

9- انصار اور اولاد انصار کیلئے دعا

حضرت زید بن ارقم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو لکھا جب واقعہ حرۃ میں بہت سے انصار مدینہ شہید کر دیئے گئے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا انہوں نے فرمایا تھا :

* (اللھم اغفر للانصار ولابناء الانصار)(2)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ انصار اور اولاد انصار کو بخش دے۔

یہ دعا بھی آپ نے زبانی طور پر ارشاد فرمائی تھی۔

10- بنی غفار اور بنی اسلم کے لئے دعائے نبی ﷺ

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

(2)- اللؤلؤ والمرجان حدیث 1629، و البخاری کتاب التفسیر سورت اذا جاء کالمنافقون حدیث 4906، و صحیح مسلم حدیث 2506، و جامع الترمذی حدیث 3902، و مسند احمد: 4/369-

علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا:

* (غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ)(1)

ترجمہ : قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

یہ دعا بھی بغیر ہاتھ اٹھائے منبر نبوی پر کی گئی۔

11- حضرت حسن و حسین کیلئے دعائے نبی ﷺ

* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ :

نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت باہر تشریف لائے میں آپ کے ساتھ تھا حتیٰ کہ آپ بازار قینقاع تک آئے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر صحن میں تشریف فرما ہوگئے اور فرمایا۔ بچہ کہاں ہے بچہ کہاں ہے۔ لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نہا دھلا کر خوشبو لگا رہی تھیں جب حضرت حسن نکلے تو تیزی سے آتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے لپٹ گئے تو آپ نے ان کو پیار کیا اور فرمایا : (اللھم احببه و احب من یحبه)(2)

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کا محبوب بنا اور جو ان سے محبت

---

(1)- اللولو والمرجان حدیث 1636' و البخاری کتاب المناقب باب ذکر اسلم و غفار حدیث 3513' 3514' اور دیکھئے حدیث 1006-

(2)- اللولو والمرجان حدیث 1568' و البخاری کتاب فضائل اصحاب النبی باب مناقب الحسن و الحسین' حدیث 5884' اور دیکھیں حدیث 2122' و صحیح مسلم حدیث 2421' و سنن ابن ماجہ حدیث 142-

رکھے تو اس سے محبت فرما۔

کیا یہاں نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے تھے؟ ہرگز نہیں۔ اور نہ ہی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بلکہ وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے چمٹ گئے تھے۔

12- حج میں سر منڈھانے والوں کیلئے دعا

عن ابی هريره رضى اللّه عنه قال: قال رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم: (اللهم! اغفر للمحلقين) قالوا: يا رسول اللّه! وللمقصرين؟ قال (اللهم! اغفر للمحلقين) قالوا: يا رسول اللّه! وللمقصرين؟ قال (اللهم! اغفر للمحلقين) قالوا: يارسول اللّه! وللمقصرين؟ قال وللمقصرين)(1)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں سر منڈھانے والوں کو مغفرت کی دعا دی۔ صحابہ نے عرض کی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے بال کتروانے والوں کے متعلق کیا حکم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے مزید دو دفعہ سر منڈھانے والوں کیلئے مغفرت کی دعا دی اور ایک بار بال کتروانے والوں کی مغفرت کی دعا کی۔

اس دعا میں بھی آپ نے زبانی طور پر دعا فرمائی جب کہ حج کے اس

(1)- صحیح مسلم کتاب الحج باب تفضیل الحلق علی التقصیر و جواز التقصیر حدیث 1302، 1303، و صحیح بخاری حدیث 1728، و سنن ابن ماجہ حدیث 3043، و مسند احمد: 2/231، 411-

موقعہ پر آپ کے جاں نثار صحابہ کی تعداد آپ کے اردگرد ہزاروں پر مشتمل تھی کسی نے بھی ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کی۔

13- مدینہ منورہ کی محبت اور اسکے وزن میں برکت کی دعا

* عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : (اللهم حبب الينا المدينة كما حببت الينا مكة او اشد وانقل حماها الى الجحفة اللهم بارك لنا فی مدنا و صاعنا) (1)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دے جیسا کہ آپ نے مکہ کو ہمارے لئے محبوب بنایا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور مدینہ منورہ کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمارے مد اور صاع (اوزان کے پیمانوں) میں برکت ڈال دے۔

یہ دعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی درخواست پر کی تھی جو زبانی طور پر تھی۔ (دیکھئے مختصر صحیح مسلم حدیث 780) کیونکہ ان صحابہ کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا کی شدت سے بخار ہو گیا تھا۔

(1)- اللؤلؤ والمرجان حدیث 870 و صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء برفع الوباء والوجع حدیث 6372' اور دیکھئے حدیث 1889' 2926' 5654' 5677' و صحیح مسلم حدیث 1376' و مسند احمد: 82/6' 260' وموطا مالک حدیث 1385-

14- قبیلہ دوس کے لئے دعا

* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل دوسی اور ان کے ساتھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ قبیلہ دوس والے کافر ہوگئے ہیں ان کی ہدایت کیلئے دعا فرمائیں۔ کیونکہ وہ کفر کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں تو آپ نے فرمایا : (اللھم اھد دوسا وائت بھم) (1)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہدایت فرما قبیلہ دوس کو اور ان کو یہاں لے آ۔

اس حدیث میں بھی زبانی طور پر آپ نے قبیلہ دوس کے لئے دعا فرمائی۔

15- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انکی والدہ کے لئے دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کے مسلمان ہونے کی درخواست کی۔ چنانچہ آپ نے میری والدہ اور میرے لئے دعا فرمائی :

* (اللھم اھد ام ابی ھریرۃ . . اللھم حبب عبیدک ھذا(یعنی ابا ھریرۃ) وامه الی عبادک المومنین و حبب الیھم مومنین)(2)

ترجمہ : اے اللہ تعالیٰ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عنایت فرما۔ اے اللہ تعالیٰ میں تیرے بندے ابو ہریرہ کو محبوب رکھتا ہوں اور اس

---

(1)- صحیح مسلم کتاب فضائل صحابہ باب من فضائل غفار و اسلم و جھینۃ واشجع ومزینۃ و تمیم و دوس و طیی حدیث 2524، صحیح بخاری حدیث 2937، 4392، 6397، و مسند احمد: 2/ 243، 448، 502-

(2)- صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضل ابی ہریرہ حدیث 2491، و مسند احمد: 2/319-

کی والدہ جو کہ تیرے مومن بندوں سے ہیں اے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں مومنوں کی محبت ڈال دے۔

اس حدیث میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زبانی طور پر دعا کرنا ثابت ہے۔

16- حضرت طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھی کے لئے دعائے نبی ﷺ

* حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت طفیل دوسی نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ ان کا ساتھی مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد ہاتھوں کی ایک مرض میں مبتلا ہو گیا تو انہوں نے اپنی انگلیوں کے پوروں کو کاٹ دیا تھا۔ ایک روز خواب میں اس کو دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کے سبب معاف کر دیا ہے ! میں نے ان کے ہاتھ ڈھکے ہوئے دیکھے تو پوچھا یہ کیوں تو انہوں نے مجھے سارا قصہ سنایا چنانچہ طفیل دوسی نے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ بیان کیا تو آپ نے دعا فرمائی :

* (اللهم وليديه فاغفر)(1)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما دے۔

یہاں بھی آقائے مدنی نے محض زبانی دعا فرمائی۔

---

(1)- صحیح مسلم کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان قاتل نفسہ لا یکفر حدیث 116، و مسند احمد: 3/370-

17- انصار مدینہ سے محبت کرنے والوں کیلئے دعا

عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا و نساء مقبلین من عرس فقام نبی صلی اللہ علیہ وسلم ممثلاً فقال : (اللھم انتم من احب الناس الی اللھم انتم من احب الناس الی- یعنی الانصار-) (1)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شادی کی تقریب سے واپسی پر کچھ خواتین اور بچوں کو دیکھا اس موقعہ پر آپ قیام فرما تھے۔ آپ نے ان کو مخاطب کرکے دو دفعہ فرمایا۔ "اے اللہ میں ان کو لوگوں سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں یعنی انصار کو۔

یہ دعا بھی زبانی طور پر فرمائی گئی اور ہاتھ نہیں اٹھائے۔

18- عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا

* قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی ... فقال ابی واخذ بلجام دابته ادع اللہ لنا فقال: (اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم) (2)

---

(1)- صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل الانصار حدیث 2508، و صحیح بخاری حدیث 3785، 5180، و مسند احمد: 3/150، 175-

(2)- صحیح مسلم کتاب الاشربه باب استحباب وضع النوی الخارج التمر واستحباب دعا الضیف لاھل الطعام و طلب الدعا من الضیف الصالح واجابة ذلک حدیث 2042، و سنن ابی داؤد حدیث 3729، و جامع الترمذی حدیث 3576، و سنن الدارمی حدیث 2022، و مسند احمد: 4/187، 188، 190-

ترجمہ: عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں تشریف لائے۔ میرے والد نے آپ کی خدمت میں کھانا (آٹا کھجور برفی اور گھی سے بنا ہوا) پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر کھجوریں پیش کی گئیں وہ بھی آپ نے کھائیں پھر آپ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا جسے آپ نے پیا پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑی اور آپ کی خدمت میں گزارش کی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے لئے دعا فرمائیں تو آپ نے فرمایا۔ "اے اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں برکت ڈال دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحمت فرما۔"

یہاں بھی آپ نے زبانی طور پر دعا فرمائی۔

19- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے دعا

* حضرت عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر دونوں روایت کرتے ہیں کہ جب اسماء بنت ابوبکر صدیق نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں۔ جب وہ قباء پہنچیں تو عبداللہ پیدا ہوئے وہ ان کو لے کر نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ ان سے انکو گھٹی دلوائیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو گود میں لیا اور کھجوریں طلب کیں۔ پھر ان کے منہ میں انہیں ڈالا۔ سب سے پہلی مبارک چیز جو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ آپ کا لعاب مبارک تھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

* (ثم مسحه وصلی علیه وسماه عبداللّٰه) (1)

پھر آپ نے ان کے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرا اور ان کو دعا دی اور ان کا نام عبداللہ رکھا۔ پھر جب وہ سات یا آٹھ سال کے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن زبیر کو دیکھا تو آپ مسکرائے پھر انہوں نے بیعت کی۔

* "عہد نبوی میں دعا طلب کرنے والوں کے لئے آپ کا طریقہ دعا" میں اول الذکر انیس (19) احادیث مبارکہ میں دعا کے لئے صیغہ اللھم کا آیا ہے۔ جب کہ آخری حدیث میں دعا کے لئے (وصلی علیہ وسماہ عبداللّٰہ) اور ان کو دعا دی اور ان کا نام عبداللہ رکھا گیا ہے' سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے عہد حیات مبارک میں جب صحابہ میں سے کوئی دعا طلب کرتا تو آپ مفرد ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے یا سینہ پر ہاتھ مارتے اور زبانی طور پر دعا فرماتے یا مطلقاً" زبانی طور پر بغیر ہاتھ اٹھائے دعا فرماتے جیسا کہ اس موضوع میں بیس احادیث سے طریقہ نبوی سے ثابت ہے جب کہ کبھی بھی آپ نے مروجہ طریقہ سے اجتماعی دعا نہیں فرمائی۔ سوائے جمعۃ المبارک میں خطبہ کے درمیان بارش طلب کرنے والے کے لئے دعا جس کا اوپر ذکر آچکا ہے' جب کہ باقی تفصیل "اجتماعی دعا کے دلائل کی حقیقت" (2) میں آرہی ہے۔

---

(1)- صحیح مسلم کتاب الاداب باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ حدیث 2146' و صحیح بخاری حدیث 3910' و مسند احمد: 6/347-

(2)- صفحہ نمبر 221

* یہاں پر اس سوال کا واضح جواب مندرجہ بالا احادیث سے مل جاتا ہے کہ کسی طلب کرنے والے کیلئے دعا کا طریقہ کیا ہونا چاہیے اور وہ ہے۔ انفرادی دعا جو ہاتھ اٹھا کر یا زبانی طور پر کی جاسکتی ہے۔ اجتماعی طور پر نہیں۔

* * * * *

٭ اجتماعی دعا کے متعلق ٭
٭ قدیم و جدید علماء کی تحریرات ٭

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

٭ اجتماعی دعا کے متعلق ٭
٭ قدیم و جدید علماء کی تحریرات ٭

٭ اجتماعی دعا ناجائز و بدعت ہے۔ اس سلسلہ میں علمائے سلف اور علمائے خلف کے فتوے اور تحریرات قلمبند کئے جارہے ہیں۔ جو انہوں نے کتاب و سنت کی روشنی میں تحریر کئے ہیں۔

٭ امام مالک (متوفی 179 ہجری) کی تحریر ٭

احکام الدعاء میں امام مالک کا مذہب دعا اجتماعی بعد الفرائض میں یوں بیان کیا گیا ہے:

٭ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ و علماء کی ایک جماعت امامان مساجد و جماعات کی واسطے جہراً" دعا کرنے کو مکروہ و ناپسند کیا ہے۔ کیونکہ ایک تو اس میں امام کا لوگوں سے نماز میں آگے ہوتا' اور پھر یہ بزرگی کہ اس نے اپنے آپ کو خدا اور لوگوں کے درمیان واسطہ ٹھہرایا ہے۔ کہ گویا ان کے فائدے اس کے ہاتھ پر بذریعہ دعا حاصل ہوتے ہیں۔ ان دونوں باتوں میں خطرہ ہے کہ اس میں کبر آئے۔ اور اس کا دل خراب ہو جائے اور اس حالت میں وہ خدا کی اطاعت سے زیادہ اس کی نافرمانی کا مرتکب ہووے۔ (1)

(1)۔ التحقیق الحسن فی نفی دعاء الاجتماعی بعد الفرائض و السنن صفحہ 24

٭ امام ابن تیمیہ متوفی 728 ہجری ٭
٭ کے فتویٰ کا عربی متن ٭

وسئل :

هل دعاء الامام والماموم عقيب صلاة الفرض جائز، ام لا؟

فاجاب : الحمد لله اما دعاء الامام والماموين جميعا" عقيب الصلاة فهو بدعة، لم يكن على عهد النبى صلى الله عليه وسلم، بل انما كان دعاؤه فى صلب الصلاة، فان المصلى يناجى ربه، فاذا دعا حال مناجاته له كان مناسبا"۔

واما الدعاء بعد انصرافه من مناجاته و خطابه فغير مناسب، وانما المسنون عقب الصلاة هو الذكر الماثور عن النبى صلى الله عليه وسلم من التهليل، والتحميد، والتكبير كما كان النبى صلى الله عليه وسلم يقول عقب الصلاة: "لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، و هو كل شئى قدير، اللهم لا مانع لما اعطيت، ولا معطى لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد"

و قد ثبت فى الصحيح انه قال: "من سبح دبر الصلاة ثلاثا" و ثلاثين، و حمد ثلاثا" و ثلاثين، و كبر ثلاثا" و ثلاثين، فذلك تسعة و تسعون، و قال تمام المائة : لا اله الا الله وحده لا شريک له، له الملک، وله الحمد و هو کل شی ء قدير، حطت خطاياه - او كما قال - فهذا و نحوه هو المسنون عقب الصلاة، والله اعلم (1)

---

(1)- فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ جلد 22 صفحہ 519-520 اور مزید دیکھئے جلد نمبر 22 صفحہ 512، 513، 514، 515، 516، 517 اور 518-

٭ امام ابن تیمیہ کے فتویٰ کا اردو ترجمہ ٭

سوال: کیا امام اور مقتدی کے لئے فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام ابن تیمیہ حمد و ثنا کے بعد فرماتے ہیں: نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر دعا کرنا بدعت ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ طریقہ نہ تھا بغیر اس کے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اندر دعا مانگتے تھے۔ (1) کیونکہ نمازی اپنے رب کے ساتھ مناجات کرتا ہے۔ اور یہی وقت مناسب ہے دعا کے لئے۔ اور جب نمازی نماز ختم کر لیتا ہے تو اس وقت دعا مناسب نہیں ہوتی بلکہ جو اذکار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں: (سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ و اللّٰہ اکبر و لا الہ الا اللّٰہ ...) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس انسان نے نماز کے بعد 33 بار سبحان اللہ اور 33 بار الحمدللہ اور 34 بار اللہ اکبر کہا تو یہ عدد بنتا ہے 99 اور 100 بن جاتا ہے (لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شئی قدیر) پڑھنے سے اس کے جتنے بھی گناہ ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور اس طرح کے اذکار پڑھنا مسنون ہے نماز کے بعد۔ واللہ اعلم

(1)۔ نماز کے اندر دعا مانگنے کے مواقع (الف) تکبیرۃ تحریمہ کے بعد' (ب) رکوع کے اندر' (ج) رکوع کے بعد' (د) سجدہ کے اندر' (ر) دو سجدوں کے درمیان' (س) تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے۔

٭ امام ابن قیم متوفی 751 ہجری کی تحریر کا عربی متن ٭

واما الدعاء بعد السلام من الصلاۃ مستقبل القبلة او المامومین' فلم یکن ذلک من هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم اصلا'' ولا روی عنه باسناد صحیح' ولا حسن ... (1)

امام ابن قیم کی تحریر کا اردو ترجمہ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد دعا کرنا خواہ منہ جانب قبلہ ہو یا مقتدیوں کی طرف' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں ہرگز نہ تھا اور نہ اس کی نقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسناد صحیح یا حسن کے ساتھ ملتی ہے اور نماز صبح یا عصر کے ساتھ اس کی تخصیص کرنا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل نہیں تھا اور نہ خلفاء راشدین کا۔ نہ اپنی امت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی راہنمائی کی۔

(1)- زاد المعاد' جلد اول صفحہ 257

امام شاطبی متوفی 790 ہجری کے فتویٰ کا عربی متن

احداھا: دعاء الامام للجماعة فی ادبار الصلوات' ھل فی السنة ما یعضده او ما ینافیه؟

فاجاب رحمه اللّٰه:

وقفت ارشدنا اللّٰه و ایاکم علی المسائل المکتتبة فوق ھذا و بمقلوبه۔

والجواب: عن الاولی و باللّٰه التوفیق: ان دعاء الامام للجماعة فی ادبار الصلوات لیس فی السنة ما یعضدہ' بل فیھا ما ینافیه' فان الذی یجب الاقتداء به سید المرسلین محمد صلی اللّٰه علیه وسلم' والذی ثبت عنه من العمل بعد الصلوات اما ذکر مجرد لا دعاء فیه کقوله: (اللھم لا مانع لما اعطیت)۔ واشباہ ذلک' و اما دعاء یخص به نفسه کقوله: (اللھم اغفرلی ما قدمت و ما اخرت) واشباھه۔

ولم یثبت عنه انه دعا للجماعة وما زال کذلک مدة عمرہ ثم الخلفاء الراشدون بعدہ' ثم السلف الصالح' الی ان نص العلماء علی ان الامام اذا سلم انصرف' ولا یعقد فی موضع امامته (1)

امام شاطبی کے فتویٰ کا اردو ترجمہ

سوال: اجتماعی دعا نمازوں کے بعد کرنا کیا اس کا اصل سنت سے ملتا ہے

(1)- فتاویٰ الامام الشاطبی صفحہ 127' 128 نیز دیکھئے کتاب الاعتصام الامام الشاطبی جلد نمبر1 صفحہ نمبر 27' 252' 269' 353' 354' 357

یا نہیں؟

جواب: امام شاطبی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سوال کا جواب دیتا ہوں: کہ اجتماعی دعا نمازوں کے بعد کرنے کا سنت سے ثبوت نہیں۔ بلکہ سنت کے مخالف ہے۔ کیونکہ ہمارے اوپر سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء واجب ہے۔ اور جو فعل نبی کریم سے ثابت ہے نماز کے بعد وہ ہے ذکر فقط جس میں دعا نہیں ہے۔ جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (اللھم لا مانع لما اعطیت) اور اس کی شبیہ جو اذکار ہیں۔ اور جس میں فقط دعا ہے اپنے لئے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (اللھم اغفر لی ما قدمت و ما اخرت) یا جو دعا اس کے مشابہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز ثابت نہیں ہے کہ آپ نے اجتماعی دعا کرائی ہو' نماز کے بعد۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں یہ عمل نہ تھا اور نہ ہی خلفاء الراشدین اور سلف صالحین سے ثابت ہے حتیٰ کہ علماء سے ثابت ہے کہ جو امام نماز پڑھاتا ہے وہ جب نماز سے سلام پھیر لیتا ہے وہاں سے اٹھ جائے جہاں اس نے نماز کرائی ہے۔

٭ علامہ ابن حجر متوفی 852 ھجری کی تصریح ٭

علامہ احمد بن الحموی الحنفی شرح اشباہ و نظائر میں ایک خاص مسئلہ کی بحث کے نتیجہ میں اس طرح لکھتے ہیں اور ابن حجر نے اس کی تصریح کی ہے کہ ہاتھ اٹھا کر جمع کے ساتھ دعا کرنا بدعت ہے۔ میں احمد کہتا ہوں ابن حجر نے جو کہا ہے وہ بالکل حق ہے جس میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ تعریف بدعت اس اجتماعی دعا پر صادق آتی ہے۔ (التحقیق الحسن صفحہ 21)

* مولانا عبدالحق محدث دہلوی *

شرح سفر السعادۃ میں تحریر فرماتے ہیں' یہ دعا جو آئمہ مساجد سلام پھیرنے کے بعد کرتے ہیں اور مقتدی آمین آمین کہتے ہیں چنانچہ عرب و عجم کے ملکوں میں رواج ہے یہ طریقہ نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ سے نہیں ہے اور اس باب میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہوئی ہے۔ (التحقیق الحسن صفحہ 20)

* مولانا انور شاہ کشمیری محدث *

* عرف الشذی شرح ترمذی میں لکھتے ہیں *

* جاننا چاہیے بے شک یہ دعا مروج ہمارے زمانہ میں جو فرض نمازوں کے بعد کی جاتی ہے' امام اور مقتدی سب مل کر دعا کرتے ہیں' ہاتھ اٹھاتے ہیں' آمین آمین کہتے ہیں' اس طرح کی دعا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی ہاں بعد الفرائض دعا کی ثبوت ہے با لکثرت مگر بلا اجتماع اور بغیر ہاتھ اٹھائے۔(التحقیق الحسن صفحہ 17)

* اور آپ اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ سب قلت علم اور کثرت جہالت کے نتائج ہیں اور جاہل افراط و تفریط میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے۔ (1)

---

(1)- نفائس مرغوبہ صفحہ 37 بحوالہ التحقیق الحسن 78-

٭ مولانا عبدالحیٔ صاحب نے ٭
٭ مجموعہ الفتاویٰ میں لکھا ہے ٭

٭ یہ طریقہ جو ہمارے زمانہ میں رواج ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد امام ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے اور مقتدی آمین کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھا جیسے کہ ابن قیم نے زاد المعاد جلد اول صفحہ 257 میں اس کی صاف تصریح کرتے ہیں۔ (التحقیق الحسن صفحہ 20)

٭ مفتی محمد کفایت اللہ رقمطراز ہیں ٭

سوال: فرض نماز کے بعد امام بلند آواز سے دعا مانگتا ہے اور مقتدی آمین آمین کہتے ہیں یہ درست ہے یا نہیں؟ یہ ٹھیک ہے کہ سنن و نوافل کے بعد انتظار کرنا اور اجتماعی دعا مانگنا سنت کے خلاف ہے مگر فرضوں کے بعد دعا مانگنا تو ثابت ہے؟

جواب: (541) اس طریقہ کو ضروری اور لازمی نہ سمجھا جائے تو مباح ہے مگر سنن و نوافل کے بعد سب کا موجود رہنا اور پھر اس طریقہ سے یہ دعا مانگنا واجب الترک ہے۔

سوال: نماز کے بعد تین دفعہ دعا مانگنے سے روکنا کیا صحیح ہے؟ ایسا ہی جمعہ کی رات سورت الملک پڑھنے سے روکنا اور اس کو بدعت کہنا ہیئت اجتماعی کے ساتھ ٹھیک ہے □۔

جواب: (543) نماز کے بعد تین تین بار دعا مانگنے کا التزام بدعت ہے۔ سورت الملک کو ہیئت اجتماعی پڑھنے کو رسم بنا لینا بدعت ہے۔ (التحقیق الحسن صفحہ 78-79)

* مفتی دارالعلوم کراچی لکھتے ہیں *

* احسن الفتاویٰ میں جناب رشید احمد صاحب لدھیانوی محدث و سابق مفتی دارالعلوم کراچی لکھتے ہیں : امام کے ساتھ بحیثیت اجتماعی دعا مانگنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم، تابعین، تبع تابعین اور آئمہ مجتہدین رحم اللہ میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں جس کا وجود ہی ثابت نہ ہوا اسے وجوب کا درجہ دینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ جو امر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرون مشہود لہا بالخیر سے ثابت نہ ہو اسے تصور کرنا یہ سمجھنے کے مترادف ہے (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے دین کو سمجھا نہیں یا پوری طرح پہنچایا نہیں اس لئے دین ناقص رہا جس کی تکمیل آج کررہے ہیں حالانکہ ارشاد ہے :

* (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) (سورت المائدہ آیت/3)

ترجمہ: آج میں نے تمھارے دین کو تمھارے لئے مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت آپ پر مکمل کردی ہے اور آپ کیلئے اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے۔

آج ہم اپنے عمل سے اس آیت کریمہ (قول رب العالمین) کی تکذیب کررہے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ جلد 1 صفحہ 122 بحوالہ التحقیق الحسن صفحہ 77)

* فتاویٰ دارالعلوم دیو بند *

* امداد المفتین فتاویٰ دارالعلوم دیو بند میں سوال کیا گیا کہ سنتوں کے بعد اجتماعی دعا کا التزام بدعت ہے یا نہ؟ وہ لکھتے ہیں :

٭ مفتی دارالعلوم کراچی لکھتے ہیں ٭

٭ احسن الفتاویٰ میں جناب رشید احمد صاحب لدھیانوی محدث و سابق مفتی دارالعلوم کراچی لکھتے ہیں : امام کے ساتھ بحیثیت اجتماعی دعا مانگنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم، تابعین، تبع تابعین اور آئمہ مجتہدین رحم اللہ میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں جس کا وجود ہی ثابت نہ ہوا اسے وجوب کا درجہ دینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ جو امر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرون مشہود لہا بالخیر سے ثابت نہ ہو اسے تصور کرنا یہ سمجھنے کے مترادف ہے (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے دین کو سمجھا نہیں یا پوری طرح پہنچایا نہیں اس لئے دین ناقص رہا جس کی تکمیل آج کررہے ہیں حالانکہ ارشاد ہے :

٭ (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) (سورت المائدہ آیت/3)

ترجمہ: آج میں نے تمھارے دین کو تمھارے لئے مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت آپ پر مکمل کردی ہے اور آپ کیلئے اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے۔

آج ہم اپنے عمل سے اس آیت کریمہ (قول رب العالمین) کی تکذیب کررہے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ جلد 1 صفحہ 122 بحوالہ التحقیق الحسن صفحہ 77)

٭ فتاویٰ دارالعلوم دیو بند ٭

٭ امداد المفتین فتاویٰ دارالعلوم دیو بند میں سوال کیا گیا کہ سنتوں کے بعد اجتماعی دعا کا التزام بدعت ہے یا نہ؟ وہ لکھتے ہیں :

الجواب: نفس دعا دبر الصلاۃ المکتوبہ تو بلا شبہ عام ہے۔ بعد المکتوبہ اور بعد السنن الرواتب کو لیکن گفتگو نفس دعا میں نہیں بلکہ دعا بہیئۃ۔ اجتماعیہ میں ہے اس کی کوئی دلیل اور شاہد سلف اور خلف کے تعامل و آثار میں بعد الرواتب موجود نہیں۔ بہت سے علماء کو تو بہیئۃ اجتماعیہ بعد المکتوبہ کے ثبوت میں بھی کلام ہے پھر اس نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ ختم مکتوبہ کے بعد مختصر سی دعا مسنون پر ہر شخص عمل کرے تو خود بخود اجتماع سابق باقی رہ جائے گا بالقصد اجتماع دعا کیلئے نہ ہوگا۔ (چند سطور کے بعد لکھتے ہیں) سنتوں کے بعد بہیئۃ اجتماعیہ دعا کے نہ اس پر تعامل ثابت ہے اور نہ کسی حدیث اثر سے اس کا ثبوت ہے۔ تو اس پر اجتماع اور اس اجتماع کا التزام بلاشبہ بدعت کی حد میں آ جاتا ہے۔ (التحقیق الحسن صفحہ 74)

٭علامہ محمد رشید رضا مصری مدیر مجلّہ المنار٭

٭ کتاب صیانۃ الانسان لمحمد بشیر سہسوانی کی تعلیقات میں لکھتے ہیں :

نمازوں کے بعد اذکار اور منقولہ دعاؤں کے بارے میں دونوں قولوں میں سے صحیح قول یہ ہے کہ یہ بیشک مستحب ہیں مگر اجتماعی اور اونچی آواز کی قید کے بغیر جس کو لوگوں نے شعائر دین کا درجہ دے دیا ہے' حالانکہ وہ شعائر دین میں سے نہیں۔ کیونکہ نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قید کا حکم دیا نہ صحابہ نے ایسا کیا نہ معتمد سلف نے۔ (1)

(1)- صیانۃ الانسان صفحہ 54 بحوالہ التحقیق الحسن صفحہ 36-

* محدث عصر حاضر شیخ محمد ناصر الدین البانی *
اجتماعی دعا کے متعلق فرماتے ہیں

* یہ بات انہوں نے ایک سائل کے جواب میں کہی تھی کہ "یہ ہندوستانی اور پاکستانی سلفیوں کی بدعت ہے۔" (تخریج و تعلیق صلاۃ الرسول صفحہ 499)

* * * * *

✽ جماعت اہل حدیث کے جماعتی اخبار "الاسلام" کا اجتماعی دعا سے متعلق تحریر کا عکس ✽

ان الدین عند اللہ الاسلام

ہفت روزہ

مسلک اہلحدیث کا داعی

الاسلام

لاہور پاکستان

رجسٹرڈ

جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

شمارہ ۴۳/۴۴ | ۶/۱۳ شعبان ۱۴۰۵ھ | جمعۃ المبارک | ۲۵ مارچ تا یکم اپریل ۱۹۸۵ء | جلد ۱۴

زیر سرپرستی محدث مولانا محمد عبداللہ امیر جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

بشیر انصاری

مجلس ادارت
حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری
قاضی محمد اسلم سیف
مولانا عبدالاعلیٰ رحمانی

قاتلوں کی عدم گرفتاری مجرمانہ غفلت ہے

صوبائی نفرت پھیلانے والوں کا سختی سے محاسبہ کیا جائے۔

احتجاجی جلسے، جلوسوں اور مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔

سیالکوٹ میں مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

حضرۃ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب کمیرپوری، مولانا سید محب اللہ شاہ صاحب راشدی
مولانا عزیز الرحمٰن صاحب یزدانی، جناب عبدالوکیل صاحب صدیقی اور مولانا ابراہیم خادم قصوری
کا مختلف عہدوں کیلئے انتخاب!

جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مخلص، علمی اور متحرک قیادت کا یہ پہلو انتہائی درخشندہ اور تابناک ہے کہ اس نے جماعت میں شورائی و جمہوری اقدار کو پروان چڑھانے کیلئے ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے اور تمام مسائل کو جماعت کے با اختیار ادارہ مجلس شوریٰ میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ سانحۂ لاہور کے بعد سال سے بھی کم عرصہ میں مجلس شوریٰ کا یہ دوسرا اجلاس منعقد ہوا ہے۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

نماز کے بعد اجتماعی دعا کا حکم

سلسلہ تبصرہ قسط ۱

تحریر
صاحبزادہ برق التوحیدی
رفیق ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد

ہمارے سامنے اس وقت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ترجمان ماہنامہ "الحق" کا شمارہ ۳ جلد ۲۳ دسمبر ۱۹۸۷ء ہے۔ جسمیں دارالعلوم کے "مفتی اعظم" مولانا محمد فرید صاحب کی تحریر بعنوان "استفتاء" ہے۔ موصوف نے اپنی اس تحریر میں جس انداز سے فتویٰ دیا ہے اسے فتویٰ نویسی سے زیادہ فتویٰ سازی کہنا چاہیے۔ کیونکہ مفتی اعظم ہونے کے ناطے سے فتویٰ نویسی کے جو آداب و تقاضے ہیں وہ یکسر اس تحریر میں عنقا ہیں۔ اور محض مغالطات و الزامات کا پلندہ یا تحریفات و تدلیسات کا شاہکار ہی کہا جاسکتا ہے۔ حالانکہ کسی مسئلہ پر بحث سے قبل اسکے ما لہ و ما علیہ پر عبور رہونا فتویٰ نویسی کیلئے ازلبس ضروری ہے۔ اور اس سلسلہ میں دیانت و صداقت کا مظاہرہ اولیں شرط مگر افسوس ہے کہ موصوف نے جس انداز میں مسلک اہلحدیث کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ اس میں ان دونوں باتوں کا فقدان ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب کو مسلک اہلحدیث کے اصولوں اور اسکے مبادیات کا علم نہیں اور اگر ہے تو بغض باطن کے ہاتھوں مجبور ہوکر انہوں نے محض الزامات کا سہارا لیا ہے۔ مثلاً انہوں نے اہلحدیث پر بے سروپا افتراء پردازی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ —————— "جس چیز کے متعلق وحی میں ذکر نہ ہو، نہ نفی اور نہ اثبات، تو یہ لوگ اسکو نفی قرار دیتے ہیں۔ عدم الذکر اور ذکر العدم میں فرق نہیں کرتے"

حالانکہ اہلحدیث اصولی طور پر اس بات کے قائل و عامل ہیں کہ عدم الذکر عدم الوجود کو لازم نہیں مگر اہلحدیث کو بدنام کرنے کیلئے حضرت نے یہ افسانہ تراشا جو خود اہلحدیث سے متعلق انکے مبلغ علم کا آئینہ دار ہے۔ کیونکہ اہلحدیث کے نزدیک عدم ذکر عدم وجود کو مستلزم نہیں تاہم یہ اصول عام اور مطلق بھی نہیں بلکہ داعیہ و اسباب ہونے کے باوجود اگر کوئی چیز عدم الذکر ہو تو اس کا حکم معدوم الوجود کا ہوگا۔ مثلاً دعا بعد الاذان وغیرہ۔ لیکن اسکے باوصف انہوں نے اہلحدیث پر الزام تراشی محض اسلئے کی ہے کہ وہ بدعات کو سند جواز بخشنے کیلئے ایسا چور دروازہ کھولنا چاہتے ہیں جس کی راہ میں اہلحدیث سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اسلئے اہل بدعت کا تعارف شیخ عبدالقادر جیلانی کی زبان میں جو یہ ہے کہ وہ اہلحدیث پر زبان طعن و تشنیع دراز کرتے ہیں۔ اسی پس منظر میں ہے چنانچہ اہلحدیث پر یہ طعن و الزام لگانے کے بعد انہوں نے اپنے اصل مقصد کو حاصل کرنے کی خاطر ایسی بدعت کی مثال دی ہے جس کا بدعت ہونا بقول موصوف محض "قرائن" ہی سے نہیں بلکہ دلائل سے ثابت ہے۔ ہم اس سلسلہ میں اپنی جانب سے کسی قسم کے تبصرہ و تجزیہ کا حق محفوظ رکھتے ہوئے موصوف کی خدمت میں دعا بعد الصلوٰۃ پر صرف علماء احناف کی تصریحات پیش کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک اسکی کیا حیثیت ہے۔ چنانچہ امام موسیٰ لکھتے ہیں "وصرح ابن الحجر بان الاجتماع للدعاء بدعة اقول ما قال ابن الحجر هو الحق الذی لامریة فیه فان تعریف البدعة صادق علیه" (شرح اشباہ والنظائر بحوالہ تحقیق الحسن ص)

یعنی ابن حجرؒ نے واضح کیا ہے کہ یہ اجتماعی دعا بدعت ہے اور میرے نزدیک ابن حجرؒ کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اس اجتماعی دعا پر بدعت کی تعریف پوری آتی ہے۔

دیوبندیت کے خاتم الحفاظ سید انور شاہ کاشمیریؒ رقمطراز ہیں۔

"واما الامور المحدثة من عقد صورة الجماعة للدعا کجماعة الصلوٰة والانکار علی تارکها ونصب امام ثم ائتمام به فیه وغیر ذلك من قلة العلم وکثرة الجهل والجاهل مفرط او مفرط" (نفائس مرغوبہ بحوالہ مذکور)

یعنی نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگنا بدعات میں سے ہے۔ اور یہ دعا نہ مانگنے والے پر اعتراض کرنا کم علمی اور جہالت ہے۔

اسی طرح معروف دیوبندی حنفی عالم مولانا ظفر احمد عثمانی اعلاء السنن میں لکھتے ہیں۔

"رحم الله طائفة من المبدعة فی بعض اقطار الهند حیث واظبوا علی ان الامام ومن معه یقومون بعد المکتوبة بعد قرائتهم اللهم انت السلام ومنك السلام" (بحوالہ تحقیق الحسن)

یعنی الحمد للہ ہندوستان میں بعض حصوں تک ان بدعتیوں پر رحم فرمائے جنہوں نے فرض نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کے لیئے اللھم انت السلام کہنے کے بعد (دعا مانگنے کیلئے) کھڑے ہونا ضروری سمجھ رکھا ہے۔

علماء احناف کی ان تصریحات کے بعد ہم موصوف سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا اہلحدیث کیطرح ان دیوبندی علماء احناف نے بھی بنیادی غلطی کی ہے؟ کیا انہوں نے عدم ذکر سے عدم وجود کو لازم نہیں سمجھا؟ اور کیا ان بزرگوں نے بھی افتراء سے کام لیا ہے؟ اور کیا اسی اصول کی بنا پر ان بزرگوں نے اس دعا کو بدعت قرار نہیں دیا۔ جس کو تمثیلاً بیان فرما کر آپ اہلحدیث کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ ؎

تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں تھی

مسئلہ کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے دیوبندی علمائے احناف کی ان تصریحات کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ پر مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا تبصرہ بھی نقل کر دیا جائے کہ آج کے "مفتی اعظم" اور سابقہ "مفتی اعظم" میں سے کس کی بات صحیح ہے؟ ؎

کس کا یقین کیجئے کس کا یقین نہ کیجئے
آئی ہے بزم یار سے خبر الگ الگ

چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "ہمارے زمانہ کے ائمہ مساجد کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرماویں کہ قرآن و سنت کی تلقین اور بزرگان سلف کی ہدایات کو یکسر چھوڑ بیٹھے ہیں ہر نماز کے بعد دعا کی ایک مصنوعی سی کاروائی ہوتی ہے بلند آواز سے کچھ کلمات پڑھے جاتے ہیں۔ جو آداب دعا کے خلاف ہونے کے علاوہ ان نمازیوں کی نماز میں خلل انداز ہوتے ہیں جو مسبوق ہونے کی وجہ سے امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی باقیماندہ نماز پوری کر رہے ہیں۔ غلبہ رسوم نے اس برائی اور مفاسد کو انکی نظروں سے اوجھل کر دیا ہے۔ کسی موقعہ پر خاص دعا پوری جماعت سے کرنا مقصود ہو ایسے موقع پر ایک آدمی کسی قدر آواز سے دعا کے الفاظ کہے دوسرے آمین کہیں اس کا مضائقہ نہیں شرط یہ ہے کہ دوسروں کی نماز عبادت میں خلل کا موجب نہ بنیں اور ایسا کرنے کا طریقہ اور عادت نہ ڈالیں کہ عوام یہ سمجھنے لگیں کہ دعا کرنے کا طریقہ یہی ہے۔ جیسا کہ آجکل عام طور سے ہو رہا ہے۔ (معارف القرآن ص ۵۲۸ ج ۳)

موصوف ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور شریعت اسلام کے احتیاط کی صریح مخالفت ہے کہ دعاؤں اور وظیفوں کو نماز فرض کیساتھ اس طرح جوڑ دیا کہ دیکھنے والے یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ یہ وظیفے اور یہ دعائیں بھی گویا نماز کا جز ہیں جو امام یہ دعائیں اور وظائف سب مقتدیوں کو ساتھ لیکر نہ پڑھے اس کی نماز کو مکمل نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ (سنت و بدعت ص ۱۹ بحوالہ تحقیق الحسن)

(۱) یہ کتاب "التحقیق الحسن فی نفی الدعاء الاجتماعی بعد الفرائض والسنن" مشہور دیوبندی عالم مولانا عمادالدین صاحب ژوب بلوچستان کی تصنیف ہے جسمیں موصوف نے اسلاف دیوبند کے علاوہ بھی اکابر علماء کرام کی متعدد تصریحات کے ساتھ قرآن و سنت اور اصول ادلہ کی روشنی میں دعا کی فضیلت اور پھر دعا اجتماعی کا حکم نقل فرمایا ہے۔

* جامعہ اشرفیہ کے فتویٰ کا عکس *

کیا فرماتے ہیں علمائے دین

(۱) اشتہار کے بارے آپ کا کیا خیال ہے؟ (۲) جمعہ عیدین اور فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا مانگنا فرض ہے سنت ہے؟ یا کہ بدعت ہے؟ (۳) اس اجتماعی دعا میں شامل نہ ہونے والے کو جو برا بھلا کہے وہ کیسا ہے؟ (۴) امام جیسے سال سے اجتماعی دعا کی فرائض کی طرح پابندی کرتا ہے؟ (۵) جو امام اس اجتماعی دعا کو ضرورت تو نہیں سمجھتا مگر دوسروں کی ناراضگی یا حاضری کم ہو جانے کے ڈر سے مانگتا ہے۔ ان کا کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مطلع فرمائیں

جزاکم اللہ احسن الجزا   فقط والسلام

[illegible]

[illegible]

فتویٰ جامعہ اشرفیہ کا خلاصہ	عیدین جمعہ و فرض نمازوں کے بعد اپنی اپنی دعا مانگنا سنت سے ثابت ہے مگر اجتماعی دعا مانگنا بدعت و حرام ہے

ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال وا لاکرام) قیل للا وزاعی کیف الاستغفار؟ قال : یقول "استغفراللّه استغفراللّه" هذه روایة مسلم' والترمذی والنسائی الاان النسائی قال : ان رسول اللّه صلی اللّه علیه وسلم کان اذا انصرف من صلاته استغفراللّه ثلاث مرات ثم قال : (اللهم انت السلام) وفی روایة ابی داؤد' والنسائی عن عائشة رضی اللّه عنها ان رسول اللّه صلی اللّه علیه وسلم کان اذا سلم قال : (اللهم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام) وروی البخاری و مسلم عن وراد کاتب مولی المغیرة بن شعبة قال : املی علی المغیرة بن شعبة فی کتاب ابی معاویه ان النبی صلی اللّه علیه وسلم کان یقول فی دبر کل صلاة (لا اله لااللّه وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر اللهم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد)

وروی مسلم فی صحیحه عن عبداللّه بن الزبیر رضی اللّه عنهما انه کان یقول فی دبر کل صلاة حین یسلم : (لا اله لااللّه وحده لا شریک له له الملک وله الحمد و هو علی کل شیء قدیر' ولا حول ولا قوة الا باللّه' لا اله الا اللّه ولا نعبد الا ایاه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن' لا اله الا اللّه مخلصین له الدین ولو کره الکافرون) وقال : کان رسول اللّه صلی اللّه علیه وسلم یهلل بهن دبر کل صلاة" و فی روایۃ لمسلم ایضا قال : قال رسول اللّه صلی اللّه علیه وسلم ((من سبح دبر کل صلاة ثلاثا و ثلاثین و حمداللّه ثلاثا و ثلاثین وکبراللّه ثلاثا و ثلاثین فتلک تسع و تسعون' ثم قال تمام المائة لا اله الا اللّه

ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال وا لاکرام) قیل للا وزاعی کیف الاستغفار؟ قال : یقول "استغفراللّٰہ استغفراللّٰہ" ھذہ روایة مسلم' والترمذی والنسائی الاان النسائی قال : ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلاتہ استغفراللّٰہ ثلاث مرات ثم قال : (اللھم انت السلام) وفی روایة ابی داؤد' والنسائی عن عائشة رضی اللّٰہ عنھا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا سلم قال : (اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام) وروی البخاری و مسلم عن وراد کاتب مولی المغیرة بن شعبة قال : املی علی المغیرة بن شعبة فی کتاب ابی معاویہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلاة (لا الہ لااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی ء قدیر اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد)

وروی مسلم فی صحیحہ عن عبداللّٰہ بن الزبیر رضی اللّٰہ عنھما انہ کان یقول فی دبر کل صلاة حین یسلم : (لا الہ لااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شی ء قدیر' ولا حول ولا قوة الا باللّٰہ' لا الہ الا اللّٰہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمة ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن' لا الہ الا اللّٰہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون) وقال : کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یھلل بھن دبر کل صلاة' و فی روایۓ لمسلم ایضا قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ((من سبح دبر کل صلاة ثلاثا و ثلاثین و حمداللّٰہ ثلاثا و ثلاثین وکبراللّٰہ ثلاثا و ثلاثین فتلک تسع و تسعون' ثم قال تمام المائة لا الہ الا اللّٰہ

وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شی ء قدیر• غفر لہ خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر)) ومن اراد المزید من الاطلاع علی الادعیۃ فعلیہ بالرجوع الی کتب الادعیۃ من کتب الجوامع' مثل : جامع الاصول' و مجمع الزوائد' والمطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ وغیرھا۔

وباللّٰہ التوفیق و صلی اللّٰہ علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ وسلم

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

عضو: عبداللّٰہ بن غدیان

نائب رئیس اللجنۃ: عبدالرزاق عفیفی

الرئیس: عبدالعزیز بن عبداللّٰہ بن باز(1)

٭ دارالافتاء سعودی عرب کے فتویٰ کا ترجمہ ٭

سوال: کیا فرائض نماز کے بعد امام اور لوگوں کیلئے اجتماعی دعا کرنا جائز ہے؟

جواب: عبادات توقیف (2) پر مبنی ہیں پس یہ جائز نہیں کہ کوئی کہے کہ یہ عبادت جائز ہے کیونکہ اس کی اصل (قرآن و سنت) سے عدد' طریق کار اور جگہ سے متعلق ثابت نہیں۔ کیونکہ اس کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی قولی فعلی یا تقریری حدیث سے ثبوت ملتا ہو۔ کیونکہ خیر و بھلائی سب کی سب حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی اتباع میں ہے

---

(1)- فتویٰ رقم 2222 سوال نمبر 5' فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء : (3/44-51)

(2)- اس کی نسبت توقیفی ہے۔ وہ امور جن میں شارع کی طرف سے نص و صراحت موجود ہو اور جس میں تبدیلی نہ ہوسکے جیسے قرآن مجید کی آیات و سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔

اور طریقہ محمدی سے کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد اجتماعی دعا کی ہو۔ اور اسی پر خلفائے راشدین' صحابہ کرام' تابعین اور تبع تابعین کا عمل تھا۔ اور جو کوئی طریقہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدعت جاری کرتا ہے جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ ہو تو وہ عمل مردود ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

* (من عمل عملا ليس عليه امرنا فهورد) (1)

ترجمہ: جس نے کوئی ایسا کام کیا جس میں ہمارا حکم نہ ہو پس وہ مردود و باطل ہے۔

پس وہ امام جو سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھاکر اجتماعی دعا کرتا ہے اور مقتدی بھی اس کے پیچھے ہاتھ اٹھا کر آمین آمین پکارتے جاتے ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی دلیل ہے جو اس فعل کو ثابت کرے تو لائیں ورنہ یہ عمل مردود ہی ہوگا۔ اب ہم آپ کے علم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ پیش کررہے ہیں کہ جب وہ نماز سے سلام پھیرتے تو تین دفعہ (استغفر اللّٰه) کہتے پھر یہ دعا پڑھتے (اللهم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام) اے اللہ تعالیٰ آپ ہی سلام ہیں اور آپ کی طرف سے ہی سلامتی ہے اے بابرکت صاحب جلال و اکرام۔

جب امام اوزاعی سے پوچھا گیا کہ استغفار کیسے ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ (استغفر اللّٰه استغفر اللّٰه) کہنا۔ اس روایت کو امام مسلم' امام ترمذی اور امام النسائی نے روایت کیا ہے مگر امام نسائی نے اس حدیث سے پہلے

(1)۔ صحیح مسلم کتاب الاقضیہ باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور حدیث نمبر 1718

کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرتے لفظ زیادہ روایت کیئے ہیں۔

امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں اس طرح روایت کیا ہے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد استغفراللہ تین مرتبہ کہتے پھر پڑھتے۔ (اللھم انت السلام) دوسری روایت جو سنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کی گئی ہے کہ جب آپ سلام پھیرتے تو آپ کہتے۔ (اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام) صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں متفق حدیث ہے۔ (اللؤلؤ والمرجان حدیث 347)

وراد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب تھے' بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط لکھوایا جس میں تحریر کروایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

* (لاالہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور ہر طرح حمد و تعریف صرف اسی ذات کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے معبود حقیقی! جو تو نے عطا فرمایا اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو چیز تو روک دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے آگے کام نہیں دے سکتی۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے سلام پھیرنے کے بعد (لاالہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ' لا الہ الا اللّٰہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثنا الحسن لاالہ الا اللّٰہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون) یہ پڑھتے تھے۔

صحیح مسلم میں ہی روایت ہے آپ نے فرمایا۔ جو کوئی ہر نماز کے بعد سبحان اللہ 33 بار' الحمدللہ 33 بار اور اللہ اکبر 33 بار پڑھتا ہے جو ملکر ننانوے (99) بنتے ہیں اور پھر اس کے بعد یہ پڑھنے سے تعداد پوری ہوتی ہے :

* (لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیء قدیر)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہی اور اسی کیلئے ہی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو یہ عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی ہے کہ اگر ایسے شخص کے گناہ سمندر کی جھاگ برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

نیز جو شخص اس سلسلہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کا متمنی ہو تو وہ "کتاب الادعیہ" میں الجوامع مثلاً "جامع الاصول" مجمع الزوائد اور مطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ کا مطالعہ کرے۔(1)

---

(1)- نیز اس سلسلہ میں نیل الاوطار 341/2' سبل السلام 197/1 اور فقہ السنہ 249/1' اور عمل الیوم واللیلۃ النسائی' عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی' الاذکار للنووی' الکلم الطیب ابن تیمیہ' الوابل الصیب ابن القیم الجوزیۃ' عدۃ الحصن الحصین للجزری' وظائف الیوم واللیلۃ السیوطی کا مطالعہ بھی مفید رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ

وصلی اللہ علی نبینا محمد والہ و صحبہ وسلم

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

عضو: عبداللہ بن غدیان

نائب رئیس اللجنۃ: عبدالرزاق عفیفی

الرئیس: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

* * * * *

* دارالافتاء اور موسسہ الحرمین کے مبعوثین *
* کی خدمت میں *

پاک و ہند میں دارالافتاء اور موستہ الحرمین سعودی عرب کے مبعوثین کی خدمت میں انتہائی درد مندی سے گزارش کروں گا کہ دارالافتاء اور موستہ الحرمین کی طرف سے ان کا تقرر پاک و ہند میں محض اس لئے کیا جاتا ہے کہ وہ قرآن و سنت کی سرفرازی کیلئے کام کریں نہ کہ بدعات کے فروغ میں معاون ثابت ہوں۔

لہٰذا دارالافتاء کے فتویٰ کی روشنی میں لوگوں کو اس بدعت (اجتماعی دعا بعد الفرائض) کی حقیقت سے آگاہ کریں تاکہ بدعات کا قلع قمع ہو سکے اور وہ مراعات جو دارالافتاء اور موسسہ الحرمین اپنے مبعوثین کو تبلیغ صافی کے لئے فراہم کرتا ہے اس کا پاس کرکے عنداللہ سرخرو ہوں۔

لہٰذا خطبات جمعتہ المبارک اور دیگر تبلیغی اجتماعات میں اس بدعت کو خیر باد کہنے کے لئے کتاب و سنت کے صافی حوالہ جات پیش کرکے قوم کی دینی تربیت کا اہتمام کریں۔

تا کہ اسوہ رسول ہاشمی پر عمل پیرا ہونے والے شاد کام ہو سکیں۔

* و باللہ التوفیق و ھو یھدی الی سواء السبیل *

* * * * *

٭ اجتماعی دعا کے دلائل کے متعلق ٭
٭ مختلف تحریرات کی نقول ٭

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

فتنہ کے اس عظیم دور میں جہاں بے شمار مادی فتنے جنم لے رہے ہیں۔ وہاں مذہبی فتنوں اور نئے نئے مشرقی فتنوں نے اسلام کو بازیچۂ اطفال اور امت مسلمہ کو تختۂ مشق اختلاف بنا کر رکھ دیا ہے۔ خالق کائنات سے انسان کے رشتہ و تعلقات میں رخنہ اندازی کے لیے جہاں شرک و بدعت کے قدیم و جدید مظاہرے نظر آ رہے ہیں۔ وہاں خدائے رحیم و کریم سے دور کرنے، مقصد عبادت اور ثمر نماز سے محروم کرنے کے لیے۔ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے سے قولاً و عملاً روکا جا رہا ہے۔ حالانکہ نبی رحمت علیہ السلام نے فرض نماز کے بعد دعا کو عبادت کا مغز اور نہایت قابل قبول قرار دیا ہے۔ گویا جو نماز کے بعد دعا نہیں کرتا وہ روح نماز سے محروم رہ جاتا ہے۔ احادیث مصطفیٰ علیہ السلام ملاحظہ ہوں

○ عن الاسود بن عامر عن ابیہ قال صلیتُ مع رسول اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَلْفَجر فَلَمَّا سَلَّمَ انْحَرَفَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ ودعا۔ ترجمہ: حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ انور کیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۵۰۸، فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۲۶۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ۔ حل سوالات مشکلہ للنواب صدیق حسن خان البلاغ المبین ص ۲۶۵

○ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ بعد ما سلّم الخ۔ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ امام الانبیاء علیہ السلام نے سلام کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔
تفسیر ابن کثیر ص۵۴۲ ج۱۔ تفسیر ابن جریر سورہ النساء زیر آیت ۹۷۔ ابن ابی حاتم۔
تحفۃ الاحوذی ص۲۴۵ ج۱

○ عن عبد اللہ بن الزبیر انہ رای رجلا رافعا یدیہ قبل ان یفرغ من صلوتہ فلما فرغ منھا قال إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لم یکن یرفع یدیہ حتی یفرغ من صلوتہ (رجالہ ثقات) ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے فراغت نماز سے پہلے ہی (دعا کیلئے) ہاتھ اٹھا دیئے جب فارغ ہوا تو صحابیؓ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول مقبولؐ تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ (یہ حدیث صحیح اور قابل عمل ہے)

تحفۃ الاحوذی ص۲۴۵ ج۱۔ مجمع الزوائد معجم الطبرانی بحوالہ مذکور۔ فتاوی ثنائیہ (شرفیہ) ص۵۰۱ ج۱

○ عن الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ مثنی مثنی وتخشع وتضرع وتمسکن ثم تقنع بیدیک یقول ترفعھما الی ربک۔ ومن لم یفعل ذالک فھو خداج۔ ترجمہ:۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فرمان مصطفےٰ ہے کہ بنیادی نماز دو، دو رکعت خشوع وخضوع اور عجز و مسکینی نیز بعد از نماز ہاتھ اٹھا کر اپنے رب سے التجاء و دعا ہے ـــ جو شخص اس طرح نماز ادا نہیں کرے گا۔ اس کی نماز بے کار ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث کو صحیح کیا ہے۔

ترمذی شریف ص۵۱ ج۱۔ ترمذی مع التحفۃ ص۲۹۸-۲۴۶ ج اول۔ البلاغ المبین ص۲۶۵

فتاوی ثنائیہ ص۵۰۲ ج ۱۔

محدثین کرام کا عمل

مذکورہ بالا احادیث سے نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا معمولات نبوی، سنت مصطفےٰ اور طریقہ رسول معظم علیہ السلام صاف صاف نظر آرہا ہے۔ انکار کی قطعاً گنجائش باقی نہیں ہے۔

اسی بنار پر محدث اعظم، شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ مناظر اسلام حضرت مولانا ثنار اللہ صاحب امرتسری۔ شارح ترمذی حضرت مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری۔ شارح مشکوٰۃ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب محدث مبارکپوری اور دیگر بے شمار علمار اسلام نے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا معمولِ حیات بنائے رکھا اور ان احادیث کو حجت قرار دیا۔ آج جو لوگ اس بات کا انکار کرتے ہیں وہ نادان، بے علم اور جاہل ہیں۔

سنت پر عمل ضروری ہے

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا نبی اکرم علیہ السلام سے ثابت ہو جانے کے بعد امام ہو یا، مقتدی سب نمازیوں کو اسی طرح دعا کے لیے اٹھنا چاہیے۔ ہمارے لیے نبی محترم علیہ السلام کی سنت ہی قابلِ عمل ہے اگر صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا عمل احادیث میں بیان نہیں ہوا تو آپ کی سنت معلوم ہونے کے بعد صحابہؓ کا طرزِ عمل معلوم کرنے کی ہمیں ضرورت بھی نہیں۔ تاہم ہمیں یقین کرلینا چاہیے کہ صحابہؓ کرام بھی سنت نبوی (اجتماعی دُعا) پر لازماً عمل پیرا ہوتے ہونگے۔ تحریر میں نہیں آیا تو کیا ہوا۔ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے یا چھوڑ دینے کی وضاحت بھی تو احادیث میں بیان نہیں ہوئی۔ اگر وہاں عمل امت کی روشنی میں ہم ہاتھ چھوڑ رہے ہیں تو مذکورہ بالا اجتماعی دعائیں بھی امت کا عمل صحابہ کرامؓ کے عمل ہی کا عکس انہی کی سنت کا آئینہ دار اور ان ہی کا یہ طریقہ مسلوکہ ہے۔ تمام اقطار عالم میں اجتماعی دعا کا یہ عمل اجماع امت کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ وباللہ التوفیق

نوٹ: تفصیل کیلئے ہماری کتاب (مخ العبادۃ یعنی آداب و اوقات دعا) دیکھئے۔ عنقریب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے (المرتب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ کو اللہ کا واسطہ ہے ضرور پڑھیں اور غور سے پڑھیں!

تبلیغی سلسلہ نمبر ۱۰

اجتماعی دعاء کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے!!

پہلی دلیل ۔ حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس وقت دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۹ ۔ ترمذی شریف) اس حدیث کا راوی جریج مدلس ہے

دوسری دلیل: ۔ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَفَعَ قَوْمٌ اَکُفَّہُمْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَسْأَلُوْنَہٗ شَیْئًا اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ (الحدیث رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواتہ ثقات کلھم مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹)

ترجمہ: ۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی **قوم** اپنی ہتھیلیوں کو سوال کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھاتی مگر اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ہاتھوں میں وہ چیز رکھتا ہے جس کا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے۔

میرے بھائیو! اس حدیث کو غور سے پڑھئے اور لفظ قوم پر دھیان کیجئے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اجتماعی دعاء کرنی چاہیئے ۔ قوم میں ایک آدمی یا دو آدمی نہیں ہوتے قوم کثیر لوگوں پر بولا جاتا ہے ۔ مذکورہ بالا حدیث طبرانی کبیر میں ہے اور مجمع الزوائد جلد دس صفحہ ۱۶۹ میں لکھا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

تیسری دلیل: ۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَۃٌ بِدَعْوَۃٍ قَطُّ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرُدَّ اَیْدِیَہُمْ صِفْرًا (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: ۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی اکٹھے ہو کر دعا نہیں کرتے کبھی بھی مگر اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتے گا۔ اس حدیث کو غور سے پڑھیئے اس میں بھی تین آدمی کے اجتماع کو بیان کیا گیا ہے (یہ حدیث بیہقی شعب الایمان)

چوتھی دلیل: ۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ رَفَعَ یَدَیْہِ وَضَمَّہُمَا وَقَالَ اَیْ دُعَا۔ (کِتَابُ الْمُنْتَقٰی وَالدَّقَائِقِ صفحہ ۲۰۵) ترجمہ: ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر رکھتے اور دعاء کرتے ۔ **یاد رکھیں** دعاء مانگتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر رکھنا چاہیئے جو علیحدہ علیحدہ رکھتے ہیں وہ سنت رسولؐ کے خلاف ہے ۔ اور بالکل غلط ہے۔

پانچویں دلیل: ۔ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں ۔ صحابہ کرام اور تابعین کے ساتھ ان کا یہ واقعہ منقول ہے کہ طلوع فجر کے وقت صبح کی اذان کہی گئی ۔ حضرت علاء صحابیؓ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز کو پورا کر لیا یعنی نماز سے فارغ ہوئے وَنَصَبَ فِی الدُّعَاءِ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَفَعَلَ النَّاسُ مِثْلَہٗ ۔ یعنی حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے اور تمام لوگوں نے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعاء کی ۔ اس حدیث کو بھی بار بار پڑھیں تو اس واقعہ سے اور صحابہ کرام کے عمل سے یہی پتا چلے گا کہ فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعاء مانگنی چاہیئے۔

جو حضرات اس کو بدعت کہتے ہیں یا لوگوں کو دعاء کرنے سے منع کرتے ہیں وہ درحقیقت جاہل ہیں اور بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہیں۔

۲۴واں پارہ آیت ۵۹ ۔ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین ۝ اس آیت کا ترجمہ پڑھیں ترجمہ والا قرآن لیکر ۔ پھر توبہ کریں کہ آئندہ کسی کو اجتماعی دعا کرانے سے نہیں روکیں گے۔

فقط والسلام دعاء کا طالب
احقر: ۔ محمد اسحٰق شاھد غفر اللہ لہٗ
امام جمعہ جامع مسجد اہلحدیث ۔ جوڑیا بازار ۔ کراچی

۱۴۰۷ھ
۱۹ رمضان المبارک
مطابق ۱۷ مئی ۱۹۸۷ء

نوٹ: ۔ ثواب کی نیت سے اس کی فوٹو کاپی کرا کر لوگوں میں تقسیم کیجئے ۔ (جزاکم اللہ)

* اجتماعی دعا کے دلائل کی حقیقت *

✻ ✻ ✻ ✻ ✻

٭ اجتماعی دعا کے دلائل کی حقیقت ٭

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کرنے سے متعلق جو ثبوت پیش کئے جاتے ہیں ان کی حقیقت اور پیش کردہ احادیث کا تجزیہ پیش خدمت ہے تاکہ تحقیقی طور پر علم یقینی حاصل ہو کہ نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتماعی دعا کے مروجہ طریقے کا قطعی کوئی ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی قرون مفاضلہ میں خلفائے راشدین اربعہ، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، آئمہ اربعہ اور دیگر معروف محدثین نے اس پر عمل کیا۔

1- بارش طلب کرنے والے صحابی کے واقعہ سے استدلال

1- "عہد نبوی میں دعا طلب کرنے والوں کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دعاء" (1) کے عنوان میں تفصیل گزر چکی ہے۔ یہاں پر اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ "سچی بات غلط استدلال" کے مصداق اس دلیل کو استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ جمعہ مبارک کے خطبہ کے دوران ایک صحابی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا طلب کرنا آپ اور صحابہ کا اجتماعی دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا صرف اس نفس واقعہ سے تعلق ہے جب کہ ابھی تک نماز استسقاء کا مخصوص طریقہ رائج نہیں ہوا تھا بعد میں جب نماز استسقاء کا طریقہ رائج ہو گیا تو اس

---

(1)- صفحہ نمبر 165

پر عمل ساقط ہو گیا۔ جس کی مثال خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں قحط .... میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا نماز استسقاء کی صورت میں بارش طلب کرنا ثابت ہے جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی درخواست پر ہوا اگر سابقہ عمل جاری رہتا تو خطبہ جمعہ کے دوران کوئی صحابی بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بارش کی دعا کراتا جیسے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں ہوا نیز جو حضرات اس مذکورہ واقعہ سے اجتماعی دعا کی دلیل لیتے ہیں وہ ہرگز حق کی بات نہیں کررہے۔ ہاں اگر اس واقعہ پر عمل کرنا ہی ہے تو بس خطبہ جمعہ کے دوران بارش کی طلب کی دعا کی جاسکتی ہے اس سے نماز کے بعد یا دیگر مواقع پر اجتماعی دعا کی دلیل کہاں ملتی ہے۔

2- حضرت ام عطیہ کی حدیث

2- ام عطية قالت: (امرنا ان نخرج الحيض يوم العيدين و ذوات الخدور، فيشهدن جماعته المسلمين و دعوتهم، ويعتزل الحيض عن مصلاهن...) (1)

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہمیں دونوں عیدوں کے موقعہ پر حکم دیا گیا کہ حائضہ اور پردہ نشین خواتین بھی عیدگاہ میں

---

(1)- اللولوءوالمرجان، حدیث 511 و صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب وجوب الصلاۃ فی الثیاب۔ نیز صحیح بخاری میں دیکھیں حدیث نمبر 324، 351، 971، 974، 980، 981، 1652، و صحیح مسلم حدیث 890، و سنن ابی داؤد حدیث 1136، 1139، و جامع الترمذی حدیث 539، و سنن النسائی حدیث 390، 1558، 1559، و سنن ابن ماجہ حدیث 1307، 1308، و سنن الداری حدیث 1609، و مسند احمد: 5/84-

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ حاضر ہو کر ان کی دعوت و تبلیغ میں شامل ہوں مگر حائضہ عورتیں نماز نہ پڑھیں۔

صحیح بخاری میں مختلف سات مواقع میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہے :

(الف) (و لتشهد الخير ودعوة المسلمين) (1)

ترجمہ : اور حاضر ہوں خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعوت تبلیغ میں۔

(ب) (فيشهدن جماعة المسلمين و دعوتهم) (2)

ترجمہ : پس وہ شامل ہوں مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعوت تبلیغ میں۔

(ج) (فيكبرن بتكبير هم و يدعون بدعائهم)(3)

ترجمہ : پس وہ ان کی تکبیرات اور ان کی دعا (دعوت تبلیغ میں) شامل ہوں۔

(د) (ان يخرج العواتق و ذوات الخدور ويعتزلن الحيض المصلى)(4)

ترجمہ : (وہ نکلیں) ہر صنف کی خواتین (جوان اور بوڑھی) مگر حائضہ عورتیں نماز نہ پڑھیں۔

(ر) (فليشهدن "وليشهدن" الخير و دعوة المومنين)(5)

---

(1)- صحیح بخاری کتاب الحیض باب شهود الحائض العيدين و دعوة المسلمين حدیث 324-

(2)- صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب وجوب الصلاة فی الثياب حدیث 351-

(3)- صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب التكبير ايام منى حدیث 971

(4)- صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب خروج النساء والحيض الى المصلى حدیث 974

(5)- صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب اذالم يكن لها جلباب فی العيد حدیث 980

ترجمہ: پس حاضر ہوں وہ خیر و برکت اور مومنین کی دعوت و تبلیغ میں شمولیت کے لئے۔

(س) اس حدیث کے الفاظ حدیث نمبر351 کے ہیں۔ (کتاب العیدین حدیث 981)

(ص) (ولتشهد الخير و دعوة المومنين' فيشهدن الخير و دعوة المسلمين) (1)

ترجمہ: وہ خیر و برکت او مومنین کی دعوت تبلیغ میں شامل ہوں' وہ خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعوت تبلیغ میں شامل ہوں۔

* اس حدیث کی تشریح میں کسی محدث و شارح نے دعا اجتماعی کی تشریح نہیں بلکہ اس سے مراد تکبیرات دعوت تبلیغ ذکر و نصیحت میں شامل ہونے کا لیا گیا ہے۔

3- عن يحيٰى بن سعيد و شريک سمعا انسا عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم :(رفع يديه حتى رايت رفع بياض ابطيه)(2)

ترجمہ: یحیٰی بن سعید اور شریک روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہم نے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

اس حدیث میں انفرادی دعا کا بیان ہے نہ کہ اجتماعی روایتی دعا کا۔ جب کہ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ آپ نے اجتماعی دعا صرف تین مواقع پر کی۔

1- بارش کی طلب کیلئے خطبہ جمعہ دیتے وقت اور نماز استسقاء پڑھاتے وقت۔

2- وتروں میں دعائے قنوت پڑھتے وقت۔

---

(1)- صحیح بخاری' کتاب الحج' باب تقضی الحائض المناسک حدیث 1652-

(2)- صحیح بخاری' کتاب الدعوات باب رفع الایدی فی الدعا حدیث 6341-

3- دعائے قنوت نازلہ ادا کرتے وقت۔

یہاں پر بھی نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ذکر تک نہیں۔

4- الدعا بعد الصلاۃ (نماز کے اختتام پر دعا)

یہ عنوان اس موضوع سے لگاؤ کھاتا ہے۔ مگر یہاں پر مجوزین اجتماعی دعا کی بن نہ پڑھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ غیر مالدار صحابہ گزارش کرتے ہیں "اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مالدار لوگ فضیلت درجات میں اور جنت میں سبقت لے گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا وہ کیسے؟ جواب میں کہا گیا وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح راہ باری تعالیٰ میں جہاد کرتے ہیں مگر اموال کی تصریف میں وہ ہم سے بڑھ جاتے ہیں جب کہ ہمارے لئے مال و دولت خرچ کرنا ناممکن ہے" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں آپ کو اس بات سے آگاہ نہ کروں۔

4- (تسبحون فی دبر کل صلاۃ عشرا وتحمدون عشرا و تکبرون عشرا)

ترجمہ : کہ تم لوگ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ دس بار، الحمدللہ دس بار اللہ اکبر دس بار پڑھا کرو۔

یہاں بھی اس حدیث سے ہر فرض نماز کے بعد مذکورہ کلمات دس دس بار پڑھنے کا حکم ہے اجتماعی دعا کا نہیں۔(1)

---

(1)- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء بعد الصلاۃ حدیث 6329، 6330، و صحیح مسلم حدیث 595، و سنن ابی داؤد حدیث 1504، و سنن الداری حدیث 1353، و مسند احمد: 2/238-

5- اجتماعی دعا کیلئے احادیث میں الفاظ بڑھا دیئے

5- عن جابر بن یزید بن الاسود' عن ابیه قال : (صلیت خلف رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فکان اذا انصرف انحرف) (یہ الفاظ حدیث میں بڑھا دیئے گئے) (ورفع یدیه و دعا)(1)

ترجمہ : جابر بن یزید بن اسود اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو نمازیوں کی طرف چہرہ اقدس موڑ لیا۔

اس حدیث میں ورفع یدیه ودعا کا اضافہ کر دیا گیا ہے جب کہ ابو داؤد میں یہ حدیث اصل موجود ہے۔ دیکھئے حوالہ مذکورہ

6- عن یزید بن الاسود : (انه صلی مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم صلاة الصبح فلما صلی انحرف) (جب کہ یہ الفاظ حدیث میں بڑھا دیئے گئے) (ورفع یدیه ودعا)(2)

ترجمہ : یزید بن اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو اپنا چہرہ مبارک نمازیوں کی طرف پھیر لیا۔

ان دونوں کتب میں بڑھائے گئے الفاظ موجود نہیں ہیں اس سلسلہ میں

---

(1)- سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الامام ینحرف بعد التسلیم حدیث 614' و ترمذی حدیث 219-

(2)- سنن النسائی کتاب السہو باب الانحراف بعد التسلیم حدیث 1334' اور ترمذی حدیث 219' اس حدیث کو ابن ابی شیبہ 302/1 میں بھی روایت کیا گیا ہے۔

مزید تفصیل کے لئے صحیح احادیث دیکھیں۔ "فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا" (1) حدیث 6، 7 (ورفع یدیہ ودعا) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ہاتھ اٹھاتے اور دعا کرتے۔

اب ان لوگوں کی دیدہ دلیری دیکھیں کہ اجتماعی دعا نماز کے بعد ثابت کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کروی جب کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

* (من كذب علي فليتبوا مقعده من النار) (2)

ترجمہ: جس شخص نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

جب کہ اس حدیث کو فتاویٰ ثنائیہ (3)، فتاویٰ نذیریہ (4)، حل سوالات مشکلہ نواب صدیق حسن خاں اور البلاغ المبین میں درج کر دیا گیا۔

7- ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر مانگنے والے کی دعا رد نہیں کی جاتی

7- حدثنی احمد بن الحسن بن ادیبویہ' ثناء ابو یعقوب اسحاق بن خالد بن یزید البالسی' ثنا عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن

---

(1)- صفحہ نمبر 145

(2)- صحیح البخاری کتاب العلم باب ثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم حدیث 106- جب کہ یہ حدیث مختلف کتب میں 107 دفعہ صحیح اسناد سے روایت کی گئی ہے۔ دیکھئے "الاسرار المرفوعہ" صفحہ 12 اور "نظم المتناثر" حدیث 2-

(3)- فتاویٰ ثنائیہ 507/1' فتاویٰ نذیریہ 266/1' البلاغ المبین صفحہ 256-

(4) فتاویٰ نذیریہ- یہ حدیث بغیر سند کے روایت کی گئی ہے- دیکھئے فتاویٰ نذیریہ 454/1-

البالسی، عن خصیف، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال :

(مامن عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلاۃ ثم یقول اللھم الھی والہ ابراھیم واسحاق و یعقوب والہ جبرائیل و میکائیل و اسرافیل علیھم السلام، اسالک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر، وتعصمنی فی دینی فانی مبتلی و تنالنی برحمتک فانی مذنب و تنفی عنی الفقر فانی متمسکن الا کان حقا علی اللہ عزوجل ان لا یرد یدیہ خائبتین)(1)

ترجمہ: جب کوئی بندہ ہر نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر کہتا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ تو میرا الٰہی اور معبود ہے جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق، حضرت یعقوب جرائیل میکائیل اور اسرافیل علیہ السلام کا بھی معبود ہے۔ کہ میں مضطرب ہوں لہٰذا میں آپ کی عالی خدمت میں سوال کرتا ہوں لہٰذا میری دعا قبول فرمائیں۔ مجھے دین پر قائم رکھ میں مصیبت زدہ ہوں مجھ پر رحمت فرما۔ بے شک میں گناہ گار ہوں مجھے فقیری سے محفوظ رکھ۔اور میں مسکین ہوں۔ تو ایسے شخص کیلئے اللہ تعالیٰ پر ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہ لوٹائے۔

* اس حدیث کے تین راویوں کے متعلق علمائے جرح و تعدیل کی آراء ملاحظہ کریں۔

(1)- ابن سنی کتاب عمل الیوم واللیلہ حدیث 138، فیہ خصیف بن عبدالرحمٰن الجزری و عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن و ھما ضعیفان۔

1- اسحاق بن خالد بن یزید البالسی :

روی غیر حدیث منکر یدل علی ضعفہ' قالہ ابو احمد بن عدی. قال: ولم یتفق لی اخراج شیء من حدیثہ (1)

ترجمہ: یہ منکر حدیث روایت کرتا ہے۔ لہٰذا اس کی حدیث ناقابل عمل ہوتی ہے۔

2- عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن البالسی:

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں :

ھذا الذی یروی عن خصیف' اضرب علی احادیثہ ھی کذب' او قال موضوعہ او کما قال عبدالرحمٰن' فضربت علی حدیثہ (کتاب الضعفاء الکبیر 5/3 ترجمہ 962)

ترجمہ : یہ خصیف سے روایت کرتا ہے اس کی احادیث ناقابل عمل ہوتی ہیں کیونکہ وہ جھوٹی ہوتی ہیں۔ اس کی حدیث نہیں مانتا یا اس کی حدیث جھوٹی ہیں۔

3- خصیف :

* قال ابو طالب عن احمد : ضیعف الحدیث۔

* و قال حنبل عنہ : لیس بحجۃ ولا قوی فی الحدیث۔

* و قال عبداللہ بن احمد عن ابیہ : لیس بقوی فی الحدیث و قال مرۃ : لیس بذاک' قال ابی : خصیف شدید الاضطراب فی السند۔

* و قال ابن معین : لیس بہ باس' و قال مرۃ : ثقہ۔

---

(1)- میزان الاعتدال 190/1 ترجمہ نمبر 750

* و قال ابو حاتم : صالح يخلط و تكلم فی سوء حفظه.
* و قال النسائی : عتاب ليس بالقوی ولا خصيف و قال: مرة صالح.
* و قال ابن عدی : ولخصيف نسخ و احاديث كثيرة واذا حدث عن خصيف ثقة فلا باس بحديثه و رواياته الا ان يروی عنه عبدالعزيز بن عبدالرحمٰن فان رواياته عنه بواطيل والبلاء من عبدالعزيز لا منه خصيف۔
* و قال ابن سعد : كان ثقه مات 137-
* و قال الدارقطنی يعتبر به يهم۔
* و قال الساجی : صدوق۔
* و قال الآجری : عن ابی داؤد قال احمد: مضطرب الحديث
* و قال جرير : كان خصيف متمكنا فی الارجاء يتكلم فيه.
* و قال ابو طالب : سئل احمد عن عتاب بن بشير فقال: ارجو ان لا يكون به باس روی احاديث باخرة منكرة و ما اری الا انها من قبل خصيف۔
* و قال ابن معين : ان كنا نتجنب حديثه
* و قال ابن خزيمة : لا يحتج بحديثه
* و قال يعقوب : لا باس به.
* و قال ابو احمد الحاكم : ليس بالقوی
* و قال الازدی : ليس بذاک

* و قال ابن حبان : ترکہ جماعة من ائمتنا واحتج بہ آخرون و کان شخیا صالحا" فقیہا" عابدا" الا انہ کان یخطیء کثیرا" فیما یروی و یتفرد ان المشاھیر بما لا یتابع علیہ و ھو صدوق فی روایتہ الا ان الانصاف فیہ قبول ما وافق الثقات فی الروایات و ترک مالم یتابع علیہ و ھو ممن استخیر اللہ تعالیٰ فیہ و قد حدث عبدالعزیز عنہ عن انس بحدیث منکر ولا یعرف لہ سماع من انس' (التہذیب 124/3' ترجمہ 275)

قال الامام الذھبی : "صدوق سیئی الحفظ' ضعفہ احمد" توفی 136ھ (الکاشف ترجمہ نمبر1400)

ترجمہ: سچا مگر غافل (بھول جانے والا' کمزور حافظے والا) امام احمد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ 136ھ میں وفات پائی۔

حافظ بن حجر : ان کے بارے میں اپنے ریمارکس یوں بیان کرتے ہیں:

صدوق سئی الحفظ خلط باخرۃ ورمی بالا رجاء (التقریب 1718)

ترجمہ: سچا مگر غافل (بھول جانے والا' کمزور حافظے والا) آخری عمر میں ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ جب کہ یہ بدعتی بھی تھا۔

یہ تھے تمام علماء جرح و تعدیل کے اقوال خصیف کے بارے میں۔

* * * * *

٭ الجرح مقدم علی التعدیل ٭

جرح مقدم ہوتی ہے تعدیل پر

بعض نقاد حدیث نے خصیف کو ثقہ بھی کہا ہے۔ مثلاً" ابن سعد نے خصیف کو ثقہ' علامہ ساجی نے اس کو صدوق' یعقوب بن سفیان نے لاباس اور عتاب بن بشیر نے خصیف کو لاباس کہا ہے۔ یعنی اس سے حدیث قبول کرلی جائے۔

جرح اور تعدیل کا مسلمہ اصول ہے کہ جب ایک راوی پر علمائے حدیث اس پر تعدیل کا حکم لگائیں اور کچھ اسے مجروح قرار دیں تو ایسے راوی کو مجروح ہی تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جرح تعدیل پر مقدم ہوتی ہے۔ لہذا اسی اصول کے مطابق یہاں بھی خصیف سے ایسا عمل کیا جائے گا۔ نیز اس کے علاوہ اس شخص سے حدیث نہ قبول کرنے کے اور ٹھوس وجوہات موجود ہیں۔ مثلاً" وہ سئی الحفظ (بھول جانے والا تھا) اس پر بدعتی ہونے کا الزام تھا جب کہ بدعتی کی حدیث بھی قبول نہیں کی جاتی۔ حالانکہ صدوق سئی الحفظ سے حلال و حرام کے علاوہ حدیث قبول کرلی جاتی ہے مگر سب سے بڑا اور قوی الزام جو اس شخص پر ہے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لقا (ملاقات) ثابت ہی نہیں لہذا انقطاع ہوا۔ تو جس راوی میں صحابی سے انقطاع ہو وہ حدیث ضعیف ہوتی ہے جب کہ اس سند کے دو راوی اور بھی ضعیف ہیں لہذا

ضعیف حدیث پر عمل کرنا جب کہ صحیح احادیث موجود ہوں قطعی غلط ہوتا ہے۔ جب کہ اس حدیث پر علامہ جلال الدین سیوطی نے "ہذا الحدیث واہ" یہ حدیث واہ ہے کا حکم لگایا ہے۔ (ملاحظہ کریں صلاۃ الرسول صفحہ 488)

اور وہ حدیث اضعف یعنی ضعیف ترین ہوتی ہے جس پر عمل نہیں کیا جاسکتا نیز اس سلسلہ میں "اصول عمل حدیث" (1) کا عنوان اس کتاب میں ملاحظہ کریں۔ اور اگر یہ حدیث صحیح بھی ہوتی تو دعاء انفرادی ثابت کرتی۔

8- نماز کے بعد دعا نہ مانگنا نماز کو ساقط کردیتا ہے

8- عن المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (الصلاۃ (2) مثنی مثنی ان تشھد فی کل رکعتین' وان تباءس و تمسکن و تقنع بیدک و تقول اللھم اللھم (3) فمن لم یفعل ذلک فھی خداج' سئل ابو داؤد عن صلاۃ اللیل مثنی' قال ان شئت مثنی' وان شئت اربعا) (4)

ترجمہ: مطلب نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

---

(1)- صفحہ نمبر 259

(2)- ابن ماجہ میں الفاظ صلاۃ اللیل مثنی مثنی کے ہیں۔

(3)- سنن الترمذی میں یارب یارب کے الفاظ ہیں۔ جب کہ سنن ابن ماجہ میں یہ الفاظ اللھم اغفرلی وارد ہوئے ہیں۔ مسند احمد اور مسند ابو داؤد الطیالسی کے الفاظ ابو داؤد کے الفاظ جیسے ہیں جب کہ فیض القدیر کے الفاظ ابن ماجہ کی حدیث سے ملتے جلتے ہیں۔

(4)- سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی صلاۃ النہار حدیث 1296 و جامع الترمذی ابواب الصلاۃ باب ماجا التخشع فی الصلاۃ حدیث 385 و سنن ابن ماجہ' کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا' حدیث 1325 مسند احمد: 4/167 و مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث 1366 و سنن الکبریٰ النسائی بحوالہ "تحفۃ الاشراف" حدیث 11288 و فیض القدیر حدیث 5090' اور دیکھئے علل الترمذی الکبیر 1/258-

کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے۔

پھر تشہد بیٹھو یعنی سلام پھیرو پھر اطمینان سے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرو اور کہو اے اللہ۔ اے اللہ تعالیٰ پس جو شخص ایسا نہیں کرتا تو اس کی نماز ناقص ہوگی۔ ابو داؤد سے سوال کیا گیا کیا رات کی نماز دو رکعت ہے تو انہوں نے کہا اگر چاہو تو دو رکعت پڑھو یا چار رکعت نماز ادا کرو۔

* تخریج حدیث *

* نقد سند *

مندرجہ بالا حدیث حوالہ دی گئی کتب میں تین اسناد کے ذریعہ روایت کی گئی ہے۔ تینوں اسناد میں عبداللہ بن نافع العمیا مشترک راوی ہے۔ اس راوی کے متعلق محدثین کے آراء ملاحظہ کریں۔

* امیر المومنین امام بخاری فرماتے ہیں۔ لم یصح حدیثہ "اس کی حدیث صحیح نہیں ہوتی۔" (تاریخ الکبیر 5 ترجمہ 685 و 3 ترجمہ 972)

جب کہ انہوں نے یہ الفاظ بھی تحریر کئے ہیں: هو حديث لا يتابع عليه ولا يعرف سماع هولاء بعضهم من بعض۔

یہ حدیث متابعات سے بھی صحیح ثابت نہیں کیونکہ ان بعض راویوں کا آپس میں سماع مفقود ہے۔

* امام عقیلی (1)، امام ذہبی (2)، اور امام خزرجی (3) نے اپنی کتب میں جن کے حوالے درج کئے ہیں۔ عبداللہ بن نافع العمیا کے ترجمہ میں امام بخاری کا قول

---

(1)- الضعفاء 2 / ترجمہ 893 -

(2)- میزان الاعتدال 2 / ترجمہ 4644، و الکاشف 2 / ترجمہ 3052 -

(3)- خلاصہ تذھیب صفحہ 216

"لم یصح حدیثه" نقل کیا ہے۔
* امام علی المدینی نے اس راوی کو مجہول کہا ہے۔ (تہذیب التہذیب 6 ترجمہ 98)
جب کہ ابن حبان نے اس راوی کا ترجمہ تو کیا ہے مگر بغیر تعدیل کے۔
یاد رہے کہ ابن حبان محدثین کے نزدیک متساہل مانا جاتا ہے۔ (1) کیونکہ یہ مجاہیل کو بھی ثقات میں شمار کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے ثقات پر اعتماد نہیں کیا جاتا۔ اسی بنا پر امام ابن حجر عسقلانی نے اس راوی کو مجہول کہا ہے۔
(التقریب ترجمہ 3658)

کیونکہ ایسے راوی سے محض ایک راوی نے حدیث روایت کی ہو اور کسی امام جرح و تعدیل نے اس کی تعدیل نہ کی ہو۔ امام ابن حجر نے تعدیل کے چھ مراتب مقرر کیے ہیں۔ (2) جب کہ چھ مراتب ہی جرح کے مقرر کیے ہیں اور جرح کے تیسرے مرتبہ میں مجہول کا شمار کیا ہے۔ اس لئے جس سند میں بھی ایسا مجہول راوی آئے گا تو وہ سند ہی ضعیف قرار پائے گی۔ جب کہ امام عقیلی نے اس حدیث کی اسناد پر طعن کی ہے۔ (الضعفاء 2/ترجمہ 893)
اس حدیث کی تینوں اسناد ملاحظہ کریں :

1- حدثنا ابن المثنی حدثنا معاذ بن معاذ' حدثنا شعبة حدثنی عبدربه بن سعید عن انس بن ابی انس عن عبداللّٰه بن نافع عن عبدالله بن الحارث عن المطلب (3)
2- حدثنا سوید بن نصر حدثنا عبداللّٰه بن المبارک اخبرنا

---

(1)- دیکھیں حق بات صفحہ 96 -
(2)- دیکھیں حق بات صفحہ 89' 92 -
(3)- ابو داؤد حدیث 1296 و ترتیب مسند احمد ج 4 صفحہ 266 و مسند ابوداؤد الطیالسی و سنن الدار قطنی و السنن الکبری۔

اللیث بن سعد اخبرنا عبد ربہ بن سعید عن عمران بن انس عن عبداللہ بن نافع بن العمیا عن ربیعۃ بن الحارث عن الفضل بن عباس۔ (سنن الترمذی حدیث 385)

3- عن عبداللہ حدثنی ابی ثنا علی بن اسحاق انا عبداللہ بن المبارک عن لیث بن سعد حدثنا عبدربہ بن سعید عن عمران بن ابی انس عن عبداللہ بن نافع بن العمیا عن ربیعہ بن الحارث عن الفضل بن عباس (ترتیب مسند احمد ج 3/159)

* * * * *

شجرہ اسناد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

المطلب — الفضل بن عباس

عبداللہ بن الحارث — ربیعہ بن الحارث

عبداللہ بن نافع العمیاء

انس بن ابی انس — عمران بن ابی انس

عبد ربہ بن سعید

شعبہ — اللیث بن سعد

معاذ بن معاذ — عبداللہ بن مبارک

ابن المثنی — علی بن اسحاق — سوید بن نصر

ابو داوَد — مسند احمد — ترمذی

کمپیوٹر حدیث نمبر 1703

متن حدیث پر محدثین کا حکم :

* الجامع الصغیر میں امام سیوطی نے اس حدیث کو درج ذیل کتب کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔ حم' م' د' ت' ہ

(1)- (حم) سے مسند احمد (م) سے صحیح مسلم

(د) سے ابو داؤد (ت) سے الترمذی

اور (ہ) سے ابن ماجہ مراد ہے۔

اور اس پر انہوں نے "صح" کا رمز لگایا ہے۔ کیونکہ غالباً" انہوں نے اس حدیث کو صحیح مسلم میں ہونے کی وجہ سے صحیح کا حکم لگایا ہے حالانکہ پوری صحیح مسلم میں یہ حدیث روایت ہی نہیں کی گئی بلکہ یہ مفقود ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح مسلم میں ہوتی تو پھر صورت مختلف ہوتی جب کہ علامہ مناوی شارح الجامع الصغیر نے اس حدیث کی تشریح کرتے وقت رمز "م" یعنی مسلم حذف کردیا ہے جس کا معنی یہ ہوا کہ امام سیوطی کو اس حدیث کے مسلم میں روایت ہونے پر سہو (1) ہوا ہے کیونکہ صحیح مسلم میں یہ حدیث روایت نہیں ہوئی ہے۔

* دوسرا پہلو جو انہوں نے اختیار کیا ہے وہ ہے اس حدیث پر رمز کا حکم 'ح' حسن لگایا گیا ہے لہٰذا اس چیز کا گمان غالب ہے کہ طبع کی غلطی ہو۔ "واللہ اعلم" (فیض القدیر حدیث 5090)۔

* اس حدیث کو امام النسائی نے سنن الکبریٰ' امام ابو داؤد الطیالسی نے اپنی مسند اور امام ابن خزیمہ نے اپنی کتاب صحیح میں روایت کیا ہے جبکہ امام

---

(1)- یا یہ غلطی کاتب کی ہے۔

المناوی نے امام الحسینی سے نقل کیا ہے۔

* فیہ اضطراب واعلال (فیض القدیر حدیث 5090)

یہ حدیث مضطرب و معلول یعنی غیر صحیح ہے۔

جبکہ اس حدیث پر شارح مسند احمد نے یہ نقل کیا ہے۔ (1)

کہ امام منذری اس حدیث کے ثابت ہونے پر متردد ہیں نیز موصوف شارح مسند نے کہا ہے کہ یہ حدیث صالح ہے مگر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

صالح واللہ اعلم مزید تفصیل ملاحظہ کریں:

اب شیخ محمد ناصر الدین البانی معروف محدث عصر حاضر کے ریمارکس اس موضوع پر ملاحظہ کریں:

* یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ انہوں نے اس حدیث کو نہ تو صحیح سنن ابی داؤد اور نہ صحیح سنن ابن ماجہ میں درج کیا۔ (2)

* یہ حدیث علمی نقطہ نظر سے صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے کیونکہ اس کا ایک بنیادی راوی جو تمام اسناد میں آیا ہے۔ وہ ہے عبداللہ بن نافع العمیا جو مجہول ہے اور جب کسی سند میں کوئی مجہول راوی ہو تو وہ حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

* جب کہ پورے ذخیرہ احادیث میں اس حدیث کے نہ تو شواہد موجود ہیں اور نہ ہی متابعات جس سے اس حدیث کے حسن ہونے کا گمان مختلف طرق کی بنیاد پر کیا جا سکتا۔

* کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے؟

---

(1)- ترتیب مسند احمد' فتح الربانی ج 3/160۔

(2)- ضعیف الجامع الصغیر 3 حدیث 3514' ضعیف ابی داؤد حدیث 238' ضعیف ابن ماجہ حدیث 277' نقد التاج الجامع 123' التعلیق الرغیب 186/1' تعلیق الشیخ البانی علی ابن خزیمہ حدیث 1212۔

"فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔"

مرتبہ: بشیر الرحمن سلفی الادارۃ العثمانیہ چاندنی چوک ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ کی طرف سے دو ورقہ کے صفحہ 3 میں لکھا گیا ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اس کی حقیقت ملاحظہ کریں:

امام الترمذی اس حدیث کی تخریج میں لکھتے ہیں۔

قال محمد: وحديث الليث بن سعد (هو حديث صحيح) يعنى اصح من حديث شعبة (1)

امام ترمذی اس حدیث کے آخر میں مندرجہ بالا الفاظ لکھتے ہیں کہ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حدیث اللیث بن سعد (وہ حدیث صحیح ہے) یعنی حدیث شعبہ سے زیادہ صحیح (بہتر) ہے۔

یہاں امام بخاری کا مقصد اس حدیث کی تصحیح نہیں بلکہ دونوں اسناد میں تقابل سے یہ ثابت کیا ہے کہ ان دونوں احادیث میں سے بہتر کون سی ہے جب کہ امام بخاری کے ریمارکس میں راوی عبداللہ بن نافع العمیا میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اس راوی حدیث پر امام بخاری نے جرح کی ہے جو یاد دہانی کے طور پر قاری حضرات کیلئے پیش خدمت ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

* لم يصح حديثه (تاریخ الکبیر جلد 5 ترجمہ 685 والضعفاء الکبیر: 2/310)

ترجمہ: اس راوی کی حدیث صحیح نہیں ہوتی۔

* هو حديث لا يتابع عليه ولا يعرف سماع هولاء بعضهم

---

(1)- جامع الترمذی ابواب الصلاۃ باب ماجاء التخشع فی الصلاۃ حدیث 385، علل الترمذی الکبیر: 258/1

بعض (تاریخ الکبیر 3 ترجمہ 972)

ترجمہ : (اس حدیث) یہ حدیث متابعات سے بھی ثابت نہیں کیونکہ بعض راویوں (اس حدیث کے راویوں) کا آپس میں سماع مفقود ہے۔

٭ امام الترمذی مذکورہ حدیث کے بعد لکھتے ہیں۔

قال ابو عیسیٰ سمعت محمد بن اسماعیل یقول روی شعبة هذا الحديث عن عبدربه بن سعيد' فاخطا في مواضع...

(ترمذی شریف حدیث 385)

ترجمہ : ابو عیسیٰ (امام ترمذی) کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد بخاری سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ امام شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے روایت کیا ہے مگر اس میں ان سے متعدد غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ (مزید تفصیل کیلئے ترمذی کی مذکورہ حدیث 385 اور علل ترمذی الکبیر 258/1 ملاحظہ کی جا سکتی ہے) جب کہ امام عقیلی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں۔ (فی الاسنادین جمعیا نظر) ان دونوں اسناد میں نظر ہے۔ (الضعفاء الکبیر 311/2)

٭ دوسرے اس حدیث سے نماز کے بعد اجتماعی دعا ثابت کرنے والے حضرات یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر یہ حدیث صالح یا حسن ہوتی تب بھی یہ نفلی انفرادی نماز سے متعلق ہے نہ کہ فرض جماعت کے متعلق۔ جیسا کہ ابو داؤد کے جواب اور ابن ماجہ کے متن سے ثابت ہے کہ رات کی نماز تھی جو دو رکعت ہوتی ہے' الفاظ ملاحظہ کریں :

(صلاة الليل مثنى مثنى) (ابن ماجہ حدیث 1325)-

جس سے مراد نماز تہجد ہے۔ جیسا کہ :

والصحيح ماروى عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (صلاة الليل مثنى مثنى) (الترمذی حدیث 597)

اور دیگر صحیح ترین احادیث میں وارد ہے۔

* حدیث ابن عمر : ان رجلا سال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن صلاۃ اللیل فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : (صلاۃ اللیل مثنی مثنی)(1)

ترجمہ : حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما : ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات کی نماز (تہجد) سے متعلق سوال کیا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز تہجد دو دو رکعت ہوتی ہے۔"
لہٰذا اس حدیث ضعیف سے استدلال کرنے والوں کا نظریہ خود بخود ہی ناقابل عمل ثابت ہوا۔

9- و عن سلمان قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : (مارفع قوم اکفھم الی اللّٰہ عز و جل یسـاء لونہ شیئا الا کان حقا علی اللّٰہ ان یضع فی ایدیھم الذی سالوا)(2)

ترجمہ : حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی قوم اپنی ہتھیلیوں کو سوال کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھاتی ہے (اجتماعی دعا کرتی ہے) تو اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں میں

---

(1)- اللؤلؤ والمرجان حدیث 432' و صحیح بخاری کتاب الوتر باب ماجاء فی الوتر حدیث 990' اور دیکھئے حدیث 472' 473' 993' 995' 1137' و صحیح مسلم حدیث 749' و سنن ابی داؤد حدیث 1421' و جامع الترمذی حدیث 437' 461' و سنن النسائی حدیث 1666 - 1674' 1692' 1694' و سنن ابن ماجہ حدیث 1174' 1175' 1176' 1322' و سنن الدارمی حدیث 1458' و مسند احمد: 30/2' 77' 79' 81' 82' 100' 102' 113' 119' 133' 134' 141' 148' 154' و موطا مالک حدیث 247' 251' 252-

(2)- رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح بحوالہ مجمع الزوائد 169/10 و فیض القدیر حدیث 7912 "صحح" و ضعیف الجامع الصغیر و زیادتہ حدیث 5072- "ضعیف"

وہ چیز رکھتا ہے جس کا وہ سوال کرتی ہے۔

* کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

حدیث نمبر 9 جو مجمع الزوائد کے حوالہ سے نقل کی گئی ہے' کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ "رجالہ رجال الصحیح" یعنی سند حدیث کے رجال صحیح ہیں۔ محدث عصر حاضر شیخ محمد ناصر الدین البانی اس اصطلاح کے متعلق لکھتے ہیں۔

* رجاله رجال الصحيح او رجاله ثقات او نحو ذلک لا يساوی قوله اسناد صحيح فان هذا يثبت وجود جميع شروط الصحة التی منها السلامة من العلل بخلاف القول الاول' فانه لا يثبتها وانما يثبت شرطا واحدا فقط وهو عدالة الرجال و ثقتهم و بهذا لا تثبت الصحة كما لا يخفى۔ (1)

کہ رجالہ رجال الصحیح یا رجال ثقات اور اس طرح کے دیگر الفاظ اسنادہ صحیح کے مقابل نہیں لائے جا سکتے کیونکہ یہ الفاظ حدیث کے صحیح ہونے کی تمام شرائط پر پورے نہیں اترتے کیونکہ ایسی سند جو صحیح الاسناد ہو۔ (2)

تمام علل حدیث سے پاک ہوتی ہے۔ جب کہ رجال الصحیح اور اس قسم کے الفاظ متقاربہ سند حدیث کو ثابت نہیں کرتے بلکہ وہ عدالت رجال کو ہی فقط ثابت کرتے ہیں جب کہ محض یہ شرط صحیح حدیث کے لئے کافی نہیں

---

(1)- تمام المنة صفحہ 6-

(2)- سند متصل ہو' راوی عادل ہو' راوی کا حافظہ صحیح ہو' حدیث شاذ نہ ہو' حدیث میں علت نہ ہو۔ صحیح حدیث میں ان پانچ شروط کا ہونا لازمی ہے۔

کیونکہ صرف کسی راوی کا محض ثقہ ہونا باقی شروط صحیح کو پورا کرنے سے قاصر ہے کیونکہ رجالہ رجال الصحیح وغیرہ میں کوئی نہ کوئی راوی مجہول العین والعدالہ ہوتا ہے۔

لہٰذا یہ حدیث صحیح حدیث کی تمام شروط پر پوری نہیں اترتی اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔

* فیض القدیر جو علامہ السیوطی کی کتاب "الجامع الصغیر" کی شرح ہے' کے حوالہ سے اس حدیث پر "صح" لکھا گیا ہے جس سے بعض حضرات جو علوم حدیث سے ناواقف ہیں اس حدیث کو صحیح سمجھتے ہیں اس کی حقیقت بھی ملاحظہ کریں۔

* علامہ سیوطی نے زیادہ سے زیادہ احادیث کو "الجامع الصغیر" میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب کہ وہ حدیث کے صحت و سقم میں متساہل واقع ہوئے ہیں۔ کیونکہ کتاب مذکور میں صحیح احادیث کو ضعیف اور سینکڑوں ضعیف احادیث کو صحیح لکھا ہے جب کہ قرائن سے ثابت ہوتا ہے کہ علامہ موصوف کی وفات کے بعد الجامع کو لکھنے والوں نے الٹ پلٹ کر دیا ہے۔ کیونکہ "فیض القدیر" جو الجامع کی شرح ہے' اس میں متعدد احادیث کے آخر میں رموز موجود ہی نہیں ہیں۔(1)

جب کہ علامہ مناوی صاحب فیض القدیر جو الجامع کے شارح ہیں علامہ السیوطی کے رموز سے سینکڑوں مواقع پر اختلاف کیا ہے کہ کسی حدیث کو علامہ السیوطی نے صحیح لکھا ہے تو مناوی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور کسی

---

(1)- تمام المنہ رموز السیوطی فی الجامع الصغیر لا یوثق بھا صفحہ 28 و جامع الصغیر و زیادۃ صفحہ 13' 14 و ضعیف الجامع الصغیر و زیادۃ صفحہ 5- نیز دیکھئے فیض القدیر کا مقدمہ۔

صحیح کو ضعیف جب کہ بقول مناوی کے الجامع میں کوئی موضوع حدیث جمع نہیں کی گئی جب کہ محدث ناصر الدین نے سینکڑوں احادیث جو الجامع میں موجود ہیں' سے موضوع کی نشاندہی کی ہے۔ لہٰذا گمان غالب ہے کہ نساخ الجامع سے احادیث کے رموز میں کوتاہی ہوئی ہو۔ یا خود جامع الجامع سے۔ البتہ یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو چکی ہے کہ الجامع الصغیر میں بہت ساری موضوع احادیث بھی جمع ہیں جن کی تعداد کئی سو تک پہنچتی ہے اور جنہیں محدث شیخ محمد ناصر الدین البانی نے ضعیف الجامع الصغیر و زیادتہ میں جمع کر دیا ہے۔ لہٰذا اس حدیث کی صحت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ نیز اس حدیث پر محدث عصر نے ضعیف کا حکم لگایا ہے۔

10- عن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: (ان ربکم حیی کریم یستحی ان یرفع العبد یدیه فیردهما صفرا لا خیر فیهما فاذا رفع احدکم یدیه فلیقل یا حی یا قیوم لا اله الا انت یاارحم الراحمین ثلاث مرات ثم اذا رد یدیه فلیفرغ الخیر علی وجهه) (1)۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشک تمھارا رب پروردگار زندہ و کریم ہے جو کسی آدمی کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو رحمت سے خالی نہیں لوٹاتا۔ پس جب کوئی بندہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو کہے۔ یا حیی یا قیوم لا اله الا انت یا ارحم الراحمین تین دفعہ کہے اور پھر اپنے ہاتھوں والی خیر کو منہ پر پھیر لے۔

---

(1)- رواه الطبرانی و فیه الجارونی و فیه الجارود بن یزید و هو متروک مجمع الزوائد 10/169-

اس حدیث کے آخر میں خود جامع مجمع الزوائد علامہ الھیثمی نے لکھا ہے کہ اس کی سند میں راوی جارود بن یزید متروک (1) ہے۔

لہٰذا یہ حدیث موضوع جھوٹی ثابت ہوئی۔ مزید تحقیق کی ضرورت باقی ہی نہ رہی اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو بھی اس سے انفرادی دعا ثابت ہوتی نہ کہ اجتماعی۔

11- و عن محمد بن ابی یحیٰی قال رایت عبداللّٰہ بن زبیر ورای رجلا رافعا یدیہ یدعو قبل ان یفرغ من صلاۃ فلما فرغ منہا قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : (لم یکن یرفع یدیہ حتی یفرغ من صلاتہ) (2)

ترجمہ : عبداللہ بن زبیر نے ایک شخص کو سلام پھیرنے سے پہلے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

* جیسا کہ حدیث نمبر 9 میں "رجالہ ثقات" وغیرہ کی تشریح کر دی گئی ہے کہ صرف کسی راوی کے ثقہ ہونے سے حدیث صحیح نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ حدیث صحیح کیلئے پانچ شروط کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ جب کہ یہاں صرف ایک شرط تو موجود ہے مگر باقی چار شروط جن کا ہونا لازم تھا' مفقود ہیں۔ لہٰذا یہ حدیث بھی ضعیف ہوئی۔ نیز بفرض محال یہ حدیث صحیح بھی ہوتی ہے تو یہ انفرادی دعا بعد

---

(1)- متروک' واھی الحدیث یا ساقط الحدیث یہ تینوں اصطلاحات مترادف ہیں۔ متروک کا معنی ہوتا ہے وہ راوی جس کے حدیث کی توثیق و تصدیق نہ کی گئی ہو۔ ایسے راوی کی حدیثیں جھوٹی اور من گھڑت ہوتی ہیں۔

(2)- راوہ الطبرانی و ترجم لہ فقال : محمد بن ابی یحیٰی الاسلمی عن عبداللّٰہ بن الزبیر ورجالہ ثقات مجمع الزاوئد 10/169-

فرائض سے متعلق ہے نہ کہ فرض نماز کے اجتماعی دعا سے اسکا تعلق ہے۔

نوٹ : کتب حدیث میں صرف دو کتابیں صحیحین کا درجہ رکھتی ہیں جو صحیح البخاری اور صحیح مسلم کے نام سے معروف ہیں جن پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے ان کتب کے بعد سنن اور دیگر کتب کا درجہ متعین ہے مگر ان میں صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع احادیث موجود ہوتی ہیں جن کا حوالہ پیش کرنے کے ساتھ ان کا حکم حدیث لکھے بغیر وہ حدیث قابل عمل نہیں ہوتی۔

سنن الاربعہ میں تو ان کتب کے جامعین نے حدیث کے حکم سے متعلق بالاغلب آگاہی کے لئے حدیث کے آخر میں متعلقہ حدیث سے متعلق معلومات فراہم کردی گئی ہیں۔ یہاں ایک وضاحت کرنا ضروری ہے جو یہ ہے کہ صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم اور مجمع الزوائد جو کتب حدیث ہیں یہ وہ کتب حدیث ہیں جن کا مقام دیگر بنیادی کتب حدیث کی مانند نہیں مثلاً"

1- **صحیح ابن حبان** : جیسے نام سے ظاہر ہے کہ اس میں غالباً" صحیح احادیث جمع ہوں گی حالانکہ ایسا نہیں صحیح ابن حبان میں جہاں صحیح ہیں وہاں سینکڑوں ضعیف اور موضوع احادیث بھی موجود ہیں۔

2- **مستدرک حاکم** : اس کتاب میں جامع کے مطابق وہ سب احادیث جمع کردی گئیں ہیں جو امام بخاری اور امام مسلم یا دونوں میں سے کسی ایک کی شروط کے مطابق جمع کی گئی ہیں جو ان اماموں نے اپنی کتب بخاری و مسلم میں جمع کردی ہیں مگر حقیقتاً اس کتاب میں بھی بے شمار ضعیف اور موضوع حدیثیں موجود ہیں۔

3- **مجمع الزوائد** : وہ احادیث جو کتب ستہ میں موجود نہیں اور ان چھ کتب احادیث مسند احمد، مسند ابویعلی الموصلی، مسند البزار، المعجم الطبرانی الکبیر، المعجم الطبرانی الاوسط اور المعجم الطبرانی الصغیر میں وہ احادیث جو کتب ستہ میں موجود نہیں

ان کو مجمع الزوائد کے نام سے جمع کردیا ہے' جو اچھی کوشش ہے۔

* **تصحیح و تضعیف احادیث** میں علامہ ھیثمی صاحب مجمع الزوائد کا اپنا خاص نصاب ہے جو محدثین نے تسلیم نہیں کیا۔ مثلاً" وہ اکثر یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ رجالہ الصحیح' رجالہ ثقات یا رجالہ موثقون۔ تو یہ اصطلاحات حدیث کی صحت شروط کے لحاظ سے ناکافی ہوتی ہیں کیونکہ اس اصطلاح کی سند میں یا تو راوی مجہول العین اوالعدالہ ہو گا جو متساہلین مثلاً" ابن حبان' حاکم اور ھیثمی جیسے لوگوں کے قریب ثقہ ہوتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں۔(1)

12- عن ابن جریج عن عبدالرحمٰن بن سابط عن ابی امامة قال: قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الدعا اسمع قال: (جوف اللیل الاخر ودبر الصلوات المکتوبات)(2)

ترجمہ: حضرت ابی امامہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی دعا سنی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ اور فرض نمازوں کے بعد کی۔

امام ترمذی نے اس حدیث پر حسن کا حکم لگایا ہے حالانکہ یہ حدیث منقطع یعنی ضعیف ہے۔

امام ذہبی نے امام ترمذی کو تصحیح و تضعیف حدیث میں متساہل گردانا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 275/13)

جب کہ محدث محمد ناصرالدین البانی نے مشکوٰۃ کی تخریج میں لکھا ہے۔

لکن فیه عنعنة ابن جریج و کان مدلسا (اس میں عن عن

---

(1)- التقریب ترجمہ 4193- نیز مزید تفصیل کے لئے جامع التحصیل کے صفحہ 108' 229 اور اتحاف ذوی الرسوخ کے ترجمہ نمبر 85 کو ملاحظہ کریں۔

(2)- جامع الترمذی کتاب الدعوات باب 79 حدیث 3499' و مشکاۃ حدیث 948-

سے روایت کیا گیا جب کہ ابن جریج مدلس ہے)

* حافظ ابن حجر ابن جریج کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: کہ وہ ثقہ اور فقیہ تو تھے مگر تدلیس اور ارسال حدیث میں معروف ہیں۔(1)

* ابن جریج المکی مدلس ہیں۔ اگر وہ صیغہ تحدیث مثلاً" حدثنا' اخبرنا وغیرہ سے حدیث بیان کرتے تو ان کا اپنے اوپر کے راوی سے سماع ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ انہوں نے عن عن کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ لہٰذا ان کا اپنے اوپر کے راوی سے سماع ثابت نہیں۔ لہٰذا منقطع ہونے کی بنا پر یہ حدیث ضعیف ٹھہری جب کہ صحیح کے مقابل میں ضعیف پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اگر یہ حدیث حسن بھی ہوتی تو اس میں اجتماعی دعا کرنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی۔

نوٹ: دبر الصلاۃ سے مراد نماز سے سلام پھیرنے سے پہلے اور سلام پھیرنے سے فوری بعد کی حالت کو بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں حالتوں میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔ دبر الصلاۃ یعنی نماز میں سلام پھیرنے کی حالت سے پہلے قعدہ تشہد کے آخر میں صحیح احادیث سے دعائیں ثابت ہیں جب کہ دبر الصلاۃ یعنی سلام پھیرنے کے فوری بعد میں صحیح احادیث سے ذکر اذکار ثابت ہیں۔(2)۔

13- عن ثوبان قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: (لا یوم عبد فیخص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم) (3)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

---

(1)- تفصیل کے لئے دیکھئے' صحیح الترغیب والترھیب صفحہ 39 و تمام المنۃ صفحہ 28۔

(2)- مزید تفصیلات کیلئے "فتاوی مهمة تتعلق بالصلاة و کیفیة صلاة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم" صفحہ 104-103 تالیف شیخ عبدالعزیز بن باز مفتی اعظم دیار حرمین شریفین۔

(3)- سنن ابی داؤد کتاب الطهارة باب ایصلی الرجل وهو حاقن حدیث 91-90' و جامع الترمذی حدیث 357' و سنن ابن ماجہ حدیث 923' و مسند احمد بن حنبل: 5/250' 260' 261' 280-

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی قوم کا امام بنے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے لئے محض دعا نہ کرے اور اگر اس نے ایسا کیا تو بے شک اس نے اپنی قوم کی خیانت کی۔

* اس حدیث پر محدث محمد ناصر الدین البانی نے ضعیف کا حکم لگایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے صحیح سنن ابی داؤد' صحیح سنن الترمذی اور صحیح سنن ابن ماجہ میں صحیح کے طور پر درج نہیں کیا۔

دیکھئے ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث 923' و ضعیف سنن ابی داؤد 11-12 نیز محدث موصوف نے اس حدیث کو ضعیف الجامع الصغیر و زیادتہ میں ضعیف کے طور پر حدیث نمبر 6349 میں درج کیا ہے یہ دلیل بھی باطل ٹھہری۔ لہٰذا اس حدیث پر مزید جرح کی ضرورت ہی نہیں۔

14- عن انس رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: (ما اجتمع ثلاثۃ بدعوۃ قط الا کان حقا علی اللّٰہ ان لا یرد ایدیھم صفرا) (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین آدمی اکٹھے مل کر دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا۔

شعب الایمان للبیھقی کے محقق و تخریج شدہ نسخہ میں یہ حدیث محقق نے حذف کردی ہے کیونکہ انہوں نے صرف صحیح احادیث ہی کو اس کتاب میں درج کیا ہے۔(1)

اس نسخہ میں یہ حدیث مفقود ہے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے لہٰذا

---

(1)- مختصر شعب الایمان للبیھقی اختصرہ الامام ابو المعالی القلوینی و حقق نصوصہ و خرج احادیثہ و علق علیہ عبدالقادر الارناؤوط۔

یہ دلیل بھی ناکارہ ثابت ہوئی۔ (1)

15- ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : (کان اذا فرغ من صلوۃ رفع یدیہ و ضمھما وقال ای الدعاء(2)

ترجمہ : کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور دنوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر رکھتے اور دعا کرتے۔

---

(1)- اس حدیث کو ابو نعیم نے حلیہ اولیاء میں بھی روایت کیا ہے۔ (جلد 3 صفحہ 226 البغیہ فی ترتیب احادیث الحلیہ) اس حدیث کی سند میں حبیب بن ابی حبیب جو حبیب بن رزیق الحنفی مصری ابو محمد کاتب امام مالک جو وضاع کذاب تھا' اس حدیث کو ابن عدی نے کامل فی الضعفاء 2/820 میں ذکر کیا ہے اور فرمایا' و ھذا الحدیث لیس لہ اصل انما یروی زید بن اسلم عن انس نفسہ و حبیب رواہ عن ھشام بن سعد عن زید بن اسلم عن انس و ھذہ الاحادیث مع غیرھا مما روی حبیب عن ھشام بن سعد کلھا موضوعۃ و عامۃ حدیث حبیب موضوع المتن مقلوب الاسناد ولا یحتشم حبیب فی وضع الحدیث علی الثقات وامرہ بین فی الکذابین' حافظ ابن عدی نے اس حدیث کو بے بنیاد قرار دیا اور فرمایا کہ حبیب عن ہشام کی سب احادیث جھوٹی ہیں اور عام طور پر حبیب کی احادیث جھوٹی مقلوب متن اور اسناد ہیں جب کہ حبیب ثقات کی طرف جھوٹی احادیث منسوب کرنے میں کوئی شرم نہیں کرتا' حبیب کا جھوٹوں میں سے ہونا واضح امر ہے۔ اس حدیث کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے اور اس جھوٹے راوی کو آئمہ الجرح والتعدیل نے جھوٹا قرار دیا ہے۔ دیکھئے: بحر الدم 169' تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین 145' تقریب التہذیب 1087' تہذیب التہذیب 2/158' الجرح والتعدیل 3/100' دیوان الضعفاء 823' سوالات ابن الجنید 888' سوالات مسعود السجزی 312' الضعفاء والمتروکون النسائی 161' الضعفاء والمتروکون الدارقطنی 171' الضعفاء والمتروکون ابن الجوزی 752' الضعفاء الکبیر 1/264' الکشف الحثیث 208' العلل و معرفۃ الرجال امام احمد 1528' 1538' المجروحون من المحدثین 1/265' معجم الجرح والتعدیل لرجال البیہقی 81' معرفۃ الرجال 109' المغنی فی الضعفاء 1287' میزان الاعتدال 1696' یحیی بن معین و کتابہ التاریخ 2/97-

(2)- بحوالہ اجتماعی دعا کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے چوتھی دلیل کتاب الزھد والرقائق صفحہ 405-

* اس حدیث کو پیش کرنے والوں نے نہ تو اس کا صحیح حوالہ دیا ہے اور نہ ہی حکم حدیث لکھا ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس سے دعا کا طریقہ بتایا گیا ہے نہ کہ اجتماعی دعا کرنے کا حکم۔

16- عن سلمان قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (ان ربکم تبارک و تعالٰی حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفرا) (1)

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارا رب پروردگار برکت و عالی شان والے حیا و لحاظ کرتے ہیں اس شخص کا جو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو اس کے ہاتھوں کو خالی بغیر رحمت کے نہیں لوٹاتا۔

* اس حدیث سے انفرادی دعا کی ترغیب دی گئی ہے نہ کہ اجتماعی دعا کی انفرادی دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنا مطلوب مومن ہے جو محض اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں کی جائے۔

17- عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (یایھا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم (سورت البقرہ/172) ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یارب یارب و مطعمہ حرام و مشربہ حرام و ملبسہ حرام' و غذی بالحرام فانی یتسجاب لذلک)(2)

---

(1)- سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء حدیث 1488' و جامع الترمذی حدیث 3556' و سنن ابن ماجہ حدیث 3865' و مسند احمد: 5/438-

(2)- صحیح مسلم' کتاب الزکوۃ باب قبول الصدقہ من الکسب الطیب و ترتیبھا حدیث 1015' و جامع الترمذی حدیث 2989' و سنن الدارمی حدیث 2717' و مسند احمد: 2/328-

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تبارک و تعالیٰ کے عطا کردہ پاکیزہ رزق سے کھاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر (حج و عمرہ) کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں' ہاتھ دعا کے لئے آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہے اور اے رب اے رب پکار رہا ہے مگر اس کا کھانا پینا اور لباس حرام کا ہے تو کیا ایسے شخص کی دعا کیا قبول ہوگی؟

اس صحیح حدیث سے انفرادی دعا کی دلیل ملتی ہے نہ کہ اجتماعی دعا کی۔

18- حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور تابعین کے ساتھ انکا واقعہ منقول ہے کہ فجر کی اذان کہی گئی۔ حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز کو پورا کرلیا یعنی نماز سے فارغ ہوئے :

* و نصب فی الدعاء ورفع یدیه وفعل الناس مثله (1)

یعنی حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے اور تمام لوگوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ (بحوالہ اجتماعی دعا کا ثبوت ..... پانچویں دلیل)

اس دلیل میں :

(1) اس قصے کا ذکر کسی حدیث کی کتاب میں اس طرح نہیں ہے(2)۔

---

(1)- البدایه والنهایه خلافة ابی بکر الصدیق ذکر ردة اهل البحرین وعودهم الی الاسلام جلد 3 جز 7 صفحہ 333-

(2)- دیکھئے المعجم الصغیر حدیث 392- علامہ طبرانی اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں۔ لم یروه عن ابی کعب عبد ربه بن عبید صاحب الجریر البصری الا ابراہیم صاحب الهروی و لم یروه عن الجریری الا ابو کعب اور مجمع الزوائد میں : 376/9' علامہ ھیثمی فرماتے ہیں کہ امام طبرانی نے اسے معجم الکبیر والاوسط والصغیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن معمر ہیں جسے میں نہیں جانتا اور باقی راوی سب ثقات ہیں۔

(2) یہ ایک تاریخی کتاب میں کسی سند کے بغیر قصہ وارد ہے۔

(3) جب انہوں نے دعا کرنا شروع کی تو لوگوں نے بھی دعا کرنا شروع کر دی لیکن اس قصہ میں نہ تو دعا اونچی آواز سے کر رہے تھے اور نہ ہی لوگ آمین آمین کہہ رہے تھے بلکہ آپ بہت انکساری سے دعا مانگ رہے تھے اور لوگ بھی دعا مانگ رہے تھے۔ اس طرح کا قصہ ابن سعد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے علاء بن الحضرمی کے بارے میں نقل کیا ہے جس میں یہ ہے کہ جب دھناء کے قریب پہنچے تو لوگوں کے پاس جو پانی تھا ختم ہو گیا تو علاء بن الحضرمی نے دعا کی تو ریتلی زمین کے نیچے سے پانی کا چشمہ نکلنا شروع ہو گیا جس سے سب لوگوں نے پانی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا۔ (طبقات بن سعد 363/4)

(4) اس قصہ میں یہ بھی ہے کہ علاء رضی اللہ عنہ مجاب دعاء تھے۔

(5) یہ حدیث اگر صحیح ہو تو مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے جب کہ امت مسلمہ کو حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

علیکم بسنتی "تم پر میری سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔"

اجتماعی دعا کے ثبوت کے مرتب نے اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا اور نہ ہی حکم حدیث لکھا ہے۔ (1)

19- حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے دفن کے متعلق فرمایا۔ (استغفروا لاخیکم' وسلوا له التثبیت فانه الآن یسال) (2)

ترجمہ : اپنے بھائی کیلئے مغفرت اور ثابت قدمی طلب کرو۔ کیونکہ اب

---

(1)- کیونکہ یہ قصہ سند کے بغیر ہے اس لئے نہ تو یہ دلیل بن سکتا ہے اور نہ ہی حجت۔

(2)- یہ حدیث صحیح ہے۔ سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب الاستغفار عندالقبر للمیت حدیث 3221' و ترتیب مسند احمد: جلد 8 صفحہ 65' و ایضا" ابرار' و مستدرک الحاکم جلد 1 صفحہ 370-

اس سے سوال کیا جارہا ہے۔

اس حدیث سے بھی ہمارے بعض بھائی اجتماعی دعا کی دلیل پکڑ لیتے ہیں جو صحیح نہیں۔ کیونکہ نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہی صحابہ کرام نے اس وقت اجتماعی دعا کی لہٰذا یہ دلیل بھی اس مناسبت سے صحیح نہیں۔

یہاں بھی انفرادی طور پر اپنے بھائی کی استقامت کیلئے دعائے مغفرت کا ذکر ہے۔

20- حضرت اسامہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر عرفات میں ردیف یعنی ان کے پیچھے بیٹھا تھا کہ وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ (فرفع یدیہ یدعو) (1)

اس حدیث کو بھی اجتماعی دعا کے لئے پیش کیا جاتا ہے جو صحیح نہیں کیونکہ یہ پورے عرفات کیلئے ہر فرد کیلئے انفرادی دعا کے لئے ہے نہ کہ اجتماعی دعا کے لئے۔ کیا آپ نے سب صحابہ کو ایک جگہ اجتماعی دعا کرائی تھی؟

* * * * *

(1)- صحیح الاسناد۔ سنن النسائی کتاب مناسک الحج باب رفع الیدین فی الدعاء بعرفة حدیث 3011' و صحیح مسلم حدیث 1280' ترتیب مسند احمد: ج 12 صفحہ 29 حدیث 331' و مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث 2174- اس طرح کی مزید احادیث دیکھئے صحیح بخاری حدیث 1751' 1752' و سنن ابن ماجہ حدیث 3032' و سنن الدارمی حدیث 1903-

٭ خلاصہ ٭

٭ اجتماعی دعا کے دلائل کی حقیقت میں آپ نے مجوزین اجتماعی دعا کے دلائل کا تجزیہ دیکھا۔

محترم قارئین! اجتماعی دعا کے مجوزین کے پاس غیر صحیح احادیث' غیر معروف دور ازکار کتب کی ضعیف یا موضوع احادیث کے علاوہ ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں۔

لہٰذا وہ عمل جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں' پر عمل کرنے والے حضرات اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا جواب دیں گے؟

نیز حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کے سلسلہ میں جو قواعد و ضوابط محدثین نے جاری کئے ہیں جن پر امت مسلمہ پر عمل چلا آرہا ہے' اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٭ اصول عمل حدیث ٭

٭ اصول عمل حدیث فنی لحاظ سے ٭

٭ سب سے پہلے صحیح حدیث پر اعتقادات' احکامات' عبادات' اور جملہ شرعی امور میں عمل کیا جاتا ہے۔

٭ اگر صحیح حدیث ذخیرہ احادیث میں موجود نہ ہو تو پھر حدیث حسن پر اعتقادات' احکامات' عبادات اور جملہ شرعی امور میں عمل کیا جائے گا۔

٭ اگر حدیث حسن موجود نہ ہو تو پھر حدیث ضعیف پر صرف فضائل اعمال کے لئے عمل کیا جاتا ہے۔ اعتقادات' عبادات(1)' اور جملہ شرعی امور میں عمل نہیں کیا جا سکتا۔

٭ مگر حدیث صحیح یا حسن کی موجودگی میں ضعیف پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔

٭ سات شروط عمل حدیث بدرجات صحت حدیث ٭

٭ حدیث میں مصطلح الحدیث کے امام تقی الدین ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمٰن الشہر زوری جو ابن صلاح کے نام سے مشہور ہیں عمل کے لحاظ سے درجہ بدرجہ حدیث پر عمل کیلئے جو شروط اختیار کی ہیں جس پر امت مسلمہ کا اتفاق

---

(1)- اللہ تعالیٰ کے نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو عبادت قرار دیا ہے۔ لہٰذا دعا کے ضمن میں کسی ضعیف حدیث پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ (دیکھئے سنن ابی داؤد حدیث 1479)

ہے وہ درج ذیل سات شروط ہیں۔

1- وہ حدیث جسے امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اپنی صحیحین میں روایت کیا۔ محدثین کی اصطلاح میں صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں روایت کردہ حدیث متفق علیہ کہلاتی ہے۔ جو صحیح ترین کے لقب سے بھی معروف ہے۔ عمل کے لحاظ سے یہ اعلیٰ ترین حدیث تصور کی جاتی ہے جس پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔

2- وہ حدیث جسے صحیح البخاری میں روایت کیا گیا ہو مگر صحیح مسلم میں ایسی حدیث موجود نہ ہو۔

3- وہ حدیث جسے صحیح مسلم میں روایت کیاگیا ہو مگر صحیح البخاری میں ایسی حدیث موجود نہ ہو۔

4- وہ حدیث جو امام بخاری اور امام مسلم کی عائد کردہ شروط پر پوری اترتی ہوں مگر انہوں نے ایسی حدیث کو روایت نہ کیا ہو۔

5- وہ حدیث جو صرف امام بخاری کی عائد کردہ شروط پر پوری اترتی ہو۔

6- وہ حدیث جو صرف امام مسلم کی عائد کردہ شروط پر پوری اترتی ہو۔

7- وہ حدیث جو امام بخاری اور امام مسلم کی عائد کردہ شروط پر پوری نہ اترتی ہو مگر دوسرے محدثین کے نزدیک وہ حدیث صحیح ہو۔

* حدیث کی بنیادی اقسام *

بنیادی طور پر حدیث کی دو اقسام ہیں۔

1- **مقبول**: صحیح حدیث جس پر شرعاً" عمل ضروری ہوتا ہے۔

2- **غیر مقبول**: غیر صحیح یعنی ضعیف حدیث جس پر شرعاً" عمل غیر ضروری ہوتا ہے۔

* حدیث کی فنی اقسام *

* شرعی علوم و فنون کے ماہرین (محدثین) نے فنی طور پر مقبول اور غیر مقبول کو مزید تین اصطلاحات میں تقسیم کیا ہے جو مسلمہ طور پر رائج ہیں۔

1- صحیح 2- حسن 3- ضعیف

* حدیث صحیح کی تعریف *

جس حدیث میں درج ذیل پانچ شروط پائی جائیں۔

1- **سند متصل ہو**' راوی حدیث کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتی ہو درمیان سے کوئی راوی رہ نہ جائے۔

2- **راوی عادل ہو**' راوی حدیث مسلمان' بالغ' عاقل' فرائض اور غیر شرعی امور سے مجتنب ہو' فاسق نہ ہو بلکہ قابل اعتماد ہو۔

3- **راوی کا حافظہ صحیح ہو**' راوی کا حافظہ فطری طور پر درست ہو چاہے وہ حفظ سے حدیث بیان کرے یا کتاب سے۔

4- **حدیث شاذ نہ ہو**' حدیث قوی' حدیث قوی تر کے مخالف نہ ہو۔

5- **حدیث میں علت نہ ہو**' حدیث میں کوئی ظاہری یا خفیہ عیب نہ پایا جاتا ہو چاہے یہ سند حدیث میں ہو یا الفاظ میں۔

* حدیث صحیح کی اقسام *

حدیث صحیح کی دو اقسام ہوتی ہیں:

1- صحیح لذاتہ: جس میں صحیح کی پانچ شروط مذکورہ مکمل اور اعلیٰ صفات کے ساتھ موجود ہوں۔

2- صحیح لغیرہ: جس میں پانچ شروط مکمل اور اعلیٰ صفات کے ساتھ

موجود نہ ہوں حدیث حسن جب متعدد طرق سے ثابت ہو جائے تو اسے "صحیح لغیرہ" کہتے ہیں۔

حکم: صحیح کی دونوں اقسام پر عمل کرنا امت مسلمہ کے نزدیک ضروری ہے مگر صحیح لذاتہ پر عمل افضل ہوتا ہے۔ (1)

* حدیث حسن کی تعریف *

جس حدیث میں درج ذیل چار شروط پائی جائیں۔

1- سند متصل ہو۔

2- راوی عادل ہو۔

3- حدیث شاذ نہ ہو۔

4- حدیث میں علت نہ ہو۔

اگر صحیح کی تیسری شرط یعنی راوی کا حافظہ صحیح نہ ہو (یعنی کمزور) مفقود ہو تو یہ حسن ہوگی۔

* حدیث حسن کی اقسام *

حدیث حسن کی دو اقسام ہوتی ہیں:

1- حسن لذاتہ: جس میں حسن کی چار شروط مذکورہ مکمل اور اعلیٰ صفات کے ساتھ موجود ہوں۔

2- حسن لغیرہ: جس میں حسن کی چار شروط مذکورہ مکمل اور اعلیٰ صفات کے ساتھ موجود نہ ہوں بلکہ ضعیف کے راوی جب ایک دوسرے کی

---

(1)- ترجیح کے وقت۔

تائید و تصدیق کردیں یا ضعیف حدیث متعدد طرق سے ثابت ہوجائے تو ایسی حدیث کو حسن لغیرہ کہتے ہیں۔

حکم: حسن کی دونوں اقسام پر صحیح کی طرح عمل کیا جائے گا اگرچہ درجہ میں صحیح سے کم تر ہوتی ہے مگر صحیح حدیث موجود نہ ہونے کی صورت میں اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

٭ ضعیف حدیث کی تعریف ٭

ضعیف وہ ہے جس میں حسن کی شروط پوری نہ ہوں بلکہ حسن کی شروط سے کم از کم ایک درجہ یا مزید کم ہوں۔

٭ ضعیف کی اقسام ٭

اس کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

1- **حسن لغیرہ**: حدیث ضعیف کی وہ قسم ہے جس کے راوی مراتب جرح میں مستور' ضعیف اور مجہول درجہ کے نہ ہوں اور وہ ایک دوسرے کی تائید و تصدیق سے مقبول کے درجہ تک پہنچ جائیں یا ضعیف حدیث متعدد طرق سے ثابت ہو جائے تو اس کو حسن لغیرہ کہتے ہیں اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہی کی ایک قسم ہے مگر اس پر فضیلت عمل کی خاطر صرف تین شروط کے ساتھ عمل کیا جا سکتا ہے۔

(1) ضعف شدید نہ ہو یعنی موضوع نہ ہو۔

(2) یہ حدیث یعنی کتاب اللہ کے اصولوں یا سنت صحیح کے خلاف نہ ہو۔

(3) اس اعتقاد کے ساتھ عمل نہ کیا جائے کہ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے بلکہ احتیاط کے طور پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ: حلال و حرام کے مسائل میں ضعیف پر عمل نہیں کیا جاتا۔

2- **ضعیف متروک**: وہ ہے جو ضعیف کی ادنی و بدترین قسم ہوتی ہے جس کے راوی جرح میں متروک یا کذاب اور وضاع ہوں نیز اس درجہ کے راویوں کا کام ہی موضوع حدیثیں بنانا ہوتا ہے لہٰذا ایسی موضوع حدیث پر عمل کرنا گناہ ہوتا ہے۔

خلاصہ: ضعیف کی قسم حسن لغیرہ پر فضیلت عمل کی خاطر عمل صرف اس وقت کیا جا سکتا ہے جب حدیث صحیح یا حسن اس باب میں موجود نہ ہوں۔

* حدیث موضوع *

موضوع وہ جعلی اور جھوٹی حدیث ہوتی ہے جسے جھوٹا راوی اپنی طرف سے بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کردیتا ہے اس کو حدیث کی اقسام میں اس لئے شامل نہیں کیا جاتا کہ حقیقت میں یہ حدیث نہیں ہوتی۔ البتہ اس کا راوی اسے حدیث کا درجہ دے کر احادیث میں شامل کر دیتا ہے۔ مگر جب معیار حدیث کے پیمانہ جرح و تعدیل اور مصطلحات حدیث پر اسے جانچا جاتا ہے تو پھر اسے حدیث ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اس کو موضوع یا باطل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔(1)۔

(1)- ایسی احادیث کی بے شمار کتابیں موجود ہیں جو عربی زبان میں ہیں ہم نے اس قسم کی احادیث کو ایک کتاب میں عربی زبان میں جمع کر دیا ہے اس کے بعد اردو میں ترجمہ کیا جائے گا' انشاءاللہ۔ دیکھئے کتاب نمبر 31' مجموعہ الاحادیث الموضوعہ۔ اس کتاب کو بہت جلد شائع کیا جائے گا' انشاء اللہ۔ نیز علوم حدیث کے بارے میں مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ہماری تصنیف "علوم حدیث" اور "بین الاقوامی علوم حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خط و کتابت کورس"

٭ خلاصہ ٭

* خلاصہ *

* کتاب و سنت اور قرون مفاضلہ سے ثابت ہوتا ہے کہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا بدعت ہے جیسے کہ اس کتاب کے مطالعہ میں واضح ہو چکا ہے۔

* دعا عبادت ہے *

* اللہ تبارک و تعالیٰ کے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

* الدعا هو العبادة

ترجمہ : دعا عبادت ہے۔

لہٰذا عبادت میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کا طریقہ ہی مسلمانوں کے لئے پیروی کا سرچشمہ صافی ہے۔
چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کی ہی نہیں اور نہ ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

نیز نماز ایک مخصوص عبادت ہے جبکہ اس عبادت کا اختتام سلام پھیرنے پر ہوتا ہے اس کے بعد دعا' ذکر و اذکار بھی ایک عبادت ہے جو سنت مطہرہ سے ثابت ہے(1)۔ اور اس عبادت کو بھی اسی طرح سرانجام دینا ہوتا ہے جیسے آپ نے قول و عمل سے امت کو باخبر کردیا ہے جس کی تفصیل "فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا" (2) میں مذکور ہے۔

* اجتماعی دعا بدعت ہے *

* فرض نماز کے بعد اور دیگر مواقع پر اجتماعی دعا بدعت ہے جب کہ بدعت پر عمل کرنے والوں کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

عن امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ قال: قال (... لعن اللہ من اوی محدثا...)(3)

---

(1)۔ فتح الباری 133/11۔ یہ قول امام ابن قیم کا ہے جسے امام ابن حجر نے نقل کیا ہے۔

(2)۔ صفحہ نمبر 145

(3)۔ صحیح مسلم کتاب الاضاحی باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالٰی و لعن فاعلہ حدیث 1978' و سنن النسائی حدیث 4422' و مسند احمد: 108/1' 118' 152۔ اور ذیل کی دو مزید احادیث' دیکھئے "بدعت کیا ہے؟"

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی بدعتی کو پناہ دیتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہو۔

* بدعت پر عمل کرنے والا جہنمی ہے *

* جب کہ خلاف سنت امور پر عمل کرنے والوں کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت وعید ہے آپ نے فرمایا:

* (ان اصدق الحديث كتاب الله واحسن الهدى محمد و شر الامور محدثا تها و كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة فى النار...) (1)

ترجمہ : بے شک مصدقہ (سچی ترین) بات اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے جب کہ بہترین و پسندیدہ طریقہ' طریقہ محمدی ہے۔ اور بد ترین امور بدعات ہیں نیز ہر بدعت گمراہی ہے جب کہ ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ معاذ اللہ۔

چونکہ نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اپنی آخری حیات مبارکہ میں دس سال تک نماز با جماعت کرائی ہے مگر ایک دفعہ بھی اجتماعی دعا جس نے موجودہ مروجہ بدعی صورت اختیار

---

(1)- سنن النسائی کتاب الخطبة باب کیف الخطبه حدیث 1578' و صحیح مسلم حدیث 867' و سنن ابی داؤد حدیث 2956' 3343' و سنن ابن ماجہ حدیث 45' و سنن الدارمی حدیث 206' و مسند احمد: 3/310' 319' 337' 371-

کرلی ہے، کبھی بھی نہیں کرائی البتہ امام اور مقتدی حضرات انفرادی دعا کر سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں(1)۔

* * * * *

وما توفیقی الا باللہ

مولف

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق

(بانی رئیس) ادارہ اشاعت اسلام

408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

7 جولائی 1993ء لاہور

(1)- اصل میں دعا تو انسان اور رب العالمین کے درمیان ایک بہت عظیم تعلق کا نام ہے حضرت حسن البصری رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سلف صالحین جب دعا بہت زیادہ اور دل لگا کر مانگتے تھے تو ان کی آواز نہیں نکلتی تھی بلکہ مخفی ہوتی تھی۔ (دیکھئے کتاب الزھد باب اخفاء الدعاء 616/2)

* فہرستیں *

* فہرست آیات *

* فہرست احادیث صحیحہ *

* فہرست احادیث غیر صحیحہ *

٭ فہرست آیات مبارکہ ٭

* * * * *

٭ فہرست احادیث صحیحہ ٭

احادیث صحیحہ	صفحہ

احادیث صحیحہ	صفحہ
اللھم باعد بینی و بین خطا یای	101
اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا	172
اللھم حاسبنی حسابا یسیرا	110
اللھم حبب الینا المدینہ کما حببت الینا مکة	180
اللھم حوالینا وما علینا	167
اللھم رب ھذہ الدعوة التامة	111
اللھم ربنا لک الحمد	103
اللھم ربنا ولک الحمد	103
اللھم صلی علی محمد و ازواجہ و ذریتہ	108
اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد کما	108، 109
اللھم صلی علی محمد النبی الامی	109
اللھم صلی علی محمد عبدک و رسولک	109
اللھم صلی علی محمد کما صلیت علی ابراھیم	109
اللھم فقھہ فی الدین	174
اللھم لا مانع لما اعطیت	190، 193، 194
اللھم لک رکعت و بک آمنت و لک اسلمت	102، 105
اللھم ولیدیہ فاغفر	182
اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ	127
امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین	222
ان اصدق الحدیث کتاب اللہ	269
ان ربکم تبارک و تعالیٰ حیی کریم	252
ان العلماء ورثة الانبیاء	59
ان اللہ حجب التوبة عن کل صاحب بدعة	43
ان المسلم لا ینجس	97

احادیث صحیحہ | صفحہ

احادیث صحیحہ	صفحہ

احادیث صحیحہ	صفحہ
(ک)	
كان اذا سلم يمكث فى مكانه	148
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر	150
كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا صلى صلاة	147
كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا سلم لم يقعد	148
كان النبى صلى الله عليه وسلم يذكر الله	96
كان يدعو فى الصلاة	145
كان يقول فى دبر كل صلاة	146
كل امتى يدخلون الجنة الا من ابى	141
كل محدث بدعة وكل بدعة ضلالة	123
كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم	147
كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم	39
كنت اعرف انقضاء صلاة النبى	146
(ل)	
لا اله الا الله وحده لا شريك له	210 ،206 ،191 ،190 ،146 ،115
لا حول ولا قوة الا بالله	112
لا يجاوز بصره اشارته	108
لعن الله من آوى محدثا	268
لما كان يوم بدر	170
ليس شئى اكرم على الله	77
(م)	
ما منكم من احد يتوضاء فيبلغ	98
من احدث فى امرنا هذا ما ليس منه فهورد	126 ،41
من احدث فيها حدثا فعليه لعنة الله	124

احادیث صحیحہ	صفحہ

* * * * *

٭فہرست احادیث غیر صحیحہ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٭ مصادر کتب ٭

٭ مصادر کتب ٭

1- **القرآن الکریم**

2- **الادب المفرد**' امام بخاری' تحقیق علامہ محمد فواد عبدالباقی' مکتبہ الاثریہ' پاکستان۔

3- **الاتباع**' للعلامہ ابن ابی العزا لحنفی' تحقیق محمد عطا اللہ' المکتبہ السلفیہ' لاہور۔

4- **اتباع محمد** ڈاکٹر رانا محمد اسحاق' ادارہ اشاعت اسلام' لاہور۔

5- **اتحاف ذوی الرسوخ بمن رمی بالتدلیس من الشیوخ**' لشیخ حماد الانصاری' مکتبہ العلاء' الکویت۔

6- **الاذکار** امام النووی' تحقیق عبدالقادر الارناووط' دار اعلام للطباعہ والنشر۔

7- **الارواء الغلیل فی تخریج احادیث منا رالسبیل**' علامہ محمد ناصر الدین البانی' المکتب الاسلامی' دمشق۔

8- **الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة**' (الموضوعات الکبریٰ) ملا علی القاری' دارالباز' مکہ مکرمہ۔

9- **الاعتصام**' امام شاطبی' تحقیق محمد رشید رضا' دارالمعرفہ' بیروت۔

10- **الامر بالاتباع والنهی عن الابتداع**' امام سیوطی' تحقیق ڈاکٹر ذیب بن مصری۔

11- **ایسر التفاسیر لکلام العلی الکبیر** علامہ ابی بکر جابر الجزائری' نادی المدینہ المنورہ الادبی' مدینہ منورہ۔

12- **الباعث علی انکار البدع والحوادث**، لابی شامہ، تحقیق عادل عبدالمنعم، مکتبہ الساعی، الریاض۔

13- **البدایہ والنہایہ**، لابن کثیر، دارالریان بیروت۔

14- **البغیة فی ترتیب احادیث الحلیة** محمد بن الصدیق، دار القرآن الکریم، بیروت۔

15- **بحر الدم فی من تکلم فیه الامام احمد بمدح او ذم** علامہ ابن عبدالهادی، دار الرایہ، الریاض۔

16- **بین الاقوامی علم حدیث رسول مقبول خط و کتابت کورس** ڈاکٹر رانا محمد اسحاق، ادارہ اشاعت اسلام، لاہور۔

17- **تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین** امام ابن شاہین، تحقیق ڈاکٹر عبدالرحیم القشقری، طبع الاولی 1409ھ

18- **التاریخ الکبیر**، امام بخاری، موسسہ الکتب الثقافیہ، بیروت۔

19- **التحقیق الحسن فی نفی الدعاء الاجتماعی بعد الفرائض والسنن**، حکیم مولوی عماد الدین قریشی حنفی دیوبندی، رکن اشاعت التوحید والسنہ، ژوب، بلوچستان۔

20- **تحفة الاشراف بمعرفه الاطراف**، امام المزی، تحقیق عبدالصمد شرف الدین، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

21- **تخریج و تعلیق صلواة الرسول**، مولانا محمد صادق سیالکوٹی، تخریج و تعلیق عبدالرؤف سندھو۔

22- **ترتیب القاموس المحیط**، الطاہر احمد الزاوی، المکتب الکتاب، طرابلس، لیبیا۔

23- **التعریفات**، علامہ جرجانی، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

24- **تعلیق علی صحیح ابن خزیمة** علامہ محمد ناصر الدین البانی، مکتب الاسلامی، بیروت۔

25- **تفسیر ابن عباس و مروياته فی التفسير من كتب السنه** ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبداللہ الحمیدی' مرکز البحث العلمی و احیاء التراث الاسلامی' جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ۔
26- **تقریب التھذیب**' لحافظ ابن حجر عسقلانی' دارالرشید' حلب' سوریا۔
27- **تلخیص احکام الجنائز**' شیخ البانی' المکتبہ الاسلامیہ' عمان۔
28- **التلخیص المستدرک** امام ذہبی' دارالمعرفہ' بیروت۔
29- **تمام المنة فی التعليق علی فقه السنة**' علامہ محمد ناصر الدین الالبانی' دارالرایہ' الریاض۔
30- **تقریب التھذیب**' لحافظ ابن حجر عسقلانی' دارالفکر' بیروت' لبنان۔
31- **تھذیب التھذیب**' لحافظ ابن حجر عسقلانی' دارالفکر' بیروت' لبنان۔
32- **التوحيد** حافظ ابی عبداللہ ابن مندہ' اسلامک یونیورسٹی' مدینہ منورہ۔
33- **تيسير العلی القدير لاختصار** تفسیر ابن کثیر' محمد نسیب الرفاعی' مکتبہ المعارف' الریاض۔
34- **الثقات**' لحافظ ابن حبان' دائرہ المعارف' الہند۔
35- **جامع التحصيل**' للعلائی' تحقیق حمدی السلفی' عالم الکتب' بیروت۔
36- **جامع الترمذی**' لامام الترمذی' تحقیق احمد شاکر' دارالاحیاء التراث العربی' بیروت۔
37- **الجرح والتعديل** ابن ابی حاتم' دائرہ المعارف' حیدر آباد الدکن' بھارت۔
38- **جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خير الانام** علامہ ابن قیم' تحقیق طہ یوسف شاہین
39- **حديث رسول** ﷺ - الیکٹرونک تجزیہ لیبارٹری' ادارہ اشاعت اسلام' لاہور۔
40- **حق بات** ڈاکٹر رانا محمد اسحاق' ادارہ اشاعت اسلام' لاہور۔
41- **حيات البانی**' لعبدالرحمن الشیبانی' دارالسلفیہ الکویت۔
42- **خطبة الحاجة**' علامہ محمد ناصر الدین البانی' المکتب الاسلامی' بیروت۔

43- **خلاصه تذهیب تهذیب الکمال فی اسماء الرجال**' للخزرجی'
مکتب المطبوعات الاسلامیہ' بیروت۔
44- **دفاع عن السنة** ڈاکٹر محمد بن محمد ابو شہبہ' مکتبہ السنہ القاہرہ' مصر۔
45- **دیوان الضعفاء والمتروکین و خلق من المجهولین و الثقات فیهم لین** علامہ ذہبی' مکتب النہضہ الحدیثہ' مکہ مکرمہ۔
46- **الذرية الطاهرة النبوية** حافظ ابو بشر الدولابی' الدار السلفیہ' کویت۔
47- **زادالمعاد فی هدی خیر العباد**' امام ابن قیم' تحقیق شعیب عبدالقادر'
موسسہ الرسالہ' بیروت۔
48- **سبل السلام شرح بلوغ المرام**' امیر صنعانی' دارالاحیاء' بیروت۔
49- **سنت و بدعت**' مولانا مفتی محمد شفیع' ادارہ المعارف' کراچی۔
50- **سنن الدارقطنی**' حافظ الدار قطنی' عالم الکتب' بیروت۔
51- **سنن الدارمی**' امام الداری' فری کتب خانہ کراچی' پاکستان۔
52- **سنن ابی داؤد**' امام ابو داؤد' تحقیق عزت دعاس' دارالحدیث' بیروت۔
53- **سنن النسائی الکبری**' عن طریق تحفۃ الاطراف۔
54- **سنن ابن ماجة**' امام ابن ماجہ' تحقیق محمد فواد عبدالباقی' المکتبہ العلمیہ' بیروت۔
55- **سنن الکبری**' امام بیہقی' مکتبہ المعارف' الریاض۔
56- **السنہ** ابن ابی عاصم' المکتب الاسلامی' بیروت۔
57- **السنة قبل التدوین** ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب' دارالفکر' بیروت۔
58- **السنة و مکانتها فی التشریع الاسلامی** ڈاکٹر مصطفی السباعی'
المکتب الاسلامی' بیروت۔
59- **سوالات ابن الجنید** تحقیق ڈاکٹر احمد محمد نور سیف' مکتبہ الدار' مدینہ منورہ۔
60- **سوالات مسعود السجزی** تحقیق ڈاکٹر موفق بن عبداللہ' دار الغرب الاسلامی' بیروت۔
61- **سیر اعلام النبلاء**' علامہ الذہبی' موسسہ الرسالہ' بیروت۔

62- **شرح العقیدہ الطحاویہ** علامہ ابن ابی العز الحنفی' المکتب الاسلامی' بیروت۔

63- **شعب الایمان'** امام بیہقی۔

64- **صحیح ابن خزیمہ'** تحقیق محمد مصطفیٰ الاعظمی' المکتب الاسلامی' بیروت۔

65- **صحیح البخاری'** امام بخاری' تحقیق محمد فواد عبدالباقی' دارالمعرفہ' بیروت۔

66- **صحیح الادب المفرد'** علامہ محمد ناصر الدین البانی' دارالصدیق' الجبیل' سعودی عرب۔

67- **صحیح سنن ابن ماجۃ'** علامہ محمد ناصر الدین البانی' مکتب التربیہ العربی الریاض۔

68- **صحیح سنن ابی داؤد'** علامہ محمد ناصر الدین البانی' مکتب التربیہ العربی الریاض۔

69- **صحیح سنن الترمذی'** علامہ محمد ناصر الدین البانی' مکتب التربیہ العربی الریاض۔

70- **صحیح سنن النسائی'** علامہ محمد ناصر الدین البانی' مکتب التربیہ العربی' الریاض۔

71- **صحیح الترغیب والترهیب'** علامہ محمد ناصر الدین البانی' مکتب الاسلامی بیروت۔

72- **صحیح الجامع الصغیر'** علامہ محمد ناصر الدین البانی' مکتب الاسلامی بیروت۔

73- **صحیح مسلم'** امام مسلم' تحقیق محمد فواد عبدالباقی' دارالاحیاء التراث العربی' بیروت۔

74- **صفوۃ التفاسیر** محمد علی الصابونی' دار القرآن الکریم' بیروت۔

75- **صفۃ صلاۃ النبی من التکبیر الی التسلیم کانک تراها'** علامہ محمد ناصر الدین البانی' مکتب الاسلامی' بیروت۔

76- **الضعفاء الکبیر**، امام عقیلی، تحقیق عبدالمعطی قلعجی دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

77- **الضعفاء والمتروکون ابن الجوزی** تحقیق عبداللہ القاضی، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

78- **الضعفاء والمتروکون الدارقطنی** تحقیق موفق بن عبداللہ، مکتبہ المعارف، الریاض۔

79- **الضعفاء والمتروکون النسائی** تحقیق محمد ابراہیم زائد، دار المعرفہ، بیروت۔

80- **ضعیف الجامع الصغیر**، علامہ محمد ناصرالدین البانی، المکتب الاسلامی، بیروت۔

81- **ضعیف ابن ماجۃ**، علامہ محمد ناصرالدین البانی، المکتب الاسلامی بیروت۔

82- **ضعیف ابی داؤد**، علامہ محمد ناصر الدین البانی، مکتب التربیہ العربی الریاض۔

83- **ضعیف الترمذی**، علامہ محمد ناصر الدین البانی، مکتب التربیہ العربی الریاض۔

84- **ضعیف النسائی**، علامہ محمد ناصر الدین البانی، المکتب الاسلامی بیروت۔

85- **طبقات الکبری**، لابن سعد، دار بیروت، الطباعہ والنشر، بیروت۔

86- **عدۃ الحصن الحصین من کلام سید المرسلین** علامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری، دار الوراقہ، سوریا۔

87- **علل الترمذی الکبیر**، امام الترمذی، (ترتیب ابی طالب القاضی) تحقیق حمزہ دیب مکتبہ الاقصیٰ، اردن۔

88- **العلل ابن ابی حاتم**، دارالمعرفہ، بیروت۔

89- **العلل و معرفۃ الرجال امام احمد** تحقیق وصی اللہ عباس، المکتب الاسلامی، بیروت۔

90- **علوم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم** ڈاکٹر رانا محمد اسحاق، ادارہ اشاعت اسلام، لاہور۔

91- **عمل الیوم واللیلة**، امام ابن السنی، تحقیق محمد بشیر عون، مکتبہ دارالبیان، دمشق۔

92- **عمل الیوم واللیلة** امام النسائی، موسسہ الرسالہ، بیروت۔

93- **فتاوی الامام الشاطبی**، جمع و تقدیم محمد ابو الاجفان، طبع ثانیہ، تونس۔

94- **فتاوی اللجنہ الدائمہ للبحوث**، العلمیہ ولافتاء، جمع و ترتیب، الشیخ احمد بن عبدالرزاق الدویش، طبع و نشر الرئاسہ، العامہ، لادارات البحوث، الریاض۔

95- **فتاوی مهمة تتعلق بالصلاة** شیخ عبدالعزیز بن باز، دار الفائزین، ریاض، سعودی عرب۔

96- **فتح الباری شرح صحیح البخاری**، حافظ ابن حجر العسقلانی، تحقیق محمد فواد عبدالباقی، دارالمعرفہ، بیروت۔

97- **فتح الربانی**، ترتیب مسند احمد، شیخ احمد البناء، دارالشھاب، القاہرہ۔

98- **فتح القدیر الجامع بین فنی الروایة والدرایة من علم التفسیر** علامہ محمد بن علی الشوکانی البابی الحلبی، مصر۔

99- **فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم** امام اسماعیل القاضی، المکتب الاسلامی، بیروت۔

100- **فقه السنة**، سید سابق، دارالفکر، بیروت۔

101- **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**، علامہ مناوی، دارالمعرفہ، بیروت۔

102- **فی ظلال القرآن** سید قطب، دار الشروق، بیروت۔

103- **القاموس الفقهی لغة" و اصلاحا"** سعدی ابو حبیب دارالفکر بیروت۔

104- **الکاشف فی معرفة من له روایة فی الکتب الستة**، امام ذہبی، تحقیق عزت و موسی، دارالکتب الحدیثہ القاہرہ۔

105- **الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف** علامہ بن حجر العسقلانی، دار المعرفہ، بیروت۔

106- **الکامل فی ضعفاء الرجال** علامہ ابن عدی، المکتبہ الاثریہ، سانگلہ ہل،

پاکستان۔

107- **کتاب الزہد**، لامام وکیع، تحقیق عبدالرحمن عبدالجبار، مکتبہ الدار، مدینہ منورہ۔

108- **الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الا قاویل فی وجوہ التاویل** علامہ جار اللہ الزمخشری دار المعرفہ، بیروت۔

109- **الکشف الحثیث عمن رومی بوضع الحدیث** علامہ برہان الدین الحلبی، مطبع العانی، بغداد۔

110- **الکلم الطیب**، امام ابن تیمیہ، تحقیق علامہ محمد ناصرالدین البانی، المکتب اسلامی، بیروت۔

111- **کمپیوٹرائز** قرآن کریم اردو، (خالد مدنی)۔

112- **لسان العرب**، ابن منظور الافریقی دار صادر، بیروت۔

113- **اللولو والمرجان**، فواد عبدالباقی، المکتبہ الاسلامیہ۔

114- **المجروحون من المحدثین والضعفاء والمتروکین** علامہ ابن حبان البستی، دار المعرفہ، بیروت۔

115- **مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ**، جمع عبدالرحمن بن محمد وابنہ، الریاستہ العامہ لشون الحرمین مکہ المکرمہ۔

116- **مجموع فتاوی و مقالات متنوعہ**، شیخ عبدالعزیز بن باز، الرئاسہ العامہ، 1411ھ (1990ء)

117- **مجمع الزوائد و منبع الفوائد**، امام ہیثمی، دارالکتاب العربی، بیروت۔

118- **مجموعہ مسائل** ڈاکٹر رانا محمد اسحاق، ادارہ اشاعت اسلام، لاہور۔

119- **مختصر تفسیر الطبری** محمد بن صمادح التحیبی، دار الفجر الاسلامی، دمشق۔

120- **مختصر شعب الایمان**، امام قزوینی، تحقیق عبدالقادر الارناوط، دار ابن کثیر، دمشق۔

121- **مختصر الشمائل المحمدیہ**، امام ترمذی، اختصار علامہ البانی، المکتبہ

الاسلامیہ، اردن۔
122- **مختصر صحیح مسلم**، امام منذری، تحقیق علامہ محمد ناصر الدین البانی، لجنہ احیاء السنہ السیوط مصر۔
123- **المستدرک علی الصحیحین**، امام حاکم، دارالمعرفہ، بیروت۔
124- **مصنف ابن ابی شیبہ**، امام ابن ابی شیبہ، دارالسلفیہ۔
125- **مقدمہ سنن ابن ماجہ**، المکتبہ العلمیہ بیروت۔
126- **مسند احمد**، امام احمد، المکتب الاسلامی بیروت۔
127- **مسند ابی داؤد الطیاسی**، امام ابو داؤد طیالسی دائرہ المعارف حیدر آباد۔
128- **مشکاۃ المصابیح**، امام خطیب التبریزی، تحقیق البانی، المکتب الاسلامی بیروت۔
129- **معجم الجرح والتعدیل لرجال السنن الکبری** ڈاکٹر نجم عبدالرحمٰن خلف، دار الرایہ، الریاض۔
130- **المعجم الصغیر** علامہ الطبرانی، موسسہ الکتب الثقافہ بیروت۔
131- **معرفۃ الرجال عن یحیی بن معین** روایہ ابن مہرز تحقیق محمد کامل الکصار، مجمع اللغہ العربیہ، دمشق۔
132- **المغنی فی الضعفاء** علامہ الذہبی، تحقیق نور الدین عطر۔
133- **المنتقی من السنن المسندۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** حافظ ابی محمد عبداللہ بن الجارود، دار الجنان، بیروت۔
134- **موارد الظمان الی زوائد ابن حبان**، امام ہیثمی، تحقیق شیخ محمد عبدالرزاق حمزہ، دارالکتب العلمیہ بیروت۔
135- **الموطا امام مالک**، تحقیق محمد فواد عبدالباقی، دارا حیاء التراث، العربی بیروت۔
136- **میزان الاعتدال فی نقد الرجال** علامہ الذہبی، تحقیق علی محمد بن البجاوی، دار المعرفہ، بیروت۔

137- **نتائج الافکار فی تخریج احادیث الاذکار** حافظ ابن حجر، مکتب المثنیٰ، بغداد، عراق۔

138- **نظم المتناثر**، من الحدیث المتواتر، امام الکتانی، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

139- **النھایہ فی غریب الحدیث والاثر**، امام ابن اثیر، داراحیاء التراث العربی بیروت۔

140- **نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار**، امام شوکانی، مکتبہ مصطفیٰ البابی۔

141- **الوابل الصیب و رافع الکلم الطیب** علامہ ابن قیم الجوزیہ، مکتب المؤید، الطائف، سعودی عرب۔

142- **وظائف الیوم واللیلۃ** امام السیوطی، دار الباز، مکہ مکرمہ۔

143- **یحیی بن معین و کتابہ التاریخ** دراسہ و ترتیب و تحقیق ڈاکٹر احمد محمد نور سیف، مرکز البحث العلمی، جامعہ الملک عبدالعزیز، مکہ مکرمہ۔

* * * * *

٭ ادارہ کی مطبوعات ٭

مطبوعات ادارہ

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق اسلامک ریسرچ سکالر رئیس ادارہ اشاعت اسلام کے قلم سے اسلامی و علمی چالیس تحقیقی کتب کا مختصر تعارف

1- **شرف مسلم** (عربی) : یہ کتاب 1988ء کو مکہ مکرمہ میں عربی زبان میں شائع کی گئی تھی' اب اس کا اردو ترجمہ کتاب نمبر38 "شرف مسلم" کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔

2- **حکم تغیر الشیب** : یہ کتابچہ عربی زبان میں مدینہ منورہ میں شائع کیا گیا تھا' اس میں سفید بالوں کو رنگنے سے متعلق ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کیے گئے ہیں۔

3- **حق بات** : اس کتابچہ میں عام زبان زدہ دس جھوٹی احادیث کا علمی تجزیہ کیا گیا ہے' نیز حدیث کی اقسام اور عمل حدیث پر بھی مواد جمع کردیا گیا ہے۔

4- **عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما** : یہ کتابچہ ایک فدائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نشین سوانح خاکہ ہے' جس کے مطالعہ سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دل میں جذبہ موجزن ہوتا ہے۔

5- **اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم** : یہ کتاب دوران قیام مدینہ منورہ میں جماعت اسلامی کے اس وقت کے امیر میاں طفیل محمد صاحب سے مراسلت پر مشتمل ہے' جس میں جماعت اسلامی کے دستور کی دفعات پیش کرکے ان کو پاکستان میں اسلامی قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق غلبہ و نفاذ پر زور دیا گیا ہے نہ کہ کسی ایک مسلکی فقہ کی سربلندی جماعت کی کوشش ہونی چاہیے' اس میں متعدد فقہی مسائل کو کتاب و سنت کی روشنی میں حل کیا گیا ہے کہ سپریم لاء (Supereme Law) صرف کتاب اللہ و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتا ہے۔

6- **علوم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم** : یہ کتاب علوم حدیث کے شائقین اور مبلغین اسلام کے لئے ایک نادر علمی خزینہ ہے' جس کے مطالعہ سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و عظمت اور اس کے خلاف معاندین اسلام اور منکرین حدیث کے شکوک کا ازالہ کیا گیا ہے۔

7- **کیا نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مغموم بھی ہو جایا کرتے تھے؟** : اس کتابچہ میں علمی طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مایوس نہیں بلکہ تبلیغ کا اثر جب کفار قبول نہ کرتے تو مغموم ہو جایا کرتے تھے' کیونکہ آپ جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے تھے' اس موضوع کو انبیاء کرام کے حوالہ جات سے پیش کرکے مسلمانوں کو مایوسی سے بچنے کی فکر بیدار کی گئی ہے۔

8- **مولانا مولائی سیدی حضور اور مرحوم کے القابات کا استعمال** :

درج بالا عنوانات کو نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء و بزرگوں کے لئے استعمال کا شرعی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے جو روزمرہ کی ضرورت ہے۔

9- **تعویذ اور دم کی شرعی حیثیت** : اس کتاب میں تعویذ کے مفاسد اور غیر شرعی ہونے سے متعلق دلائل پیش کئے گئے ہیں کہ تعویذ لکھنا اور پہننا شرک ہے' جب کہ دم شرعی طور پر کتاب اللہ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جا سکتا ہے' نیز دم سے متعلق دربار رسالت مآب کے عہد زریں کے متعدد واقعات بھی قارئین کے لئے پیش کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہ ارشادات نبوی کے مطابق بوقت ضرورت دم سے فائدہ اٹھا سکیں اور خالق کی مخلوق کو بھی فائدہ پہنچا سکیں۔

10- **حرمت شراب** : اس کتابچہ میں شراب کے حرام ہونے سے متعلق کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے تدریج کے ساتھ حرام ہونے کا ذکر اور اس کی خرابیاں پیش کی گئی ہیں' نیز اس پر ایک جامع طبی نوٹ بھی سپرد قلم کردیا گیا ہے تاکہ اس کی طبی خباثتیں بھی ظاہر ہوں۔

11- **مدینہ منورہ کی یادیں** : اس یاداشت میں قیام مدینہ منورہ کے دوران پاکستان کے سربراہوں اور سعودی عرب میں متعین سفیر کو پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی یاداشتیں پیش کی گئی ہیں' نیز مدینہ یونیورسٹی کے طلباء پاکستان کی تعمیری سرگرمیوں سے متعلق یاد داشتیں جمع کی گئی ہیں۔

12- **مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم** : اس ضخیم کتاب میں اللہ تعالیٰ کے محبوب و برگزیدہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شہر مدینہ طابہ و طیبہ جس کی پاسبانی و نگہبانی فرشتوں کی مقدس جماعت سرانجام دے رہی ہے' کی تاریخ' فضائل و برکات' ایک سو سے زیادہ اسماء کی تفصیل' اس میں ہجرت کا پس منظر' مدینہ منورہ میں مسجد قباء' مسجد نبوی کی بنیاد سے لے کر اب تک کے ادوار میں تعمیر اور اس کے نقشہ جات گویا کہ آپ مسجد نبوی کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں' مدینہ منورہ کی مسنون زیارات مثلاً" مسجد نبوی' جنت البقیع' شہدائے احد' مسجد قباء' قبر نبوی اور حرم نبوی شریف' جب کہ ابوبکر صدیق و عمر فاروق کی قبور کے نقشہ جات اور گنبد خضریٰ کی تاریخ' مسجد نبوی کے ستونوں' منبر' حوض کوثر اور محراب نبوی کی تفصیلات' مدینہ منورہ کی وادیوں' کنوؤں' قلعوں' تاریخی مقامات کا تعارف' انصار و مہاجرین' اصحاب صفہ اور دیگر مسائل جن کا تعلق مدینہ منورہ' مسجد نبوی' ریاض الجنت اور باقی مقدس مقامات متعلقہ سے ہے' کی مستند تفصیلات' مسجد نبوی اور دیگر مقامات کی تصاویر اور شرعی مسائل سے متعلقہ ایک مستند کتاب ہے جو ہر مسلمان کے پڑھنے کے قابل ہے تاکہ مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کا پتہ چل سکے۔

13- **بین الاقوامی علوم حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خط و کتابت کورس** : انسداد فرقہ پرستی نیز کتاب و سنت کی بابرکت تعلیمات براہ راست جاننے کے لئے اس کورس کو گھر بیٹھے کیجئے' اردو زبان جاننے والے ملکی و غیر ملکی مرد و خواتین اور جو

اگرچہ عربی زبان نہ جانتے ہوں ان کے لئے کتاب و سنت کے علوم جاننے کا ایک بہترین ذریعہ ہے' یہ کورس پچیس (25) لیکچروں پر مشتمل ہے' ایک سال کے عرصہ میں کروا کر ادارہ کی طرف سے فاضل علوم حدیث کی سند دی جاتی ہے' الحمدللہ پورے عالم اسلام میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ادارہ اشاعت اسلام کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہوا ہے کہ اس طریقہ سے ہر مسلمان کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علم و آگہی براہ راست حاصل کر سکتے ہیں نیز کتاب و سنت کے عالم و سکالر بن سکتے ہیں' اس سلسلہ میں مزید تفصیلات کے لئے ادارہ سے نمبر 28 پراسپکٹس طلب کریں۔

14- **ایمان اور اس کی شاخیں** : اس مختصر کتابچہ میں ایمان' اسلام اور احسان کی تعریفات اور ایمان کی ستتر (77) شاخوں کا بیان' ارشادات نبوی کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے' تاکہ ایمان کی برکات سے مسلمان آگاہ ہو سکیں۔

15- **گناہ کبیرہ** : اس کتابچہ میں ایک سو بڑے گناہوں کو کتاب اللہ و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا گیا ہے جن سے ہر مسلمان کو اپنا دامن بچانا چاہیے۔

16- **فقہ الاکبر** : یہ کتابچہ معروف فقیہ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے فکر انگیز ترجمہ اور بعض مفید تعلیقات کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ امام کی فکر و منزلت کی قدر دانی ہو سکے اور ان کے بیان کردہ مسلمہ مسائل سے آگاہی ہو سکے۔

17- **نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت** : اس جامع کتاب میں دعا سے متعلق تمام معلومات جمع کردی گئی ہیں' نیز عہد رسالت ماٰب میں خود نبی رحمت کا طریقہ دعا طلب کرنے سے متعلق متعدد واقعات اسوہ حسنہ سے امت کے عمل کے لئے پیش کر دیے گئے ہیں' جب کہ دعاؤں کے مختلف طریقے حضور سے ثابت کئے گئے ہیں' نیز اجتماعی دعا کی نماز کے بعد شرعی حیثیت کو ٹھوس دلائل سے واضح کیا گیا ہے کہ یہ بدعت ہے' لہٰذا اس رواجی بدعت سے اجتناب کرنا ضروری امر ہے۔

18- **نماز میں رفع الیدین کرنے کی شرعی حیثیت** : اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے' جو صحابہ کو فرمایا : "کہ نماز ایسے ادا کرو جیسے مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو۔" اس کتاب میں سینتیس (37) صحیح ترین احادیث جمع کردی گئی ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں رفع الیدین کرنے کا پورا نقشہ ان کے ارشادات و اعمال سے ثابت ہے' اس کتاب کے مطالعہ سے اس سلسلہ میں جہلاء کے اعتراضات کے ٹھوس دلائل موجود ہیں جو معروف علمی طریقہ سے پیش کردیئے گئے ہیں تاکہ حقائق پوری دیانتداری سے واضح ہو سکیں۔

19- **دستور اسلامی تنظیمات** : اس کتابچہ میں ان تنظیمات کو ایک دستوری خاکہ پیش کیا گیا ہے جو پاکستان میں اسلامی قوانین کو سپریم لاء کے طور پر نافذ کرنا چاہتے ہیں' ان تنظیمات کے لئے ایک تذکیری دستاویز ہے جس کا مطالعہ بہت ہی مفید رہے گا' انشاءاللہ۔

20- **نماز تراویح** : اس کتابچہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے صحیح

احادیث سے نماز تراویح کی آٹھ مسنون رکعات ثابت کی گئی ہیں' جب کہ بیس تراویح کے دلائل کا علمی تجزیہ کر کے علماء حنفیہ کے اقوال سے بھی آٹھ تراویح ثابت کی گئی ہیں۔

21- **پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں** : اس کتابچہ میں مدبر اعظم رحمت دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمیں اقوال زریں یعنی پر مغز باتیں جمع کردی گئی ہیں جو روزمرہ زندگی میں رو پذیر ہوتی ہیں' ان حکمت کے موتیوں سے آپ مطالعہ کر کے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔

22- **قبر اور عذاب قبر** : ایک نام نہاد عثمانی فرقہ کراچی والا قبر اور عذاب قبر کا صریحاً" منکر ہے جو اپنے آپ کو مواحد گردانتا ہے' اس کتابچہ میں کتاب و سنت سے ٹھوس دلائل ان کے لٹریچر کے جواب میں پیش کئے گئے ہیں جو انشاءاللہ ایک مسلمان کے لئے ایک علمی دستاویز کا درجہ رکھتی ہے جس سے قبر اور عذاب قبر کی نفی کرنے والوں کی بری جسارت کا پتہ چلتا ہے۔

23- **اسلام اور خاندانی منصوبہ بندی** : اس کتابچہ میں "مسلمانوں کی آبادی کو بڑھنے نہ دیا جائے" کے متعلق سازش کو واضح کیا گیا ہے جب کہ اس سازش کے منصوبہ ساز یہود ہیں' حکومت کی طرف سے کتاب و سنت اور بعض صحابہ کے فتاویٰ کی جو غلط تاویلات پیش کی گئی ہیں' کا علمی تجزیہ کیا گیا ہے' غرضیکہ اس سلسلہ میں اسلامی' سیاسی' معاشی تفصیلات بھی پیش کی گئی ہیں تاکہ حقیقت حال کی وضاحت ہو سکے کہ خاندانی منصوبہ بندی اسلام کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔

24- **الجهاد** : اس مختصر کتابچہ میں جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق فضائل و برکات جمع کردیئے گئے ہیں جسے ایک مسلمان کو جاننا ازحد ضروری ہے۔

25- **کیا مردے سنتے ہیں** : اس میں سماع موتیٰ کے مسئلہ کو کتاب و سنت کی روشنی میں اجاگر کیا گیا ہے تاکہ عقیدہ اہلسنت کی وضاحت ہو سکے۔

26- **تہتر فرقوں والی حدیث کا حقیقی مفہوم** : اس سلسلہ میں روزنامہ "نوائے وقت" کی اشاعت جون 1988ء میں مذکورہ حدیث اور بات در بات کے ضمن میں "میری امت کا اختلاف رحمت ہے" والی جھوٹی حدیث پیش کر کے صاحب مقالہ نے یہ ناکام کوشش کی ہے کہ اس طرح تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نجی زندگی متصادم نظر آتی ہے' اس سلسلہ میں ایسی مزید جھوٹی احادیث جو صاحب مقالہ نے پیش کی ہیں' کا علمی و تحقیقی طور پر پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے جو بہترین دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

27- **مجموعہ مسائل** : اس کتابچہ میں زندگی سے متعلق مختلف روزمرہ سوالات کے جوابات درج کئے گئے ہیں۔

28- **پراسپکٹس** (معلوماتی کتابچہ) : یہ ادارہ اشاعت اسلام کا تعارفی کتابچہ ہے' اس میں ادارہ کے قیام و تعارف' علوم حدیث خط و کتابت کی تفصیل' ادارہ کی مرتب کردہ کتب اور اس کے مستقبل کے منصوبہ کی تفصیلات اور ادارہ کے تبلیغی نکات درج ہیں۔

29- **واعتصموا بحبل اللہ و جمعیا** : اس کتابچہ میں کتاب اللہ سے دین اسلام کو

مضبوطی سے تھامنے کیلئے 1951ء میں پاکستان کے چار مسالک اہلحدیث' دیوبندی' بریلوی اور شیعہ کے جلیل القدر علماء کے وہ بائیس دستاویزی دفعات شامل ہیں جو پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے انہوں نے ترتیب دیئے تھے' آخر میں ان اکتیس (31) علماء کرام کے اسماء گرامی درج کر دیئے گئے ہیں جنہوں نے اسلامی مملکت کے بنیادی اصول بنائے تھے تاکہ سب مسلمان پاکستان میں اللہ تعالٰی کے دین کو مل کر اتفاق سے سربلند کر سکیں۔

30- **کیا رتن ہندی صحابی تھا** : ہفت روزہ "زندگی" لاہور نے 28 فروری 1994ء میں ایک مضمون "گجرات میں انبیاء کرام دفن ہیں" شائع کیا تھا جس میں صاحب مضمون نے بدعقیدگی کی انتہا کر کے وہم پرستی سے ایک ہندو کو صحابی کا درجہ دے کر اس کی تاریخ بیان کی' اس کتابچہ میں اسی رتن ہندی پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ثابت کیا گیا ہے کہ وہ ایک ہندو تھا نہ کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

31- **مجموعہ الاحادیث الموضوعہ** (عربی) : یہ عربی زبان میں تحریر کی گئی ہزاروں جھوٹی احادیث کا آسان طرز پر ایک مجموعہ ہے' جس میں مسلمانوں کو جھوٹی احادیث کے متعلق باخبر کیا گیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی احادیث کو آپ کی طرف منسوب کرنے والوں کو جہنمی قرار دیا ہے' لہٰذا جھوٹی حدیثوں سے اجتناب کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

32- **مسائل طلاق** : اس کتابچہ میں طلاق سے متعلق ادارہ کی طرف سے آمدہ استفسارات کے جوابات میں جو فتوے جاری کئے گئے ہیں' ان کا ملخص پیش کیا ہے جو مسائل طلاق میں رہنمائی کرتے ہیں۔

33- **مقالات لاہور** : مدینہ منورہ سے آمد کے بعد لاہور میں قیام کے بعد مختلف ادوار میں ملکی سربراہوں اور حکمرانوں کو ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ سے متعلق جو خطوط ارسال کئے گئے ان کی تصاویر اور ان حکمرانوں سے آمدہ خطوط کی تصاویر کے علاوہ خلاف اسلام سرگرمیوں کے انسداد کے لئے مشورے دیئے گئے ہیں۔

34- **رجم شرعی سزا ہے** : روزنامہ "نوائے وقت" 23 دسمبر 1987ء سے 27 جنوری 1988ء تک "تیرا گنہ کہ تخیل بلند کا ہے گناہ" کے عنوان سے دس اقساط میں رجم کی شرعی سزا کو باطل ٹھہرانے کی جاوید احمد غازی نے ناکام کوشش کی ہے' اس سلسلہ میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رجم کو شرعی سزا ثابت کیا گیا ہے' نوائے وقت کی اس جسارت نے اسلام پسند حلقوں میں اس اخبار کی وقعت کھو کر رکھ دی ہے کیونکہ اصل میں منکرین سنت اس میں چھپائے ہوئے ہیں اور ان کی ترجمانی اخبار نے اپنا شعار بنا رکھا ہے۔

35- **اسماء الحسنیٰ اور اسم اعظم** : اس کتابچہ میں اللہ تعالٰی کے ننانوے مبارک ناموں کی تفصیل اور اسم اعظم سے متعلق ارشادات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کئے گئے ہیں' تاکہ مسلمان بہن بھائی ان کے ذکر سے دینی و دنیاوی برکات حاصل کر سکیں۔

36- **احادیث متواترہ** : اجماع امت ہے کہ حدیث متواترہ کا منکر بلا شک کافر ہے' یہ کتاب اسی موضوع پر عربی کتاب "نظم المتناثر من الحدیث المتواترہ" جس میں 316 متواتر احادیث

کا ترجمہ و تلخیص کی گئی ہے۔

37- **عورت کی قیادت** : اس کتابچہ میں عورت کی حکمرانی سے متعلق اسلام کی ترجمانی نہایت واضح دلائل سے کردی گئی ہے۔

38- **شرف مسلم** : یہ کتاب شرف المسلم (عربی) کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں سنن فطرۃ "شا" داڑھی' مونچھوں' بغلوں اور زیرناف بالوں کے بارے میں نیز سر داڑھی مونچھوں کے بالوں کو سنوارنے' سفید بالوں کو رنگنے اور ان کے متعلق مفید طبی معلومات جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے جب کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ٹھوس دلائل کا مجموعہ ہے۔

39- **گستاخ رسول کی شرعی سزا** : اس کتاب میں گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین مجرم کو خواہ وہ نام نہاد مسلم ہو یا غیر مسلم' یہودی' عیسائی' پارسی' اور ذمی وغیرہ کو قتل کی سزا سے متعلق کتاب و سنت سے دلائل پیش کئے گئے ہیں' جس سے روشن خیال نام نہاد مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے گستاخ رسول یہودی کو قتل کرنے کا فیصلہ خود آپ نے فرمایا' اور کعب بن اشرف یہودی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا' آپ کے حکم سے اسے کیسے صحابہ کرام نے گوریلا وار کرکے قتل کیا اور ایسے ہی دیگر واقعات عہد رسالت کے عبرت و نصیحت کے لئے اس کتاب میں درج ہیں' جن کا ایک شیدائی رسول مسلمان کو علم ہونا ضروری ہے۔

40- **علامات قیامت** : اس کتابچہ میں علامات قیامت صغریٰ اور علامات قیامت کبریٰ سے متعلق کتاب و سنت سے ٹھوس دلائل جمع کئے گئے ہیں تاکہ اس کی ہولناکیوں سے بچ کر اچھے اعمال کرنے کی رغبت پیدا ہو۔

مذکورہ بالا کتب میں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھوس دلائل اہل ایمان کے لئے جمع کر دیئے گئے ہیں' تاکہ شرعی مسائل کو صحیح طور پر سمجھ کر علم و آگہی حاصل ہو' جب کہ فرقہ پرستی کے جنون سے گلو خلاصی بھی ہوگی نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات و ارشادات سے محبت و شیفتگی پیدا ہو کر دارین کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(وما توفیقی الا باللہ)

ادارہ اشاعت اسلام
408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون : 7833300

(چیئرمین ادارہ)

ادارہ اشاعتِ اسلام کے دعوتی نکات

- کتاب و سنت کی نشر اشاعت سلف صالحین کی طرز پر کرنا
- مسلمانوں کو شرک و بدعت اور جھوٹی حدیثوں کی برائیوں سے آگاہ کرنا
- بنیادی عربی کتب کے اردو انگریزی تراجم کر کے پھیلانا
- حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اسکے متعلقہ علوم کی خصوصاً اشاعت کرنا تاکہ اردو انگریزی جاننے والے حدیث کے مقام اور اسکے علوم سے آگاہ رہیں
- پاکستان میں اسلامی قوانین کے اجراء و نفاذ کی جدو جہد کرنا

ادارہ اشاعتِ اسلام

408 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔54570

EDARA ESHAIT-E-ISLAM

408 GULSHAN BLOCK ALLAMA IQBAL TOWN
LAHORE - 54570 (PAKISTAN) Ph: (042) 7833300